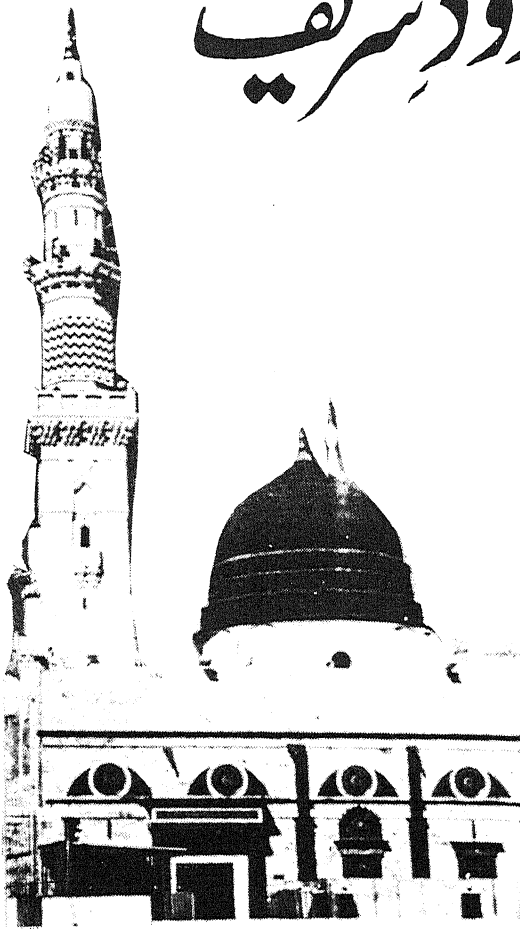


354 / ROP

# فضائل درود شریف



مؤلفہ

مولانا قاضی شاہ عظیم علی صوفی قادری  
صدر کل ہند جمعیت المشائخ

ناشر: سید الصوفیہ لکچریز، جسر، تصوف منزل، قریب ہائیکورٹ، حیدر آباد

سلسلہ دارالتصنیف صوفیہ نمبر (۲۳۰)

ISBN 81 - 87702 - 20 - 6

جملہ حقوق اشاعت محفوظ ہیں

نام کتاب : فضائل درود شریف  
 مولف : مولانا قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری  
 کمپیوٹر کتابت : مصطفیٰ سعید

SSS Computer Graphics

21-1-247 'بازار گھانسی' نزدیکی کورٹ  
 رکاب گنج حیدر آباد۔ فون نمبر: 4562636, 4572192  
 حافظ سید شاہ تفسی علی صوفی حیدر قادری (فرزند مولف)  
 مقام طباعت : اولیس گرافکس۔ حیدر آباد  
 تعداد اشاعت : ایک ہزار  
 سن اشاعت : رمضان ۱۴۲۱ھ م ڈسمبر ۲۰۰۰ء  
 ہدیہ : Rs.30/- (تیس روپیہ سکہ ہند)

کتاب ملنے کے پتے

- (۱) تصوف منزل 21-1-247 قریب ہائیکورٹ، حیدر آباد۔ فون: 4562636
- (۲) 16-9-690 قریب پانی کی ٹانگی قدیم ملک بیٹ۔ حیدر آباد۔ فون: 4550540
- (۳) ہمالیہ بک ڈپو۔ مکر م جانی روڈ۔ حیدر آباد فون: 4612145
- (۴) ایشین ٹی کمپنی۔ روبر و سکندر آباد ریلوے اسٹیشن۔ سکندر آباد۔ فون: 7703409
- (۵) ہلال پن اسٹور گلزار حوض و شاخ تالاب سکہ روڈ حیدر آباد فون: 4566277

# حرف آغاز

حامد او مصلیا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کا اس سے ہی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ سورۃ احزاب کی آیت (۵۶) کے بموجب اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے آپ پر درود بھیجتے ہیں اور ایمان والوں کو بھی آپ پر درود بھیجنے کا حکم فرمایا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ روزانہ کی پنجوقتہ نمازیں بھی درود شریف کے بغیر مکمل نہیں ہوتیں۔ بلکہ درود شریف شامل نہ کریں تو دعا بھی زمین و آسمان کے درمیان لٹکتی رہتی ہیں۔ اسلئے عاشقان رسول کا روزمرہ وظیفہ درود شریف ہوا کرتا ہے جس کے دنیاوی فوائد یہ ہیں کہ حق تبارک و تعالیٰ اسکی بدولت بیمار یوں کو دفع کر کے شفا دیتا ہے، جائز حاجتیں پوری کرتا ہے اور دینی ثمرات یہ ہیں کہ درود پڑھنے والے کے نامہ عمل میں دس نیکیوں کا اضافہ فرماتا، دس خطاؤں کو معاف فرماتا اور دس درجے بلند فرما دیتا ہے۔ مگر ہمارے کئی بھائی درود شریف کے ان بے شمار فضائل و برکات سے بہت کم واقف ہیں۔ بعض درود شریف پڑھنے کے آداب سے بھی آشنا نہیں۔ اس موضوع پر والدی و مرشدی حضرت علامہ قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری مدظلہ العالی نے کافی علمی کام کیا ہے چنانچہ جہاں درود شریف کے مختلف صیغوں پر مشتمل کتب گنجینہ درود شریف، اوراد قادریہ حصہ اول، دوم و سوم، بغائر الخیرات اور دلائل الخیرات کے آپ کے تراجم شائع ہوئے وہیں آپ نے اردو میں ”فضائل درود شریف“ کے نام سے نہایت مفید اور جامع کتاب ہذا بھی تالیف فرمائی جس کے مطالعہ کے بعد درود شریف پڑھنے کے شوق و جذبہ میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔

اس کتاب کی کمپیوٹر کمات، پروف ریڈنگ اور طباعت کا کام برادر محترم مولانا سید شاہ مصطفیٰ علی صوفی سعید قادری نے شب و روز بڑی جانفشانی سے پایہ تکمیل کو پہنچایا اسکے

باوجود قارئین کرام اپنے مطالعہ کے دوران کسی جگہ کتابت میں سہو یا طباعت میں محو پائیں تو ازراہ غفو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اسکا لحاظ رکھا جاسکے۔

کتاب ہذا کی اشاعت میں برادر طریقت جناب یونس احمد صاحب صوفیانی نے اپنی والدہ مرحومہ کے ایصالِ ثواب کیلئے اور فرزند ان محمد عبدالوہاب صاحب صوفیانی مرحوم مالک ہلال پن اسٹور نے اپنے والد مرحوم کے ایصالِ ثواب کی نیت سے نیز جناب فاروق حسین صاحب قریشی اور ڈاکٹر خواجہ محمد غوث صاحب نے دینی خدمت کے جذبہ اخلاص سے بالی تعاون میں اپنا اپنا حصہ لیا ہے اس کے لئے سید الصوفیہ اکیڈمی پر خلوص اظہارِ تشکر کرتی ہے۔ رب العزت ان سب معاونین کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور انھیں دارین میں سرخرو فرمائے۔

بجاہ سید الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد ن الرؤف الامین وعلی الہ الطیبین و اصحابہ اجمعین۔ فقط

معمت سید الصوفیہ اکیڈمی  
حافظ سید شاہ مرتضیٰ علی صوفی حیدر قادری  
مولوی فاضل جامعہ نظامیہ  
یم۔ اے (گولڈ میڈلسٹ) ریسرچ اسکالر (عثمانیہ یونیورسٹی)

مرقوم ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ  
م ۱۷ دسمبر ۲۰۱۰ء بھٹنہ  
تصوف منزل قریب ہانگورٹ۔  
حیدر آباد۔ آندھرا پردیش۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



# بیت احرام آیا

عمل کام آیا محشر میں نہ تقویٰ اپنا کام آیا  
 ملی آنکھوں کو تھنڈک اور سکون دل تمام آیا  
 شبِ میدا و نورِ مصطفیٰ کے خیر مقدم کو  
 درود ایسا وسید ہے کہ ہر مقصد پر آجائے  
 ہوا ہرگز نہ دل مائل کسی مینا و ساغر پر  
 تشہد میں ہی کیوں تجھ کو نمازی کیفیت اتنا  
 ہے کہنے میں بھی یہ نام محمد کس قدر شیریں  
 ”اَنَا بَشَرٌ“ شریعت ہے طریقت اُنیکو بشارت  
 سلام آقا پر پڑھنے سے گریزاں کیوں ہو کچھ اجاب  
 بلند آواز ”لَبَّيْكَ“ رَواعبہ میں ہے لیکن  
 مدینہ جانے والوں کی سنا فہرت بنتی ہے

اگر کچھ کام آیا تو درود آیا سلام آیا  
 محمد مصطفیٰ کا جب کبھی ہونٹوں پہ نام آیا  
 ادھر غارِ حرا آیا ادھر بیتِ احرام آیا  
 یہ سودا نقد گھر بیٹھے ہیں کیسے دام آیا  
 مگر دل آگیا جب سامنے کوثر کا جام آیا  
 اگر چہ سجدہ بھی آیا رکوع آیا قیام آیا  
 چٹ جاتے ہیں دونوں لبِ محمد کا جو نام آیا  
 سمجھ میں کچھ نہ رازِ عظمتِ خیرِ الا نام آیا  
 قرآن میں جبکہ حکمِ سَلَامٌ ”بِالْاِسْمِ“ آیا  
 یہاں ”لَا تَزْفَعُوْا اَمْوَالَكُمْ“ کا اب مقام آیا  
 ذرا لینا خبر اس میں کہیں اپنا بھی نام آیا

پکائے اہل محشر دیکھتے ہی صوفی اعظم کو  
 شفیع المذنبین کا غائب کوئی غلام آیا

## فہرست مضامین

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۰	حمد و درود کے بعد دعا مقبول	۱	پہلا باب
۲۱	درود میں مشکل کشائی و حاجت بر آری	۱	فضائل درود شریف قرآن کی روشنی میں
۲۱	بآواز بلند درود کی شہادت قیامت میں	۳	صلوٰۃ سے کیا مراد ہے؟
۲۱	ہمیشہ فرشتوں کا درود	۴	صلوٰۃ و سلام میں فرق
۲۱	سونے کے قلم سے چاندی کے کاغذ پر شہد	۵	نعمت عظمیٰ اور احسان عظیم
۲۱	تین دن تک گناہ لکھے نہیں جاتے	۷	صفی اللہ سے حبیب اللہ کی تعظیم زیادہ
۲۲	پل صراط پر درود سہارا	۷	تخلیق کائنات سے قبل بھی درود
۲۲	پل صراط پر نور	۸	درود میں وحدہ لا شریک بھی شریک
۲۲	درود راہ جنت کا رہنما	۸	حضور ہمارے درود سے بے نیاز
۲۳	ہونٹ پود فرشتے درود کا حساب رکھتے ہیں	۱۰	درود کا حکم صرف ایمان والوں کیلئے ہے
	چاروں مقرب فرشتوں کی درود پڑھنے	۱۰	درود سے گناہوں کی مغفرت
۲۳	والوں پر عنایت	۱۲	کو نسا درود شریف پڑھا جائے
۲۳	شیر خوار پچھ کا درود	۱۷	دوسرا باب
۲۳	درود سے بعد موت مغفرت	۱۷	فضائل درود شریف احادیث کی روشنی میں
۲۵	درود کا ثواب چار سو حج کے برابر	۱۷	پہلا حصہ
۲۵	درود میں ندرت رسول سے قربت	۱۷	اللہ کا دس بار درود
۲۶	موسیٰ علیہ السلام کو درود کا حکم	۱۷	دس خطائیں محو دس درجے بلند
۲۶	درود کے بغیر ضرب کلیم بے اثر	۱۷	دس بار اللہ کا درود و سلام
۲۷	حضرت جبرئیل علیہ السلام کو درود پڑھنے کا حکم	۱۸	ہزار بار نگاہ الہی
۲۸	درود کی برکت سے چوری کے الزام سے نجات	۱۸	(۸۰) برس کے گناہ معاف
۲۹	شہد کی کھسی کے درود سے شہد میں مٹھاس	۱۸	درود پڑھنے والے کے جسم پر آگ حرام
۳۱	درود سے پیدا پرندہ کی تسبیح	۱۸	قیامت میں رسول سے زیادہ قریب
	درود پڑھنے والے کو عظیم فرشتے کی	۱۸	سایہ عرش کے نیچے
۳۱	دعائے مغفرت	۱۸	فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک
۳۱	فرشتے کا تا قیامت درود پڑھنا	۱۹	درود و سلام پہنچاتے ہیں
۳۲	شفاعت رسول ﷺ کی ضمانت	۲۰	سار اوقت درود پڑھنے سے مغفرت
۳۲	درود و سلام کی عظیم فضیلت		
۳۳	درود دل سے نفاق کو پاک کرتا ہے		

- ۳۳ درود سے اپنی مجالس سجاؤ  
۳۳ درود پڑھنے والوں کی جدائی سے پہلے مغفرت  
۳۳ درود سے بھولی چیز یاد آجائے  
۳۳ درود پڑھنے والوں کی حوض کوثر پر شناخت  
۳۳ موت سے قبل جنت میں اپنا مقام دیکھ لیگا  
۳۳ تمھاری مرضی درود کم پڑھو یا زیادہ  
۳۴ دن اور رات کے گناہوں کی بخشش  
۳۴ سلام سے رزق میں کشادگی  
۳۴ ایک بار درود کا ثواب کوہ احد کے برابر  
۳۴ قبہ جنت میں سکونت  
۳۵ حوریں زیادہ عطا ہوگی  
۳۵ درود سے صدقہ کی تلاقی  
۳۵ دعا کے اول و آخر درود  
۳۵ درود کے بغیر دعا معلق  
۳۵ درود ناموں اور چرواہوں کے ساتھ پیش رسول  
۳۶ امتی کا کندھانی کے کندھے کو چھوئے  
۳۶ خواب میں زیارت نبوی  
۳۶ درود گناہوں کا کفارہ ، باطن کی صفائی  
۳۶ درود لکھنے والے کیلئے فرشتوں کا استغفار  
۳۶ درود پڑھے جانے تک ثواب  
۳۷ درود کی بدولت دل رنگ سے پاک  
۳۷ درود سے حجاب آسمان اٹھ جاتا ہے  
۳۷ ماہ شعبان میں درود کی فضیلت  
۳۷ جمعہ کے دن یار است کو درود پڑھنے کی برکتیں  
۳۹ ہفتہ کے دن درود پڑھنے حکم نبوی  
۳۹ اتوار کے دن درود پڑھنے حکم نبوی  
۴۰ معزول فرشتہ کا رتبہ درود سے حال  
۴۱ معتب فرشتہ درود سے محبوب بن گیا  
۴۱ درود سے مچھلی پر آگ کا اثر نہ ہوا  
۴۲ درود سے میزان پر نیکیوں کا پلڑا آؤنی
- ۴۴ دوسرے باب کا دوسرا حصہ  
۴۴ بڑا انجیل وہ جو نام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
۴۴ پر درود نہ پڑھے  
۴۴ جنت کا راستہ بھول جائے گا  
۴۴ ذکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھنا جفا  
۴۴ گلاب سوگھنا بغیر درود جفا  
۴۴ درود نہ پڑھا تو بے دین  
۴۴ درود نہ پڑھا تو وضو نہیں  
۴۵ ذکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھا تو دوزخی  
۴۵ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے محروم  
۴۵ بدیدار مردار کھا کر اٹھے  
۴۵ صلوٰۃ و سلام نہ پڑھنے والے سے نبی  
۴۵ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قطع تعلق  
۴۵ نام نبی پر درود نہ پڑھا تو محشر میں دیدار  
۴۵ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں  
۴۶ ذکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھا تو بدبخت  
۴۷ درود نہ پڑھا تو کام بے برکت  
۴۷ ذکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ ہو تو مغفرت  
۴۷ سے محرومی  
۴۸ درود بغیر اعمال کا ڈھیر حشر میں بے سود  
۴۸ درود بغیر محفل سے قیامت میں محرومی  
۴۹ میسر اباب  
۴۹ فضائل درود شریف اقوال صحابہ و  
۴۹ صالحین کی روشنی میں  
۴۹ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ  
۴۹ ام المؤمنین فاطمہ عاتکہ صدیقہ رضی اللہ عنہا  
۵۰ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ  
۵۰ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ  
۵۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
۵۰ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۵۸	علامہ ابن حجر علیہ الرحمہ	۵۱	سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ
۵۸	حضرت مقاتل رضی اللہ عنہ	۵۱	بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
۵۹	چوتھا باب	۵۱	سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ
۵۹	فضائل درود شریف واقعات کی روشنی میں	۵۱	سیدنا وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ
۵۹	گدھا جیسا چہرہ بدل کر نورانی ہو گیا	۵۲	سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
۶۰	فاسق و فاجر کی مغفرت	۵۲	سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
۶۱	عذاب قبر دفع ، نوری تاج عطا	۵۲	سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ
۶۱	بوسہ نبوی سے آٹھ دن تک رخسار میں	۵۲	حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ
۶۲	خوشبو	۵۲	علامہ ابن نعمان علیہ الرحمہ
۶۳	ڈول رسی کے بغیر کنویں کا پانی اوپر آگیا	۵۲	علامہ حلی علیہ الرحمہ
۶۵	حضور کا معانقہ اور بوسہ	۵۳	حضرت امام خواجہ حسن بصری قدس سرہ
۶۶	درود شریف پر کتاب لکھنے کا انعام	۵۳	امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ
	کتابت میں درود شریف کا لکھنا موجب	۵۴	امام شعرانی قدس سرہ
۶۶	مقبولیت	۵۴	علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ
۶۷	درود شریف لکھنے والے کا اعلیٰ مرتبہ	۵۴	ملا معین کاشفی علیہ الرحمہ
۶۷	مالی مشکل حل ہو گئی	۵۴	علامہ فاسی علیہ الرحمہ
۶۸	قرض کی ادائیگی کا غیبی انتظام	۵۵	مولانا ابولیت سمرقندی علیہ الرحمہ
	قرض دار کے ضامن سرکارِ دو عالم	۵۵	شیخ علی خواص قدس سرہ
۷۰	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۵۵	شیخ شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ
۷۲	قرض کی ادائیگی اور ساٹھ ہزار درود شریف کا نسخہ	۵۵	علامہ صادی علیہ الرحمہ
۷۴	عید کے دن تنگدستی خوشی میں تبدیل	۵۵	امام سخاوی علیہ الرحمہ
۷۴	معزول وزیرِ حال	۵۶	علامہ عراقی علیہ الرحمہ
۷۵	جنتی بننے کا آسان نسخہ	۵۶	علامہ اقلیشی علیہ الرحمہ
۷۵	سونے کے دیناروں سے مٹھی بھری ہوئی	۵۶	ابو العباس تجانی علیہ الرحمہ
۷۵	خواب کے بعدیداری میں بھی روٹی موجود	۵۶	شاہ عبد الرحیم علیہ الرحمہ
۷۶	گنہ گارِ یسودی کی مغفرت	۵۷	مولانا توکل شاہ علیہ الرحمہ
۷۷	قبر و حشر اور میزانِ پل صراط پر نور مددگار	۵۷	شیخ عبد العزیز تقی الدین علیہ الرحمہ
۷۸	نور کا ستون	۵۷	خواجہ عطاء اللہ علیہ الرحمہ
۷۸	نزع کے وقت دوزخ سے نجات کی بشارت	۵۷	شیخ عبد العزیز دباغ علیہ الرحمہ
۷۸	غسل جنازہ کے وقت نجات دوزخ کی نوید	۵۷	شیخ احمد وادی علیہ الرحمہ
۷۹	بدکردار دولت مند کا ایمان پر خاتمہ	۵۸	ابو سلیمان دارانی علیہ الرحمہ

- ۷۹ گناہوں سے زیادہ تعداد درود شریف کی حضور نے اپنا سلام بول بھجایا
- ۸۰ درود نہ ہو تو ساری نیکیاں منہ پر ماری جائیں گی
- ۸۱ موئے مبارک کی خیر و برکت
- ۸۲ بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کی بدولت بخشش
- ۸۳ موت کی تلخی محسوس نہیں ہوتی
- ۸۳ ظالم بادشاہ کے ظلم سے نجات
- ۸۴ پیشاب کی بندش میں شفا ہوگی
- ۸۵ امام شافعی کی بخشش کا سبب
- ۸۵ عبد اللہ بن حکم فرماتے ہیں
- ۸۵ امام شافعی
- ۸۷ طاعون کی وباء سے محفوظ
- ۸۷ فتن (ہر نیہ) کا مرض دفع ہو گیا
- ۸۸ جہاز ڈوبنے سے بچ گیا
- ۸۹ آسمانوں میں منبر سجایا جائیگا
- ۸۹ ہر درود پڑھنے والے کے حال سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باخبر
- ۹۰ اسم نبوی کے ساتھ درود لکھنے کی بدولت اخروی نعمتیں
- ۹۱ پانچواں باب
- ۹۱ درود شریف پڑھنے کے اوقات اور مقامات
- ۹۱ فرض
- ۹۱ واجب
- ۹۲ سنت
- ۹۲ مستحب
- ۹۲ حرام
- ۹۲ مکروہ
- ۹۳ ممنوع
- ۹۳ اوقات و مقامات
- ۹۳ چھٹا باب
- ۹۷ درود شریف پڑھنے اور لکھنے کے آداب
- ۹۷ درود شریف پڑھنے کے آداب
- ۹۸ اسم پاک کے پہلے سیدنا
- ۹۸ اسم پاک کے بعد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- ۹۹ آل رسول پر درود شریف ضروری
- ۱۰۱ درود شریف لکھنے کے آداب
- ۱۰۲ درود کی جگہ مخفی لکھنے کا انجام
- ۱۰۳ غیر نبی پر درود سلام منع
- ۱۰۴ رضی اللہ عنہ کا استعمال
- ۱۰۴ ساتواں باب
- ۱۰۵ درود شریف کے مشہور و معروف صیغے
- ۱۰۵ شفاعت واجب ہے
- ۱۰۶ خواب و قیامت میں ویدار نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- ۱۰۶ تمام مخلوقات کے برابر درود شریف
- ۱۰۷ دلائل الخیرات ختم کرنے کا ثواب
- ۱۰۷ چھ لاکھ درود شریف کے برابر
- ۱۰۸ ایک لاکھ درود کے برابر
- ۱۰۸ ایک لاکھ درود کے برابر ثواب
- ۱۰۹ ستر ہزار درود کے برابر، نسیان دور
- ۱۰۹ پچاس ہزار درود کے برابر تسخیر و محبت کیلئے
- ۱۱۰ بیس ہزار درود کے برابر زانی و شریکی اصلاح
- ۱۱۱ گیارہ ہزار درود شریف کے برابر
- ۱۱۱ دس ہزار درودوں کے برابر
- ۱۱۱ پانچ ہزار درود کے برابر، مقصوری اعداء
- ۱۱۲ پانچ ہزار درود کے برابر دشمن کی زبان بندی
- ۱۱۲ رات دن کے برابر درود
- ۱۱۳ ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھیں
- ۱۱۵ بیٹھنے سے پہلے مغفرت
- ۱۱۵ ایک سو حاجتیں پوری
- ۱۱۵ پریشانیوں دور اور حاجتیں پوری
- ۱۱۶ منہ کی بدبو دور

۱۳۱	مسٹر سروجی نانیدو	۱۱۷	مشکلات حل ہو جائیں
۱۳۲	ماسٹر تارا سنگھ	۱۱۸	قلبی و جسمانی امراض سے شفا
۱۳۲	لالہ لاجپت رائے	۱۱۸	بیماریوں سے صحت۔ مصیبتوں سے نجات
۱۳۲	سوامی دوپیکا مند	۱۱۷	بدی سے محفوظ۔ دشمن مغلوب
۱۳۲	لالہ امیر چند کھنہ	۱۱۹	مدینہ منورہ میں حاضری
۱۳۳	ڈاکٹر اربند ناتھ ٹیگور	۱۲۰	نزع میں قبر میں دیدار نبوی
۱۳۳	کملادپوی ممبئی	۱۲۰	جنت یقینی
۱۳۳	مانگ ٹونگ	۱۲۱	حوض کوثر سے لبالب سیراب
۱۳۳	جان ولیم ڈر پیرا	۱۲۲	دربار رسالت سے منظور کردہ درود تاج
۱۳۴	سادھونی۔ ایل و سوانی		سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی
۱۳۴	بابا گرو نانک		عظمت غیر مسلم دنیا کی نظر میں
۱۳۴	سر درگوردت سنگھ دارا		جارج برنارڈ شاہ
۱۳۵	سر در دیوان سنگھ مفتون	۱۲۶	پرور فیسر میون
۱۳۵	سر فلپ گبز	۱۲۶	سر چارلس ایڈورڈ ہملٹن
۱۳۵	انسٹو پیڈیا ریٹیکا	۱۲۶	گوئے
۱۳۶	ہٹی	۱۲۶	سر ولیم میور
۱۳۶	ہرش فیلڈ	۱۲۷	پرفیسر ہرگوج
۱۳۶	ولیم میکنیل	۱۲۷	پروفیسر سٹیکن
۱۳۶	ڈاکٹر اسٹیفن	۱۲۷	سر تھامس کارلائل
۱۳۷	جوزف شاخٹ نے	۱۲۷	باسور تھہ اسمتھ
۱۳۷	پروفیسر سیڈیو	۱۲۸	نیولین بوناپاٹ
۱۳۸	جارج ریواری	۱۲۹	الفریٹ ڈی لمرٹام
۱۳۸	ایم اے جی لیونارڈ	۱۲۹	ڈاکٹر لین پول
۱۳۸	ڈاکٹر گتاف	۱۲۹	ڈاکٹر برمنگھم
۱۳۸	پروفیسر مارگولیتھ	۱۲۹	ڈاکٹر مسز اجی بسٹ
۱۳۹	مائیکل ہارٹ	۱۲۹	ایم ایم بھتال
۱۴۱	فہرست حوالہ جات کتب اردو انگریزی	۱۳۰	کونٹ ٹالسٹائی
۱۴۲	ماخذ	۱۳۱	میجر آر تھرگلن مورٹ
۱۴۳	سلام بحضور خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام	۱۳۱	ڈاکٹر وی رائٹ
		۱۳۱	موہن چند کرم داس گاندھی جی

## تمہیدی کلماتِ مولف

حامدا و مصلیا

اللہ عزوجل کا احسانِ عظیم ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے اپنی بندگی کے شرف کے ساتھ ساتھ ہمیں ”اشرف المخلوقات“ کا منفرد اعزاز بھی بخشا۔ پھر کرم بالائے کرم یہ کہ اپنے محبوب شاہ لولاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیر امت میں ہمیں پیدا فرمایا۔ جس کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے مگر رب العزت کے اس فضل بے کنار اور احسان بے شمار کا پورا حق بھلا ہم سے کہاں ادا ہو سکتا ہے۔ پھر بھی بندگی کا تقاضا ہے کہ معبود حقیقی کی عبادت میں کوتاہی ہونے نہ پائے اور شرفِ غلامی مصطفیٰ متقاضی ہے کہ اپنے آقا و سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر جمیل اور درود و سلام سے ہمیشہ اپنی زبان تر رہے۔ ورنہ سچ پوچھئے تو رب ذوالجلال کو ہماری عبادت کی نہ احتیاج ہے نہ ضرورت کہ اس کی ذاتِ صمدیت ہر بات سے بے نیاز ہے۔ اسی طرح اس کے حبیب شفیع اللذین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہمارے درود بھیجنے کے نہ محتاج ہیں نہ ضرورت مند کیوں کہ خداوند قدوس نے آپ کے سر پر ”ورفعنا لک ذکرک“ (انشراح: ۴) کا تاجِ فضیلت رکھ کر صرف ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفعت و ہمہ گیری کا اعلان فرمادیا بلکہ آپ کے ذکر کو اپنے ذکر سے جوڑ کر ایسی لدیت عطا فرمادی کہ کوئی مکان یا کوئی زمان ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خالی نہیں۔

صاحبِ خصائص کبریٰ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ ایک حدیث شریف نقل کی ہے کہ آیت مذکورہ بالا کی تفسیر میں خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:



”قَالَ لِي جِبْرِيلُ قَالَ اللَّهُ إِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِيَ“

یعنی جبریل نے مجھ سے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں یاد کیا جاؤں تو تو بھی میرے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں کہیں رب تعالیٰ نے اپنا نام رکھا وہیں اپنے حبیب کا نام پاک بھی ساتھ ساتھ ملا کر رکھا۔ چاہے کلمہ توحید ہو کہ کلمہ شہادت، اذان ہو کہ اقامت، نماز ہو کہ خطبہ حتیٰ کہ قبر میں نکیرین کے سوالات۔

یک چراغ است دریں خانہ کہ از پر تو آن  
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے گرامی میں سے ایک نام پاک ”ذکر اللہ“ بھی ہے (ملاحظہ ہو دلائل الخیرات حزب اول) آپ کو ذکر اللہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کو دیکھ کر رب یاد آتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے انما انت مذکر (غاشیہ- ۲۱) یعنی اے محبوب! آپ ہی اللہ کی یاد دلانے والے ہیں۔ جیسی تو آپ کی یاد سے بے چین دل کو چین نصیب ہوتا ہے۔ جس کی تصدیق قرآنی آیت ”الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ“ (رعد- ۲۸) سے بھی ہوتی ہے یعنی ”ذکر اللہ“ سے دلوں کو چین ملتا ہے اور ذکر اللہ نام ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یوں بھی ع ”ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے“

اور عام قاعدہ ہے کہ ”لِقَاءُ الْخَلَائِلِ شِفَاءُ الْعَلِيلِ“ یعنی دوست کی ملاقات بیمار کی شفاء ہے۔ چوں کہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مسلمان کے محبوب ہیں۔ اس لئے آپ کا نام مسلمانوں کے دلوں کی تسکین کا سامان ہے۔ مریض عشق کی دوا ذکر حبیب ہے۔ دوسری بات یہ کہ ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دراصل کائنات کی اصل ہے جیسا کہ خود آپ نے فرمایا کہ ”أَنَا مِنْ نُورِ اللَّهِ وَ كُلُّ خَلْقٍ مِنْ نُورِي“ یعنی میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور ساری مخلوق میرے نور سے پیدا فرمائی گئی ہے۔ فطرت کا تقاضا ہے کہ ہر چیز کو

اپنی اصل پر پہنچ کر قرار آتا ہے۔ پردیس میں آدمی بے چین اور بے قرار رہتا ہے مگر وطن میں پہنچ کر وہ قرار و سکون پاتا ہے۔ لہذا حضور کا ذکر اپنی اصل کا ذکر ہے۔ جس سے چین آتا ہی چاہئے۔ واقعات و معجزات شاہد ہیں کہ حیوانات، پتھروں اور لکڑیوں کو حضور سے چین حاصل ہوتا تھا۔ استن حناہ کی مثال موجود ہے کہ جب یہ لکڑی فراق رسول میں رونے لگی تو آپ نے اس کو اپنے سینے سے لگالیا، ساتھ ہی اس کو چین مل گیا۔ اور اس کا رونامند ہو گیا اور ہم تو ماشاء اللہ انسان بھی ہیں اور غلامی مصطفیٰ کا طوق بھی ہمارے گلے میں رہنے کا شرف ہمیں حاصل ہے۔ حضور کے ”ذکر اللہ“ کہنے کی دوسری اہم وجہ یہ ہے کہ سورہ احزاب کی آیت (۵۶) کے بموجب چوں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ لہذا رب العالمین کی صفات میں سے ایک پاک صفت اس کا اپنے حبیب کا ذکر فرمانا ہے اس طرح بھی آپ ”ذکر اللہ“ قرار پائے۔ اس عقیدہ پر توہر مومن کا ایمان کامل ہے کہ رب کردگار کی ذات کی طرح اس کی ہر صفت بھی حقیقی، مطلق، مستقل، قدیم، دائم، قائم اور ازلی وابدی ہے۔ لہذا اس کی اپنے محبوب پر درود بھیجنے کی صفت الہی بھی ازل سے مسلسل قائم ہے اور لبد تک اسی طرح جاری و ساری رہے گی۔

ہماری کس قدر فیروز تختی ہے کہ ہم جب بھی اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کا شرف حاصل کرتے ہیں تو رب العزت اپنے ملائکہ کی معیت میں اپنے حبیب پر درود بھیجنے کی اپنی صفت دائمی کے ساتھ ہمارا جلیس بن جاتا ہے پھر فوراً اس کی کتنی عنایتیں اور نوازشیں ہمارے شامل حال ہو جاتی ہیں کہ صرف ایک بار درود شریف پڑھنے پر وہ ہم پر دس رحمتیں نازل فرماتا، ہمارے دس گناہ معاف فرماتا اور ہمارے دس درجات بلند بھی فرماتا ہے۔

ان حقائق سے جہاں کئی عاشقان رسول باخبر اور اس پر عمل پیرا ہیں وہیں ہمارے کئی بھائی درود شریف کی اہمیت اور اس کے فضائل و برکات سے ناواقف و بے خبر بھی ہیں۔ چنانچہ

اس موضوع پر عام فہم، سلیس اور آسان اردو میں ایک مفید کتاب ”فضائل درود شریف“ شائع کی گئی ہے جس میں لگ بھگ (۱۲۰) مستند و معتبر کتب کا ”عطر مجموعہ“ پیش کیا گیا ہے۔ کتاب کو دلکش و دلچسپ بنانے کے لئے حسب ذیل سات ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) پہلے باب میں ”فضائل درود شریف قرآن کی روشنی میں“ کے زیر عنوان کئی علمی نکات کی دلنشین توضیح کی گئی ہے۔

(۲) دوسرا باب ”فضائل درود شریف احادیث کی روشنی میں“ کے تحت دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں درود شریف پڑھنے کے فیوض و برکات سے متعلق (۸۶) احادیث اور دوسرے حصہ میں درود شریف نہ پڑھنے پر وعید و تنبیہ سے متعلق (۲۲) احادیث اس طرح جملہ (۱۰۸) احادیث شریفہ مع حوالہ جات درج کئے گئے ہیں۔

(۳) تیسرے باب میں (۴۲) صحابہ و صالحین کے اقوال کی روشنی میں فضائل درود شریف بیان کئے گئے ہیں۔

(۴) چوتھے باب میں درود شریف سے متعلق (۴۶) ایمان افروز اور سبق آموز واقعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

(۵) پانچواں باب درود شریف پڑھنے کے اوقات اور مقامات سے متعلق ہے جس میں ایسے بعض مسائل کا تذکرہ ہے جن سے عام طور پر ہر کس و ناکس واقف نہیں ہوا کرتا۔

(۶) چھٹا باب درود شریف پڑھنے اور لکھنے کے آداب سے متعلق ہے، جن سے اکثر اصحاب نا آشنا ہوتے ہیں۔

(۷) ساتواں باب درود شریف کے مخصوص و معروف، نیز نادر و مجرب (۳۳) صیغوں پر مشتمل ہے جن میں ہر ایک صیغہ کی فضیلت اور اس کی آزمودہ تاثیر کا خصوصی

طور پر ساتھ ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

آخر میں ”سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت غیر مسلم دنیا کی نظر میں“ کے زیر عنوان کوئی (۴۵) غیر مسلم یعنی ہندو، عیسائی، یہودی، جین و بدھ مت کے پیشوا اور مستشرقین کے شخصی تاثرات مختلف مستند کتب سے اخذ و جمع کئے گئے ہیں۔

کتاب کے ختم پر بطور ’ماخذ‘ ان اردو اور انگریزی کتب کی فہرست دی گئی ہے جن کے حوالہ جات یا اقتباسات کتاب ہذا میں شامل ہیں۔ مولف کا عرض کردہ سلام بحضور سیدنا خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام آخری صفحہ پر ہے۔

بعض اصحاب کے بارے میں یہ روایات ہیں کہ بعد وفات ان کی مغفرت یا مدارج عقبی کی ترقی کا ذریعہ صرف ان کی وہ تصنیف کردہ کتاب ثابت ہوئی جو انہوں نے درود شریف کے عنوان سے اپنی زندگی میں لکھی تھی۔ کتاب ہذا کی تدوین میں میری بھی یہی غرض والستہ ہے کہ رب غفور و رحیم اس کتاب کو میرے لئے دنیا میں خیر و برکت کا ذریعہ اور آخرت میں میری نجات و بخشش کا عظیم وسیلہ بنادے، میرے والدین کریمین کو اس کا ایصال ثواب فرمائے اور میری آل و اولاد کو اس کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے توفیق دے اور جو کوئی اس سے استفادہ کرے اس کو اس کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے آمین ثم آمین بحق طہ و یسین صلی اللہ علیہ و علی آلہ الطاہرین و اصحابہ اجمعین والحمد لله رب العلمین O

خادم العلم والعلماء

قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری  
(صدر کل ہند جمعۃ المشائخ)

# پہلا باب

## فضائل درود شریف قرآن کی روشنی میں

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھیجنے کی فضیلت اور مومنوں کو اس حکم کی تاکید قرآن مجید کے سورہ اتراب کی آیت نمبر (۵۶) میں اس طرح بیان فرمائی گئی ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) آپ پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو۔

یہ آیت شریفہ مدینہ منورہ میں ماہ شعبان ۲ ہجری میں نازل ہوئی۔ اسی لئے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ماہ شعبان کی ہر تاریخ روزانہ سات سو (۷۰۰) بار درود شریف پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مارے خوشی کے حجرہ مبارکہ سے باہر تشریف لائے اور فرمانے لگے ”ہنئوننی“ یعنی ”اے میرے صحابیو! مجھے مبارک باد دو“ کیونکہ میرے بارے میں اس وقت ایک ایسی آیت شریفہ اتری ہے کہ جو میرے نزدیک دنیا اور دنیا بھر میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے۔“ پھر آپ نے اسی آیت شریفہ کی تلاوت فرمائی۔ میں نے دیکھا کہ اس وقت حضور کا چہرہ مبارک انار کے دانوں کی طرح چمکتا ہوا ہشاش وبہاش نظر آ رہا تھا۔

پھر میں نے کہا ”هٰنِيَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ“ یعنی یا رسول اللہ! آپ کو مبارک

ہو۔ اس کے بعد صحابہ کرام نے آپ سے عرض کی ہم چاہتے ہیں کہ براہ کرم آپ ہمیں اس آیت شریفہ کی حقیقت سے واقف فرمائیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً فرمایا کہ تم لوگوں نے مجھ سے ایک علم مکنون اور پوشیدہ راز کی بات پوچھ لی ہے۔ اگر نہیں پوچھتے تو میں زندگی بھر اس کا اظہار نہیں کرتا۔ ہاں اب سن لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے لئے دو دو فرشتے مقرر فرما رکھے ہیں کہ جب کوئی مومن بندہ میرا نام سنے اور وہ مجھ پر درود بھیجے تو وہ دونوں فرشتے بول پڑتے ہیں ”غَفَرَ اللَّهُ لَكَ“ یعنی اللہ تیری مغفرت فرمائے۔ ان فرشتوں کی درخواست پر اللہ تبارک و تعالیٰ خود تمام فرشتوں کے ساتھ جواباً فرماتا ہے ”آمین“ اسی طرح جب کسی بندہ کے سامنے میرا نام آتا ہے اور وہ مجھ پر درود نہیں پڑھتا تو وہ دونوں فرشتے پکار اٹھتے ہیں ”لَا غَفَرَ اللَّهُ لَكَ“ یعنی اللہ تیری مغفرت نہ کرے۔ اس وقت فرشتے جواباً کہتے ہیں ”آمین“ (معارض النبوة)

پتہ چلا کہ بندہ کا درود شریف پڑھنا اس کی اپنی مغفرت پر اللہ کی مہر کا لگ جانا ہے اور آپ کا نام مبارک سن کر درود شریف نہ پڑھنا اپنی مغفرت کی ناقبولیت پر خدا کی مہر لگ جانے کے مترادف ہے۔ یعنی درود و سلام پڑھنے سے باز رہنا اپنے مقدر کو تباہ کرنا اور محرومیت کا دروازہ کھولنا ہے۔

علامہ شمس الدین خطیب علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ اس آیت پاک کے الفاظ ”يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ“ میں ”النَّبِيِّ“ سے مراد صرف ہمارے آقا حضور محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔

اس آیت کے ذریعہ حق تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کی عظمت و منزلت کا اپنے بندوں پر یہ اظہار فرمایا کہ وہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر خصوصی رحمت نازل فرماتا ہے یعنی آپ کی نہایت تعظیم و تکریم، عزت و حرمت، فضیلت و شرافت اور صفت و ثناء بیان

فرماتے ہوئے آپ کو رفعت ذکر، اعلائے منزلت اور اپنے قرب خاص جیسی خصوصی عنایات سے مالا مال فرماتا ہے۔ نیز تمام آسمانوں اور ملاء اعلیٰ کے سارے فرشتے بھی حبیبِ کردگار کی ہمیشہ تعظیم و توقیر کرتے ہوئے آپ پر صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں۔ اس حقیقت کے انکشاف کے بعد اب زمین میں بسنے والے مومنوں کو بھی رب تبارک و تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ تم بھی میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم کے لئے صلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہوئے اپنے آقا سے اپنی نیاز مندی کا اظہار کرتے رہو۔ گویا اس طرح علوی و سفلی یعنی آسمانی و زمینی دونوں مخلوق الہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت و ثناء میں ہر وقت ہر جگہ اور ہر حال میں مشغول رہ کر دونوں جہاں کی سعادتوں سے بہرہ اندوز ہوتی رہتی ہیں۔

### صلوٰۃ سے کیا مراد ہے؟

قرآن پاک میں لفظ ”صلوٰۃ“ اور اس کے مشتقات مختلف آیتوں میں پانچ معنوں میں آئے ہیں۔

- (۱) معنی نماز جیسے اَقِیْمُوا الصَّلٰوَةَ (سورہ بقرہ آیت ۴۳)
- (۲) معنی رحمت جیسے صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّہُمْ (بقرہ - ۱۵۷)
- (۳) معنی دعا جیسے وَصَلِّ عَلَیْہُمْ (توبہ - ۱۰۳)
- (۴) معنی تلاوت قرآن جیسے وَلَا تَجْہَرْ بِصَلٰوَتِکَ (اسراء - ۱۱۰)
- (۵) معنی درود یعنی تعریف نبوی جیسے یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ (احزاب - ۵۶)

لہذا سورہ احزاب کی آیت مذکورہ بالا میں صلوٰۃ سے حضور نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف یعنی درود شریف مراد ہے۔

اس آیت کریمہ کی جلالت شان اس سے واضح ہے کہ صلوٰۃ یعنی درود بھیجنے کے فعل کے یہاں

تین فاعل بیان فرمائے گئے ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ (۲) فرشتے (۳) مومنین

جب لفظ صلوٰۃ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کا معنی ”رحمت“ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرشتوں کی بھری محفل میں اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و ثناء کرتے ہوئے اپنی رحمت نازل فرماتا ہے۔

جب اس کی نسبت ملائکہ کی طرف ہو تو صلوٰۃ کے معنی ”دعا“ ہے یعنی فرشتے بارگاہ ایزدی میں اس کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجات کی بلندی کے لئے دست بدعا ہوتے ہیں۔

آیت کے آخری حصہ میں مومنوں سے خطاب فرماتا ہے کہ جب رب ذوالجلال اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمتوں کی بارش فرماتا ہے اور اس کے فرشتے بھی محبوب خدا کی مدحت سرائی اور زمزمہ سنجی کرتے ہوئے آپ کی رفعت شان کیلئے دعائیں مانگتے رہتے ہیں تو اے اہل ایمان! تم بھی میرے محبوب کی رفعت شان کیلئے دعا مانگا کرو۔ نیز سب سے آخر میں ”سَلِّمُوا تَسْلِيمًا“ کے ارشاد کے ذریعہ حکم فرمایا گیا کہ کثرت سے سلام کے تحائف بھی پیش کیا کرو۔

## صلوٰۃ و سلام میں فرق

انن حجر اپنی کتاب ”الجوہر المنظم“ میں رقمطراز ہیں۔ صلوٰۃ یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود، تعظیم کے ساتھ پیوستہ رحمت ہے اور فرشتوں اور انسانوں (اہل ایمان) کے ساتھ اس کا سوال یعنی مطالبہ ہے۔ لیکن ”سلام“ سے مراد عیوب و نقائص سے محفوظ رہنا ہے۔ پس آپ کی یہ دعوت زمانہ کے ساتھ ساتھ بلند سے بلند تر ہوتی رہے گی اور امت بڑھتی رہے گی۔ اور آپ کا ذکر بلند سے بلند تر ہوتا رہے گا۔ نیز فرمایا کہ صرف صلوٰۃ یا صرف



سلام پیش کرنا مکروہ ہے۔ یعنی صلوٰۃ اور سلام دونوں ساتھ پیش کرنے سے ہی اس آیت شریفہ میں دیئے گئے حکم کی مکمل تعمیل ہوگی۔ ورنہ آیت شریفہ کے ایک حصہ کی تعمیل تو ہوگی مگر دوسرے حصہ پر عمل نہ ہوگا۔

### نعمت عظمیٰ اور احسان عظیم

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے ”وَإِنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ لَا تَحْصُوا هَا“ (ابراہیم-۳۴) یعنی اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کر سکو گے۔ یقیناً خداوند قدوس نے انسان کو ان گنت نعمتوں سے نوازا ہے جن کا قرآن پاک میں جا بجا تذکرہ ہے۔ مگر اپنی عطا کردہ کسی بھی نعمتوں کا ذکر اللہ نے احسان جتا کر نہیں فرمایا۔ البتہ بعثت رسول جیسی نعمت عظمیٰ کا جب ذکر آیا تو ارشاد ہوا ”لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا“ (آل عمران-۱۶۳) یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان فرمایا جب ان میں ایک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معبود فرمایا۔ حدیث قدسی میں ارشاد باری ہے ”لَوْ لَا لَكَ لَمَّا خَلَقْتَ الْآفَلَكَ“ یعنی اے ہمارے حبیب! اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے تو میں ان آسمانوں کو (دوسری روایت میں دنیا کو) ہی نہیں پیدا فرماتا۔ جس سے بھی ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اللہ کی سب سے بڑی نعمت بلکہ جان نعمت ہیں کیوں کہ اس جہان رنگ و بو میں جو کچھ بیمار آئی وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے دم قدم سے آئی۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی وہ جان بہار اور جان رحمت ہیں جس کے جلوؤں سے عارض سحر کو حسن تابانی ملا، غنچوں کو تبسم، پھولوں کو سوغات تکلم۔ اور آبشاروں کو نغمہ و ترنم ملا، چاند کو چاندنی، سورج کو کرن ملی تو لہروں کو بے قراری اور موجوں کو بائگین ملا، المختصر زندگی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا عطیہ ہے اور بندگی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا صدقہ ہے۔ اور قدرت کا یہ قاعدہ ہے کہ کسی کے احسان کا بدلہ یا جواب احسان ہی کے ذریعہ ادا کیا جاتا ہے جیسا کہ سورہ رحمن کی آیت (۶۰) میں فرمایا ”هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ“

یعنی نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی۔ رب تعالیٰ کا احسان حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احسان کائنات پر ہے اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سارے عالم کے محسن ہیں۔ کیوں کہ تقسیم نعمت کے بارے میں ارشاد نبوی ہے ”وَاللّٰهُ يُعْطِيْ وَيَنْمُو اَنَا قَاسِمٌ“ یعنی اللہ (نعمت) عطا فرماتا ہے اور بے شک میں ہی تقسیم کرنے والا ہوں۔ گویا خدا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرماتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدائی کو عطا فرماتے ہیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف خدا کے محتاج تو ساری خدائی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محتاج ہوئی اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خدا کے سوا کسی کا احسان نہیں۔ اگرچہ احسان کا بدلہ احسان ہی کیے ذریعہ ادا کیا جاسکتا ہے لیکن ہماری بھلا کیا بساط ہو سکتی ہے کہ ہم خدایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی احسان کا بدلہ چکا سکیں۔ ہم نہ شان رسالت سے کما حقہ آشنا ہیں اور نہ ہی اس کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ البتہ اظہار تشکر کر سکتے ہیں وہ اس طرح کہ معطی کا شکر اور عطا شدہ نعمت کا ذکر جتنا زیادہ ہو ہر آن ہر لمحہ کرتے رہیں سورہ احزاب کی آیت ”يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا“ میں اسی مقصد کی تکمیل کا قرینہ بدرجہ اتم موجود ہے۔ اس لئے جذبہ تشکر کی سرشاری کے ساتھ ساتھ اعتراف عجز کرتے ہوئے ہم درود شریف پڑھتے ہیں ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ“ یعنی اے مولائے کریم! تو ہی اپنے محبوب کی شان کو اور قدر و منزلت کو صحیح طور پر جانتا ہے اس لئے تو ہی ہماری طرف سے اپنے محبوب پر درود بھیج جو آپ کی شان کے شایاں ہو۔ یہی وہ راز ہے کہ حق تعالیٰ تو مومنوں کو ”صَلُّوْا اور وَسَلِّمُوْا“ کا حکم فرماتا ہے یعنی درود اور سلام بھیجو تو مومن خود خداوند قدوس سے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عرض کرتے ہیں یعنی اے اللہ! تو ہی درود بھیج کیوں کہ تیرے حبیب کے شایاں شان درود ہم سے کہاں ادا ہو سکتا ہے اسلئے کہ آپ کی رفعتِ شان سے تو وہی غولی واقف ہے لہذا تو ہی اپنے حبیب کے موافق درود بھیج۔

## صفی اللہ سے حبیب اللہ کی تعظیم زیادہ

اپنے صفی حضرت آدم علیہ السلام کی تعظیم و تکریم کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے سب فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ میرے صفی کو سجدہ تعظیم کرو لیکن سجدہ تعظیم کی یہ تکریم صرف اسی ایک وقت کے لئے خاص تھی۔ صفی اللہ کو ہمیشہ کے لئے سجدہ کرتے رہنے کا فرشتوں کو حکم نہیں فرمایا گیا تھا۔ لیکن جب اپنے حبیب کی تعظیم و تکریم کی بات آئی تو صرف کسی خاص وقت یا ساعت کے لئے اسے مختص یا محدود نہیں فرمایا گیا بلکہ اس کو دائمیت عطا فرمادی۔ چنانچہ علمائے حق فرماتے ہیں کہ سورہ احزاب میں ”يُصَلُّونَ“ فعل مضارع کا صیغہ ہے جو ہمیشگی و استمرار یعنی بلا وقفہ مسلسل جاری رہنے پر دلالت کرتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں اللہ عزوجل ہمیشہ ہر دم ہر گھڑی اور ہر لمحہ صلوٰۃ (درود) کے ذریعہ اپنے محبوب پر جس طرح لگا تار اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے اسی طرح اسکے تمام فرشتے بھی ہمیشہ صلوٰۃ (درود) کے ذریعہ تعریف و توصیف نبوی میں مسلسل رطب اللسان اور لگا تا مصروف دعا رہتے ہیں۔

## تخلیق کائنات سے قبل بھی درود

رب العزت کی ذات مطلق اور اس کی جملہ صفات سب کے سب ازلی اور دائمی ہیں جو کائنات کی تخلیق سے قبل جس طرح موجود تھیں آج بھی اسی طرح قائم ہیں اور دنیا و مافیہا کے فنا ہو جانے کے بعد بھی ہمیشہ کیلئے ویسے ہی باقی رہیں گی۔ جس سے یہ حقیقت خود بخود روشن ہو جاتی ہے کہ بموجب قرآن اپنے حبیب پر درود بھیجنا جب اللہ تعالیٰ کی شان ٹھہری تو یہ شان ایزدی بھی ازلی وابدی اور دائمی ہے۔ یعنی رب تبارک و تعالیٰ تخلیق کائنات سے قبل بھی اپنے حبیب پر درود بھیجتا رہا ہے اور آج بھی درود بھیجتا ہے اور آئندہ اس وقت جب کہ ارشاد حقانی ”كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ“ کے بموجب اس پر سب کچھ فنا ہو جائے گا۔ تو بھی پروردگار درود بھیجتا رہیگا۔ گویا الفاظ دیگر خدا کا ذکر کرنے والی ہر مخلوق فنا ہو جائیگی لیکن ذات کردگار جس طرح ہمیشہ باقی رہے گی اس کے حبیب پر اس کے درود کا سلسلہ بھی اسکے ساتھ ہمیشہ باقی رہیگا۔

## درود میں وحدہ لا شریک بھی شریک

قرآن مجید میں جا بجا رب العزت نے عبادت کا مومنوں کو حکم دیتے ہوئے کہیں فرمایا تم نماز پڑھو یا زکوٰۃ ادا کرو یا روزے رکھو یا حج کا فریضہ ادا کرو وغیرہ لیکن کسی جگہ یہ نہیں فرمایا کہ سب یہ کام ہم بھی کرتے ہیں اسلئے تم بھی کرو۔ لیکن جب اپنے محبوب پر درود بھیجنے کی بات آئی تو فرمایا کہ میں اور میرے فرشتے میرے حبیب پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو ! تم بھی میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باگاہ اقدس میں درود و سلام کے نذرانے پیش کیا کرو۔ گویا صرف درود شریف ہی کو یہ شرف خصوصیت و استثناء حاصل ہے کہ درود میں ہمارے ساتھ ساتھ سارے ملائکہ ہی نہیں بلکہ خدائے وحدہ لا شریک بھی شریک ہے۔ جس کے لئے ہم اپنی قسمت کی یاور پر جتنا بھی شاداں اپنے نصیب کی بلندی پر جتنا بھی فرحاں اور اپنے سخت کی ارجمندی پر جتنا بھی نازاں ہوں کم ہے۔

## حضور ہمارے درود سے بے نیاز

جس طرح اللہ رب العزت کی ذات کردگار ہماری عبادت کی محتاج نہیں اسی طرح اس کے حبیب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات بھی ہمارے درود کی محتاج نہیں۔ البتہ خداوند قدوس کی عبادت اور اس کے محبوب پر درود بھیجنے کے ہم محتاج ہیں تاکہ مقصد تخلیق یعنی بندگی کے تقاضوں کی تکمیل ہو اور ساتھ ساتھ اس کے محبوب سے ہمیں خاص نسبت و وابستگی حاصل ہو جانے کی بدولت روحانی ترقی نصیب ہو۔

خداوند قدوس کے جلال و عظمت اور علو شان کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ ”غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ“ یعنی سارے جہاں سے مستغنی اور بے نیاز ہے لیکن اس کے باوجود فرمایا کہ میں اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوة (درود) بھیجتا رہتا ہوں، نیز تمام فرشتے بھی میرے مقرب ہونے اور ذکرِ الہی میں مشغول رہنے کے باوجود میرے محبوب پر درود بھیجتے رہتے ہیں،

لہذا اے مومنو! تم پر تو میرے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت ہی زیادہ حق ہے کہ آپ پر ہر وقت اور ہر جگہ صلوٰۃ و سلام عرض کرتے رہا کرو۔ کیوں کہ آپ کے وسیلہ سے تمہیں ایمان ملا، قرآن ملا، عرفان ملا، احسان ملا بلکہ رحمٰن بھی ملا۔ نیز تم ان کی شفاعت کے زیادہ محتاج ہو۔ صلوٰۃ و سلام کا عرض کرنا نہ صرف ہر حاجت روائی کا ذریعہ ہے بلکہ حصول شفاعت کا وسیلہ بھی ہے۔ عارف رومی علیہ الرحمہ نے اپنی مثنوی میں اسی جانب اشارہ کیا ہے ۔

چونکہ ذاتش بود محتاجِ اِلَیْہِ

زیں سبب فرمود حق صَلَّوْا عَلَیْہِ

یعنی چونکہ ہمارے لئے قضاء حاجات دینی و دنیوی دونوں میں ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ”محتاج الیہ“ ٹھہری اسی لئے آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیتے ہوئے مولیٰ تعالیٰ نے ”صَلُّوْا عَلَیْہِ“ فرمایا۔ دراصل ساری کائنات تمام امور میں بلکہ خود اپنے وجود میں حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محتاج ہے کہ خلقت میں اولیت کا شرف صرف اور صرف آپ ہی کے نور کو حاصل ہے جس کا ثبوت ”اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِی“ کا ارشاد نبوی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا۔ لہذا دنیا ہو کہ دین کوئی چیز آستانہ مصطفیٰ تک رسائی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ المختصر ہمارا درود عرض کرنا مصطفیٰ رسائی کا وسیلہ ہے اور آپ تک رسائی خود حق رسائی کا وسیلہ ہے۔ علامہ حلیمی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ”شعب الایمان“ میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا مقصد تقرب الی اللہ یعنی بارگاہ ایزدی میں قرب حاصل کرنا ہے۔ اسی وسیلہ عظمیٰ کے بارے میں ڈاکٹر اقبال مرحوم نے کیا خوب کہا ہے ۔

بمصطفیٰ ہر ساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

اگر بہ او رسیدی تمام بولہبی است

یعنی دامنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھام لو کہ اسی کی بدولت دین کی ساری برکتیں نصیب ہو جاتی ہیں ورنہ ذاتِ رسالت مآب کی رحمت سے محرومی تو ساری کی ساری بولہبی ہے۔ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضور پر درود بھیجنے کا فائدہ خود اسی کی طرف پلٹتا ہے جو آپ پر درود بھیجتا ہے کیوں کہ اس سے عقیدے کی وضاحت، نیت کا خلوص، محبت کا اظہار اور واسطہ کریمہ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طاعت و احترام کا ثبوت ملتا ہے۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری)

## درود کا حکم صرف ایمان والوں کیلئے ہے

سورہ احزاب کی آیت مذکورہ میں ”صَلُّوا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوا تَسْلِيمًا“ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا حکم صرف اور صرف ایمان والوں کو دیا گیا ہے جس کا ثبوت اس آیت شریفہ کے شروع میں ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا“ کے خطاب الہی سے ملتا ہے۔ اس واضح اور صریح حکم الہی کے بعد کوئی درود و سلام پڑھنے سے انکار یا اعتراض کرے تو پھر اس کا مومن ہونے کا دعویٰ ہی درست نہیں ہوگا۔ کیونکہ ارشادِ ربانی سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جو ایمان والا ہے وہ درود و سلام پڑھنے سے رکتا نہیں گویا درود و سلام پڑھنا ہی ایک ایماندار کی علامتِ شناخت ہے۔

## درود سے گناہوں کی مغفرت

دنیا میں وہ کونسا بندہ ہوگا جو بارگاہِ ایزدی میں اپنے گناہوں کی مغفرت اور توبہ کی قبولیت کا طلبگار نہ ہو، لیکن اس مقصد کے لئے سورہ نساء کی آیت ۶۴ میں خود خداوند تعالیٰ نے تین شرطیں مقرر فرمائی ہیں۔ چنانچہ ارشادِ باری ہے۔ ”وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا“

(یعنی: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر یں پھر اے محبوب! وہ تمہارے پاس حاضر ہوں) پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکی شفاعت فرمائیں تو وہ ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کر نیوالا مہربان پائیں گے۔“)

جس کے بموجب مغفرت اور قبولیت توبہ کے لئے حق تعالیٰ کی مقرر کردہ یہ تین شرطیں ہوں۔ پہلی شرط تو خدمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری، دوسری شرط بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی میں اللہ سے مغفرت طلب کرنا اور تیسری شرط حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے اس شخص کے لئے شفاعت مغفرت فرمانا۔ ان تینوں میں سے کوئی بھی شرط رہ جائے تو قبول توبہ و حصول بخشش کی امید نہیں۔ گویا خدائے تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی بارگاہ کا وکیل و مختار عام بنادیا ہے کہ جس طرح ایک دنیاوی مجرم کے لئے وکیل کے بغیر دنیاوی عدالت میں پوچھ اور رسائی نہیں، بلا تشبیہ و تمثیل ایک رب کے گنہ گار کو خود رب کا حکم ہو رہا ہے کہ تو میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جاکوں کہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے بغیر میری عدالت الہیہ میں بھی تیری کچھ شنوائی نہیں۔

رحمت نہ کس طرح ہو گنہ گار کی طرف

رحمان خود ہے میرے طرف دار کی طرف

یہ ایک نفسیاتی نکتہ ہے کہ کوئی سائل کسی دروازے پر مانگتے وقت گھر کے مالک اور اس کی اہل و عیال کی خیر مانگتے ہوئے دعا دیتا ہے کہ مالک کا گھر آباد رہے، بچے سلامت اور اہل خانہ شاد رہیں، جس سے مالک سمجھتا ہے کہ یہ تہذیب والا بھکاری معلوم ہوتا ہے جو مانگنے کا قرینہ جانتا ہے اس لئے متاثر ہو کر مائل بہ انعام ہو جاتا ہے ”صَلُّوْا عَلَیْہِ“ کے حکم الہی میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اے مومنو! جب ہمارے یہاں کچھ مانگنے آؤ تو ہماری ذات احد و صمد تو اولاد سے بالکل پاک و منزہ ہے۔ مگر ہاں ہمارا ایک حبیب ہے ”محمد رسول اللہ“ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لہذا اس کی اور اس کے اہل بیت و اصحاب کی خیر مانگتے ہوئے اور ان کو دعا میں دیتے ہوئے ہماری بارگاہ میں آؤ تو پھر ہماری جن رحمتوں کی ان پر ہمیشہ بارش ہو کر رہتی ہے ان ہی کے صدقہ میں اسی رحمت کا ایک چھینٹا تم پر بھی ڈال دیا جائے گا۔ اور اس طرح تمہارا بھلا ہو جائے گا۔ اور تمہارے دامن سیاہ سے گناہوں کی سیاہی محو کر دی جائے گی اور تمہیں بخشش و مغفرت کے انعام سے نوازا دیا جائے گا۔

### کو نسا درود شریف پڑھا جائے

یوں تو صلوٰۃ و سلام کا کوئی صیغہ خاص عام طور پر مقرر نہیں ہے۔ ہر وہ درود شریف پڑھا جاسکتا ہے جس میں صلوٰۃ و سلام کے الفاظ موجود ہوں تو حق تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔ اگر اس درود شریف میں صلوٰۃ کا لفظ ہو تو اس کے پڑھنے سے صَلُّوْا عَلَیْہِ کے حکم کی تعمیل تو ہو جائے گی لیکن ”سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا“ کے حکم پر عمل نہ ہو گا۔ اس لئے امام نووی شارح مسلم شریف نے اپنی کتاب اذکار میں لکھا ہے کہ سلام کے بغیر صلوٰۃ کا پڑھنا مکروہ ہے۔ اسی طرح حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ”جذب القلوب“ میں تحریر فرمایا ہے۔

(۱) صحیح مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ جب سورہ احزاب کی آیت ”إِنَّ اللَّهَ وَ مَلَائِکَتَهُ“ آخر تک نازل ہوئی جس میں ایمان والوں کو درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے تو صحابہ کرام نے عرض کیا ”ہم نے بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرنا یعنی التحیات میں السَّلَامَ عَلَیْكَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُہُ کہنا تو جان لیا ہے۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ (یعنی درود شریف) کس طرح عرض کریں“ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت صرف درود و ابراہیمی کی تعلیم دی۔ سلام کی تعلیم نہیں دی۔ کیوں کہ صحابہ کرام نے



عرض کیا تھا کہ ہم نے سلام عرض کرنا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سکھانے سے سیکھ لیا ہے جو نماز کے دورانِ اَلتَّحِيَّات میں عرض کر دیا کرتے ہیں۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوٰۃ یعنی درود شریف سکھلا دیجئے۔

درود ابراہیمی کے الفاظ جو نماز کے قعدہ آخری میں ادا کئے جاتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔ ”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ“ (ترجمہ: اے اللہ! اپنی رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسے کہ تو نے رحمت نازل فرمائی ہمارے سردار ابراہیم علیہ السلام اور ہمارے سردار ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو ہی لائق تعریف اور بزرگ ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسے کہ تو نے برکت نازل فرمائی ہمارے سردار ابراہیم علیہ السلام اور ہمارے سردار ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو ہی لائق تعریف اور بزرگ ہے) (۲) دوسری حدیث شریف میں ہے کہ درود ابراہیمی ارشاد فرمانے کے بعد حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا۔

”وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ“ (مسلم حاشیہ نووی) یعنی اور سلام ”جیسا کہ تم نے جان لیا ہے“ اس کے بعد مزید دو حدیثیں بھی درج ہیں۔

(۳) تیسری حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود ابراہیمی کے بعد فرمایا ”ثُمَّ تَسَلَّمُوا عَلَيَّ“ یعنی پھر تم مجھ پر سلام کہو۔

(۴) چوتھی حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود شریف کے آخر میں سکھایا ”السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ“ یعنی اے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکات ہوں۔

مذکورہ بالا چار حدیثوں سے واضح ہو گیا کہ درود شریف کے ساتھ جو سلام عرض کیا جائے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کے عین مطابق خطاب اور نداء ”أَيُّهَا“ کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور قائم کر کے عرض کیا جائے اور ”سَلِّمُوا“ کے ساتھ ”تَسْلِيمًا“ کا ارشاد فرمایا جانا اسی امر کا تقاضا کرتا ہے کہ سلام کرنے کا حق نداء و خطاب کی صورت میں ہی ادا ہو سکتا ہے۔ دراصل درود ابراہیمی صرف نماز ہی میں پڑھنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہدایت فرمائی۔ کیونکہ اس درود ابراہیمی سے قبل التحیات میں ”السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ“ کے الفاظ کے ذریعہ سلام عرض کرنے کی تکمیل کی جا چکی ہے۔ اور اس طرح درود سلام دونوں نماز میں جمع ہو چکے ہیں۔

لہذا نماز سے باہر درود شریف پڑھیں تو اس میں سلام کا ذکر بھی ضرور آنا چاہئے ورنہ صرف ”صَلُّوا“ کے حکم الہی کی تعمیل تو ہوگی ”وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا“ کے حکم پر عمل نہ ہوگا۔ نماز کے باہر درود ابراہیم پڑھنا چاہیں تو اس کے آخر میں ”السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ“ کا اور ”إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ“ سے قبل ”فِي الْعَالَمِينَ“ کا اضافہ کر لیں تو یہ ”صَلُوةٍ تَامَةٍ“ ہو جائے گی۔ اور یہ بھی ارشاد نبوی ہے کہ جب مجھ پر سلام کہو تو مرسلین عظام اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر بھی کہو لہذا بہتر ہوگا کہ ”صَلُوةٍ تَامَةٍ“ کے بعد یہ آیت قرآنی بھی پڑھ لیں۔

سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ

الْعُلَمَاءُ (صافات ۱۸) (ترجمہ: تمہارا رب عزت والا رب ان کی باتوں سے پاک ہے اور رسولوں پر سلام ہے اور ساری تعریف اللہ کیلئے ہے جو سب جہانوں کا رب ہے)

احادیث شریفہ میں حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مختلف الفاظ میں متعدد درود و سلام کے صیغے مروی ہیں۔ امام شیخ شمس الدین سخاوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ”الْقَوْلُ الْبَدِيعُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْحَبِيبِ الشَّفِيعِ“ میں کوئی چالیس درود شریف کے صیغے لکھے ہیں۔ لہذا مختلف الفاظ اور کلمات پر مبنی درود و سلام کے صیغوں کا صرف درود ابراہیمی کے الفاظ پر انحصار نہیں ہے۔

صحابہ کرام تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، مفسرین، محدثین، اولیاء کاملین وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مختلف درود و سلام کے جو صیغے مستند کتابوں میں درج ہیں وہ سب شریعت مطہرہ یعنی قرآن حکیم و حدیث نبوی کے عین مطابق اور ارشاد الہی کی تعمیل کے لئے کافی ہیں۔

ان بزرگان دین سے منسوب درود و سلام یا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب یا بیداری میں زیارت کے وقت ارشاد فرمائے ہیں یا ان صاحب کمال بزرگوں نے قلبی ذوق و شوق یا الہامی ترغیب و توفیق سے درود و سلام کے کلمات تالیف کئے اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں بوقت زیارت پیش کئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحال مسرت انھیں پسند فرمایا۔

مثال کے طور پر حضرت امیر المومنین مولانا علی کرم اللہ وجہہ حضرت بی بی فاطمہ الزہراء، امام زین العابدین اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے مرتبہ درود شریف الگ الگ ہیں۔ ان کے علاوہ امام حسن بصری، امام شافعی، غوث اعظم، شیخ شہاب الدین سہروردی، سید احمد رفاعی، شیخ اکبر ابن عربی، امام غزالی، امام رازی، سید عبدالغنی نابلسی رضی اللہ عنہم کے

درود و سلام بالفاظ دیگر مستند کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ اب تک درود شریف کے مختلف صیغوں پر مشتمل بزرگان دین کے متعدد مجموعوں کے تراجم کرنے کی سعادت اس فقیر کو حاصل ہوئی ان میں حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مصنفہ ”بشار الخیرات“ نیز ”اوراد قادریہ“ حصہ اول تا سوم اور حضرت محمد بن سلیمان جزولی قدس سرہ کی مرتبہ ”دلائل الخیرات“ شائع ہو کر منظر عام پر آچکے ہیں۔

# دوسرا باب

فضائل درود شریف احادیث کی روشنی میں

اس باب میں دو حصے ہیں :-

- ۱۔ پہلے حصہ میں وہ احادیث مبارکہ ہیں جن میں درود شریف پڑھنے کے فیوض و برکات بیان فرمائے گئے ہیں۔
- ۲۔ دوسرے حصہ میں وہ احادیث مبارکہ ہیں جن میں درود شریف نہ پڑھنے پر وعید، تنبیہ، محرومی اور بد بختی کا تذکرہ ہے۔

## پہلا حصہ

درود شریف پڑھنے کی بدولت دنیا و دین میں حاصل ہونے والے فیوض و برکات کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

(۱) اللہ کا دس بار درود ”جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اس پر اللہ تعالیٰ دس بار درود (رحمت) نازل فرمائے گا“ (صحیح مسلم)

(۲) دس خطائیں محو دس درجے بلند آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ :

”جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اس پر اللہ عز و جل دس درود (رحمتیں) نازل فرمائے گا۔ اور اسکی دس خطائیں مٹا دے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا“ (نسائی)

(۳) دس بار اللہ کا درود و سلام ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے : ”میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے کیا آپ راضی نہیں کہ آپ کی امت میں جو کوئی آپ پر ایک بار درود بھیجے تو اس پر میں دس بار درود بھیجوں گا اور آپ کی امت میں

جو کوئی آپ پر ایک بار سلام بھیجے گا اس پر میں دس بار سلام بھیجوں گا“ (نسائی-داری)  
 (۴) ہزار بار نگاہِ الہی ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: ”جس نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار رحمت کی نظر ڈالتا ہے اور جو دس بار درود شریف بھیجتا ہے اس پر حق تعالیٰ سو بار بارانِ رحمت برساتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے اس کو اللہ جل شانہ ہزار بار نگاہِ محبت سے دیکھتا ہے۔ اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان قلم قدرت سے تحریر فرمادیتا ہے کہ دو سخت بُری چیزوں سے تیری حفاظت ہو گئی ایک تو نفاق سے تو چھٹکارا گیا دوسری آتشِ جہنم سے تیری نجات ہو گئی اور بروز قیامت جنت میں تیری سکونت شہداء کے ساتھ ہوگی“ (فضائل درود شریف)

(۵) (۸۰) برس کے گناہ معاف ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: ”جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اور قبول ہو جائے تو اللہ اس کے (۸۰) برس کے گناہ کو فرما دیگا۔“ (در مختار)  
 (۶) درود پڑھنے والے کے جسم پر آگ حرام: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ”جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ جو مجھ پر دس بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو بار رحمت بھیجتا ہے۔ جو مجھ پر سو بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار بار رحمت بھیجتا ہے۔ جو مجھ پر ہزار بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے جسم پر آگ کو حرام کر دے گا۔ دنیاوی زندگی اور آخرت میں نیز قبر کے اندر سوال کے وقت اس کو ثابت قدم رکھے گا“ (دلائل الخیرات)

(۷) قیامت میں رسول سے زیادہ قریب ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: ”قیامت کے دن مجھ سے سب میں زیادہ قریب وہ ہو گا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا“ (ترمذی)

(۸) سایہ عرش کے نیچے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: ”مجھ پر کثرت سے درود بھیجنے والا قیامت کے دن عرش کے سایہ کے نیچے ہو گا۔“ (افضل الصلوٰۃ)

(۹) فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک درود و سلام پہنچاتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”مجھ پر درود بھیجا کرو“ تم جس جگہ بھی ہو تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔“ (نسائی)

(۱۰) یہ بھی ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ ایک فرشتہ میری قبر پر کھڑا رہے گا۔ تم سے جو بھی سچے دل سے مجھ پر درود بھیجے گا تو وہ کہے گا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں بن فلاں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا ہے“

(۱۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے ”اللہ تعالیٰ کے کچھ مخصوص فرشتے ہیں جو زمین میں سیر و سیاحت کرتے رہتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں“ (نسائی-داری)

(۱۲) نیز فرمایا ”جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو تادیتا ہے (یعنی اس کی طرف متوجہ فرما دیتا ہے) اور میں سلام کا جواب دیتا ہوں“ (افضل الصلوٰۃ)

(۱۳) عرض کیا گیا ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ فرمائے جو درود پڑھنے والے یہاں موجود نہیں اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آئیں گے ایسے لوگوں کے درود پاک کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا ارشاد ہے تو فرمایا ”محبت والوں کا درود پاک میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے“ (دلائل الخیرات)

(۱۴) ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ ”اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جب میرا وصال ہو گا تو وہ مجھے ہر ایک درود پڑھنے والے کا درود سنائے گا۔ حالانکہ میں مدینہ منورہ میں ہوں گا اور میری امت مشرق و مغرب میں ہو گی اور ساری دنیا کو میرے روضہ اقدس میں کر دے گا۔ اور میں ساری مخلوق کو دیکھتا رہوں گا اور ان کی آوازیں سن لوں گا اور جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس ایک درود کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر سو (۱۰۰) رحمتیں نازل فرمائے گا“ (درۃ الناحین)

(۱۵) ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ”مجھ پر جمعہ کے دن درود کی کثرت کرو کیوں کہ یہ یوم مشہود ہے۔ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو ہندہ مجھ پر درود پڑھے اس کی آواز مجھ تک پہنچ

جاتی ہے وہ بندہ جہاں بھی ہو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک درود پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی۔ فرمایا ”ہاں وصال کے بعد بھی میں سنوں گا کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیائے کرام علیہم السلام کے مبارک جسموں کو زمین پر حرام فرمادیا ہے“ (یعنی وہ ہمیشہ صحیح و سالم رہتے ہیں) (جلاء الانعام)

(۱۶) سارا وقت درود پڑھنے سے مغفرت : ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں حضور پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں“ ارشاد فرمائیے کہ میں کس قدر پڑھا کروں“ فرمایا ”جتنا دل چاہے“ میں نے عرض کی ”کیا وقت کا چوتھائی حصہ؟“ فرمایا ”جتنا تیرا جی چاہے“ اگر اس سے زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہے“ میں نے عرض کی ”نصف وقت“ فرمایا ”جتنا تیرا جی چاہے“ اگر اور زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے“ میں نے عرض کی ”دو تہائی وقت“ فرمایا ”جتنا تیرا جی چاہے“ اگر اور زیادہ کرے تو افضل ہے“ میں نے عرض کی ”میں اپنا سارا وقت درود پڑھتا رہوں گا تو فرمایا ”تب یہ درود شریف تیرے رنج و الم کو دور کرنے کے لئے کافی ہے اور تیرے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

(۱۷) کسی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیے کہ آپ پر درود پاک ہی کو کو خلیفہ بنالوں تو کیسا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اگر تو ایسا کرے تو رب العزت دنیا و آخرت کے تیرے سارے معاملات کیلئے کافی ہے۔“ (قول البدیع)

(۱۸) حمد و درود کے بعد دعا مقبول :- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ تھے جب میں (نماز پڑھ کر) بیٹھا تو خدا تعالیٰ کی حمد سے ابتداء کی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا پھر میں نے اپنے لئے دعا کی تو حضور نے فرمایا ”مانگ لے دیا جائے گا۔“ (ترمذی)

ایسی ہی ایک حدیث شریف ابو داؤد اور نسائی میں بھی ہے جس سے دعا کا طریقہ



معلوم ہوا کہ پہلے خدا کی حمد و ثناء کی جائے پھر اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا جائے تب دعا مانگی جائے تو قبول ہوگی۔

(۱۹) درود میں مشکل کشائی و حاجت بر آری: حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ”جب کوئی مشکل تمھیں پیش آئے یا تمھاری کوئی حاجت بر نہ آئے تو مجھ پر درود پڑھنے کی کثرت کرو کیونکہ صلوات، مشکلات، تفکرات، اور پریشانیوں کو دفع کرتے ہیں“ (فضائل درود شریف)

(۲۰) بآواز بلند درود کی شہادت قیامت میں: جس نے مجھ پر بآواز بلند درود پڑھا ہر چیز دے گی حتیٰ کہ حجر، شجر، کنکریاں اور ہر خشک و تر شے شہادت درود ادا کرنے میں صدا بلند کرینگے۔“ (فضائل درود شریف)

(۲۱) ہمیشہ فرشتوں کا درود: ”مجھ پر درود شریف کا پڑھنا، نقل کرنا یا لکھنا سب درود شریف بھینے کی تعریف میں آتا ہے۔ اگر کوئی شخص درود شریف کتاب میں لکھے تو جب تک وہ درود شریف اس کتاب میں باقی رہے گا فرشتے ہمیشہ اس پر درود بھیجتے رہیں گے“

(زاو السعد۔ طبرانی)

(۲۲) سونے کے قلم سے چاندی کے کاغذ پر شمار: حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”جب کوئی قوم یا جماعت مجھ پر درود شریف پڑھنے کے لئے بیٹھ جاتی ہے تو فرشتوں کی ایک جماعت انکے سروں پر آسمانوں کی بلندی تک چھا جاتی ہے، انکے ہاتھوں میں سونے کے قلم اور چاندی کے کاغذات ہوتے ہیں اور درود شریف کے اعداد و شمار لکھے جاتے ہیں اور فرشتے تحریر کرنے کے دوران بولتے جاتے ہیں ”زَيْدٌ وَ اَزَادُكُمْ اللّٰهُ“ یعنی اور زیادہ پڑھو اللہ تعالیٰ تمھارے ثواب کو اور زیادہ فرمائے گا۔“ (فضائل درود شریف)

(۲۳) تین دن تک گناہ لکھے نہیں جاتے: حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”مجھ پر درود پڑھنا گناہوں کو اس درجہ فنا کر دیتا ہے کہ پانی آگ کو اس قدر فنا نہیں کر سکتا

اور مجھ پر سلام بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے بہتر ہے اور مجھ سے محبت کرنا راہ خدا میں تلوار چلانے سے افضل ہے۔ اور مجھ پر از روئے محبت و شوق جو ایک بار درود بھیجے تو اللہ جل شانہ کراماً اور کاتبین دونوں فرشتوں کو حکم فرماتا ہے کہ تین دن تک اس شخص کے نامہ اعمال میں گناہ نہ لکھے جائیں۔ (فضائل درود شریف)

(۲۴) پل صراط پر درود سہارا: حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ”میں نے گزشتہ رات ایک عجیب معاملہ دیکھا کہ میرا ایک امتی پل صراط پر سے بڑی تکلیف کی حالت میں گزر رہا ہے۔ کبھی لڑکھڑاتا ہے۔ پھر گھٹنوں کے بل چلتا ہے۔ پھر اپنی سرین پر گھسیٹ گھسیٹ کر راستہ طے کرتا ہے۔ پھر گر پڑتا ہے۔ پھر کچھ سہارا تلاش کرتے ہوئے ہاتھ پاؤں مارتا ہے، اتنے میں وہ درود شریف جو اس نے اپنی زندگی میں مجھ پر بھیجے تھے آتے ہیں اور اس کے ہاتھ کو پکڑ کر سیدھا کھڑا کر دیتے ہیں۔ اور بڑی آسانی سے وہ کٹھن مرحلہ طے ہو جاتا ہے“ (قول البدیع - سعادت الدین)

(۲۵) پل صراط پر نور: رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”مجھ پر درود پڑھنے والے کیلئے پل صراط کے اندھیرے میں تمھارے لئے ایک نور ہو گا۔ اور جو شخص چاہے کہ قیامت کے دن اسے اجر کا پیانا بھر بھر کر دیا جائے تو اسے چاہئے کہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھے“

(سعادت الدارین)

(۲۶) مجھ پر پڑھا ہوا ہر درود جنت میں داخلہ کے وقت درود پڑھنے والے کیلئے نور بن کر آئے گا جو قیامت کے دن پل صراط پر پانچ سو سال کی مسافت تک پھیلا ہوا ہو گا۔ ہر درود کے بدلے جنت کا ایک محل عطا فرما دیا جائے گا۔“ (دلائل الخیرات)

(۲۷) درود راہ جنت کا رہنما: حضرت احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اے امتیو! مجھ پر درود شریف پڑھنے کی عادت پیدا کرو۔ کیونکہ بروز محشر تمھارے اعمال رائیگاں ہو جانے کا اندیشہ ہے، کیونکہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور نیتوں میں نقص کا امکان ہے مگر

مجھ پر بھیجے ہوئے درود کی حفاظت کا میں خود ہی ضامن ہوں۔ اے میرے امتیو! قیامت کے دن تمہارے پاس اعمال کے چاہے کتنے ہی ڈھیر ہوں اگر ان اعمال میں مجھ پر بھیجے ہوئے درود شامل نہ ہوں تو گویا اللہ پاک تمہیں جنت جانے کی اجازت بھی دے گا مگر تم جنت کا راستہ ضرور بھول جاؤ گے۔ کیوں کہ مجھ پر درود راہ جنت کا رہنما ہے“ (فضائل درود شریف)

(۲۸) ہونٹ پر دو فرشتے درود کا حساب رکھتے ہیں :- ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ایک بندہ کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ایک فرشتہ تمہاری دائیں طرف، ایک بائیں طرف، ایک تمہارے آگے اور ایک پیچھے اور ایک فرشتہ تمہاری پیشانی پر ہوتا ہے۔“

جب تم اپنے آپ کو دوسروں سے کم خیال کرتے ہو تو اللہ جل شانہ تمہاری عزت کو بڑھاتا ہے اور جب تم ظلم و ستم پر اتر آتے ہو تو وہ تمہیں ذلیل و خوار کرتا ہے۔ مزید برآں دو فرشتے تمہارے ہونٹوں پر متعین ہیں جو صرف مجھ پر تمہارے درودوں کی حفاظت کرتے اور حساب رکھتے ہیں۔ پھر ایک فرشتہ تمہارے منہ پر درباری کرتا ہے کہ کہیں نیند اور تمہاری حالت بے خبری میں کوئی نقصان دہ چیز داخل نہ ہونے پائے اور دو فرشتے تمہاری آنکھوں پر ہیں، پس یہ سب دس فرشتے ہوئے جو ہر شخص کے ساتھ ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔“ (تفسیر قرطبی سورہ رعد) بہر حال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجے گئے درود کی حفاظت اور گنتی کیلئے ہر ہر شخص کے ہونٹوں پر دو دو فرشتوں کا قائم کیا جانا خود درود شریف کی فضیلت اور حب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کی روشن دلیل ہے۔

(۲۹) چاروں مقرب فرشتوں کی درود پڑھنے والوں پر عنایت : حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”ایک بار چاروں مقرب فرشتے جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام میرے پاس آئے۔ سب سے پہلے جبرئیل علیہ السلام کہنے لگے کہ یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! جو بھی شخص آپ پر روزانہ دس بار درود بھیجے گا محشر میں اٹھنے کے وقت میں خود اس کا ہاتھ پکڑ کر کوندتی ہوئی بجلی کی طرح قیامت کے راستہ سے گزر جاؤں گا۔

اس کے بعد میکائیل علیہ السلام بول پڑے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میں اس شخص کو آپ کے حوض کوثر و تسنیم سے پانی پلا پلا کر سیراب کرونگا۔

پھر اسرافیل علیہ السلام پکار اٹھے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! ایسے شخص کی مغفرت کے واسطے میں خدا کے آگے سجدہ میں گر پڑوں گا اور جب تک اس کی مغفرت نہ ہو اپنے سر کو اٹھانے کا نام نہ لوں گا۔

آخر میں عزرائیل علیہ السلام نے وعدہ فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! یہ شخص کی روح کو میں اس طرح قبض کروں گا جس طرح نبیوں کی روحوں کو قبض کرتا ہوں“ (فضائل درود شریف) لہذا کوئی اگر قیامت میں جبرائیل علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر بجلی کی طرح پل صراط پر سے گزرنے، میکائیل علیہ السلام کے ہاتھوں شربت کوثر سے سیراب ہونے، اسرافیل علیہ السلام کے سجدے کے وسیلے سے بخشش طلب کرنے اور عزرائیل علیہ السلام کے ہاتھوں نبیوں جیسی جان کے قبض کئے جانے کا آرزو مند ہو تو وہ کثرت سے درود شریف پڑھنے کو اپنا معمول بنالے۔

(۳۰) شیر خوار بچے کا درود : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ ”تم اپنے بچوں کو رونے پر ایک سال تک مت مارا کرو کیوں کہ یہ نومولو چہ یا بچی کا رونا چار ماہ تک ذکر لا الہ الا اللہ ہوتا ہے اور اس کے بعد چار ماہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود ہوتا ہے اور آخر کے چار ماہ کا رونا اپنے والدین کیلئے دعاؤں کی درخواست ہوتی ہے“ (فضائل درود شریف)

(۳۱) درود سے بعد موت مغفرت : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”جو شخص اپنی زندگی میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا ہے تو خالق کائنات اس شخص کی موت پر تمام مخلوقات کو حکم فرماتا ہے کہ اس کے لئے مغفرت طلب کریں“ (فضائل درود شریف)

(۳۲) درود کا ثواب چار سو حج کے برابر : حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”جس نے اسلام لانے کے بعد حج بیت اللہ ادا کیا اور بعد حج غزوہ میں شرکت کی تو اللہ تعالیٰ اس غزوہ کا ثواب چار سو بار حج خانہ کعبہ کے ثواب کے برابر عطا فرماتا ہے“ یہ سن کر بعض ضعیف اور عمر رسیدہ صحابہ کے دلوں میں یہ رنج ہونے لگا کہ ہم لوگ تو اس عظیم کار ثواب سے محروم رہ گئے۔

ارحم الراحمین نے عاشقان رسول کی تسکین کے لئے جبرئیل علیہ السلام کو اس خوشخبری کے ساتھ فوراً محبوب کے پاس بھیجا اور جبرئیل علیہ السلام بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے۔ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر محبت و عظمت کے جذبہ سے ایک بار درود پڑھے گا تو اللہ پاک اس ایک درود کے ثواب کو ایسے چار غزوؤں کے ثواب کے برابر کر دیگا جن غزوؤں کا ہر غزوہ چار سو بار حج بیت الحرام کا ثواب رکھتا ہوگا۔ (قول البدیع)

(۳۳) درود میں ندرت رسول سے قربت : ایک بار حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے ساتھ مسجد شریف میں تشریف فرما تھے ایک دیہاتی شخص داخل ہوا اور ایک انوکھا سلام کیا جسے سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دیہاتی کو اپنے اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری نظر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی ہستی زیادہ عزت و حرمت والی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو اپنے ساتھ لگا کر اتنا قریب کیوں بٹھایا؟ اس میں کیا راز و حکمت ہے۔ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”مجھے جبرئیل علیہ السلام نے آکر خبر دی ہے کہ یہ شخص مجھ پر ایک ایسا درود بھیجتا ہے جو آج سے قبل کسی نے نہ بھیجا تھا وہ اس طرح ہے: ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَفِي الْمَلَائِكَةِ الْأَعْلَى إِلَى يَوْمِ الدِّينِ“ (ترجمہ: اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر روز جزا (قیامت) تک

سب اگلوں میں اور پچھلوں میں اور آسمان کے فرشتوں میں درود بھیج (فضائل درود شریف)  
 (۳۴) دوسری روایت میں ہے کہ ”میرا یہ امتی مجھ پر ہمیشہ یہ درود پڑھتا ہے۔“ اَللّٰهُمَّ  
 صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَهُ“ (ترجمہ: اے اللہ! محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم پر  
 تو ایسا درود بھیج جس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے تو پسند کرتا ہے اور راضی ہے) (سعادت الدارین)

(۳۵) موسیٰ علیہ السلام کو درود کا حکم: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام پر وحی آئی  
 کہ موسیٰ! کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھ سے اتنا قریب ہو جاؤں جتنی تیری باتیں تیری زبان  
 سے قریب ہیں اور جتنی تیری روح کو تیرے جسم سے نزدیکی ہے۔ اور جتنی تیری بینائی کو  
 تیری آنکھوں سے قربت ہے اور کیا تیری تمنا ہے کہ بروز محشر تجھے پیاس نہ ستائے۔ تو  
 حضرت موسیٰ علیہ السلام مارے خوشی کے اچھل پڑے اور جواب دیا کہ جی ہاں مجھے ان نعمتوں کی  
 بے حد خواہش ہے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا اگر واقعی ایسا ہی ہے تو میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 پر تو کثرت سے درود پڑھنے کی عادت پیدا کر (فضائل درود شریف)

(۳۶) درود کے بغیر ضربِ کلیم بے اثر: جب موسیٰ علیہ السلام قبطیوں کی  
 شدت و سختی سے تنگ آکر حکمِ خدا اپنی قوم بنی اسرائیل کے لئے رات کو مصر سے نکل پڑے۔  
 صبح سویرے ایک بڑے دریا کے کنارے آپہنچے جسے پار کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ یہودی قوم  
 اپنے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بے ادبی سے پیش آتے ہوئے کہنے لگی اے موسیٰ! تم  
 ہم سب کو مصر سے کیوں بھگا لائے۔ وہاں تو قبطیوں کی غلامی میں کم سے کم زندہ رہنے کی  
 مہلت مل جاتی تھی۔ اب سامنے عظیم دریا ہے اور پیچھے فرعون کی فوجوں کی تلواریں آرہی  
 ہیں۔ تم نے تو ہمیں موت سے قریب کر دیا۔ اے موسیٰ! اپنے خدا سے کہو کہ جلد پار ہونے  
 کا سامان پیدا کر دے ورنہ ہم مارے جانے سے پہلے تمہاری موت ہمارے ہاتھوں سے ہوگی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام دربارِ الہی میں ہاتھ پھیلائے یوں عرض گزار ہوئے کہ مولیٰ!  
 اس مصیبت سے نجات دلا۔ فرمان الہی پہونچا کہ عصا (ہاتھ میں کی لکڑی) دریا کی سطح پر مارو تو

دریا میں راستہ نکل آئے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام خوش ہو کر دریا میں اترے اور زور سے عصا کو پانی کی سطح پر مارا مگر دریا پر کچھ اثر نہ ہوا۔ مبنی اسرائیل کے سخت دباؤ ڈالنے پر اللہ کے حکیم نے بہت روتے اور گڑ گڑاتے ہوئے پھر وہی درخواست اللہ تعالیٰ کی جناب میں پیش کی۔ جواب ملا کہ تم اپنے عصا سے کام لو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر کوشش کی جو سب ہیکار ثابت ہوئی۔ دریا کے کنارے بیٹھے رونے لگے۔ بارگاہ رب العزت سے حضرت جبرئیل علیہ السلام آپہنچے اور پریشانی کا سبب پوچھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تمام کیفیت بیان کر دی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا۔ دنیا میں ہر کام وسیلہ اور سلیقہ سے بخوبی انجام پاتا ہے۔ تم پہلے ”ضرب عصاء“ کے طریقہ سے واقف ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا حکم یوں ہے کہ رسول آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلے تین بار درود شریف پڑھو پھر ضرب کلیسی سے فائدہ اٹھاؤ۔ اب تم ضرور کامیاب رہو گے۔ چنانچہ آپ نے تین مرتبہ درود پڑھا اور عصاء سے پانی کی سطح پر ضرب لگائی۔ رسول مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ نے ضرب کلیسی کو ایسی طاقت و کرامت بخشی کہ دریائے درمیان سے دو ٹکڑے ہو کر وسیع راستے بنادئے جس پر سے گزرتے ہوئے نبی اسرائیل کو قوم نے دریا پار کر لیا اور فرعون کی مصیبت سے نجات پائی۔ (الملاذوالاعتصام)

(۳۷) حضرت جبرئیل علیہ السلام کو درود پڑھنے کا حکم: حضرت جبرئیل علیہ السلام کا بیان ہے کہ اللہ جل شانہ نے میری تخلیق کے بعد مجھے دس ہزار برس بے خبری کی حالت میں رکھا اور جب مجھے پکارا اے جبرئیل! تو اس وقت مجھے پتہ چلا کہ میرا نام جبرئیل ہے۔ میں نے جواب میں کہا ”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ“ یعنی جی حاضر اے اللہ! بندہ خدمت میں حاضر ہے۔ حکم الہی ہوا ”قَدْ سَنَيْتُ“ میری پاکی و بے نیازی کے ذکر میں مشغول ہو جا۔ چنانچہ میں رب و خالق اکبر کی قدوسیت کا ذکر دس ہزار برس تک کرتا رہا۔ پھر صد آئی ”مَجِدْنِي“ اب میری بزرگی و برتری کی صفت بیان کرتا رہا۔ چنانچہ میں دس ہزار برس تک عظمت الہی کا گیت گاتا رہا۔ پھر نہ آئی ”حَمِدْنِي“ میری حمد و ثناء کی تسبیح پڑھتا رہا۔ چنانچہ میں

نے دس ہزار برس تک تحمید الہی میں زندگی گزاری۔ اس کے بعد ”ساق عرش“ کے پردہ کو گرا کر مجھے دس ہزار برس تک اس پر نظر جمائے رہنے کا فرمان جاری ہوا۔ اس نظارہ کے دوران عرش اعظم کی ساق (پنڈلی) پر میں نے ایک سطر لکھی دیکھی ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ“ میں نے عرض کی اے خالق ذو المنن! یہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کون ہیں۔ جواب آیا کہ اے جبرئیل! اگر میرے ارادۂ قدرت میں، تخلیق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتی تو تم کو خلقت کی خلعت نصیب نہ ہوتی بلکہ اگر وہ نہ ہوتے تو نہ جنت ہوتی اور نہ جہنم نہ سورج ہو تانہ چاند نہ ثواب ہو تانہ عتاب اے جبرئیل! اس ذات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو دو عالم کی تخلیق کا باعث ہے تم صدقے جاؤ۔ اور درود شریف کا ہدیہ گزراؤ۔ (فضائل درود شریف)

۳۸ درود کی برکت سے چوری کے الزام سے نجات: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک مالدار یہودی نے اسلام کو نینچا دکھانے کی نیت سے اپنے باغ میں کام کرنے والے ایک غریب مسلمان پر ایک اونٹ کی چوری کا الزام لگایا، حالانکہ وہ اونٹ حقیقت میں اسی مہاجر غریب مسلمان کا تھا۔ رئیس یہودی نے چار منافقوں کے ہاتھ کچھ رقم تمہا کر جھوٹی گواہی دینے کے لئے آمادہ کر لیا۔ یہودی نے اس نادار مسلمان کو چوری کا جرم ثابت کرنے کے لئے بارگاہ رسالت میں پیش کیا اور چاروں منافقوں نے جھوٹی گواہی دی کہ اس اونٹ کا صحیح مالک یہ یہودی ہے ہم اس اونٹ کو اس کی ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے وقت سے جانتے پہچانتے ہیں۔

صاحب علم الاولین و آخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس غریب مہاجر سے فرمایا کہ تم اپنی صفائی میں بیان دو اور شہادت پیش کرو کہ یہ تیرا اونٹ ہے اور تم نے چوری نہیں کی۔ غریب مہاجر نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے اپنی ساری دولت و جائیداد اور تمام اقرباء کو صرف آپ کی خاطر مکہ میں چھوڑا اور اپنے اسی اونٹ پر سوار ہو کر آپ کی خدمت میں پہنچا ہوں۔ پیٹ بھرنے کیلئے اس یہودی کے پاس باغ میں کام کرتا ہوں۔ یہ میرا اونٹ ہے مگر



میرے پاس کسی قسم کا گواہ یا شہادت موجود نہیں ہے۔ بظاہر فیصلہ تو یہ تھا کہ اونٹ یہودی کے حوالے کر دیا جائے اور چوری کی سزا میں مہاجر مسلمان کے ہاتھ کاٹ دئے جائیں۔

رسول برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ کو اپنے سامنے لا کر پوچھا کہ اے بے زبان اونٹ ! بتا تیرا سچا مالک کون ہے ؟

قدرت الہی اور معجزہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرشمہ یہ کہ اونٹ نے فصیح عربی زبان میں بولنا شروع کیا ”اَنَا لِهَذَا اَلْمَسْلَمِ وَاِنَّ هَؤُلَاءِ الشَّهَوْدِ لَكَ اِذْبُوْنَ“ یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس مسلمان کا ہوں اور مدعی یہودی اور سب کے سب گواہ بالکل جھوٹے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس یہودی کو نامراد لوٹا دیا اور اس غریب مہاجر مسلم کو اپنے پاس بلا کر پوچھا کہ ”تو کونسا عمل کرتا ہے مجھ سے کہہ کہ جس کی برکت سے اللہ پاک نے تیری سچائی کے اظہار کے خاطر بے زبان جانور کو زبان عطا فرمائی۔“

اس عاشق رسول نے روتے ہوئے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! مجھے پیٹ پالنے کے لئے دن بھر مزدوری سے فرصت نہیں ملتی۔ صرف رات کو تھوڑا سا وقت نصیب ہوتا ہے اور میں اس وقت تک سر کو تکیہ پر نہیں رکھتا جب تک آپ پر سوار درود شریف ختم نہ کر لوں۔ یہی میرا عمل ہے اور یہی میری آخرت کا توشہ بھی ہے۔

حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”تیرے اسی درود پڑھنے کے عمل کی برکتوں نے تجھے دنیا میں ذات اور رسوائی سے بچالیا اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے غضب و عذاب سے تو نجات پا گیا۔“ (فضائل درود شریف)

(۳۹) شہد کی مکھی کے درود سے شہد میں مٹھاس : حضرت مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمہ اپنی مثنوی شریف میں ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسد مبارک پر مکھی نہ بیٹھتی تھی، کیونکہ اللہ جل شانہ نے مکھیوں کو جسد اطہر پر بیٹھنا اس لئے حرام کر رکھا تھا کہ وہ گندگی میں پلتے اور غلاظت میں گھرے رہتے

ہیں۔ مگر شہد کی مکھی دربار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر کبھی لباس پر اور کبھی جسم اقدس پر تصدق ہوتی تھی۔ ایک بار شہد کی مکھی حاضر خدمت تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کچھ جانتے ہوئے بھی اس سے دریافت فرمایا کہ اے مکھی یہ بتا کہ تو شہد کس طرح تیار کرتی ہے شہد کی مکھی نے عرض کی اے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم مختلف باغوں، چمنوں اور گلشنوں میں پھرتے ہوئے جنبلی گلاب، جوہی وغیرہ ہر پھول کا رس چوستے ہیں اور اسے لا کر اپنے جھتے میں جمع کر دیتے ہیں تو وہی شہد بن جاتا ہے۔ یہ سن کر حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر فرمایا کہ ان پھولوں کا رس تو پھیکا اور کچھ کڑوا بھی ہوتا ہے لیکن شہد تو صرف میٹھا اور شیرین ہوتا ہے یہ بتا کہ ان پھیکے رسوں میں شیرینی کہاں سے آتی ہے؟ تو شہد کی مکھی نے جواب دیا۔

عارف رومی کے شعر میں۔

گفت چو خوانیم بر احمد درود

می شود شیریں و تلخی را رنود

یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمارے منہ اور پیٹ میں شکر نہیں ہے لیکن جب ہم پھولوں کا رس چوس کر پرواز کرتے ہیں تو آپ پر درود شریف پڑھتے ہوئے ہم اپنے جھتوں تک پہنچتے ہیں۔ شہد کی یہ مٹھاس اور شیرینی ولذت دراصل آپ پر درود پڑھنے کی برکت اور آپ کے نام گرامی کا صدقہ ہے۔ (مثنوی مولانا روم۔ مقاصد السالکین)

اس واقعہ میں یہ ایمان افروز سبق بھی ہے کہ جس طرح درود شریف کی بدولت پھیکے کڑوے رس میں شہد کی لذت اور مٹھاس آجاتی ہے اسی طرح ہماری روکھی پھکی عبادتوں میں بھی درود شریف کی برکت سے قبولیت کی مٹھاس پیدا ہو سکتی ہے۔ نیز جیسے کہ ایک درود کی برکت سے تمام پھولوں کے رس گھل مل کر ایک ہو گئے اور سب کا ایک ہی نام شہد ہو گیا۔ اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے سارے ہندی، سندھی، عربی، عجمی انسان ایک ہو گئے جن کا ایک ہی نام ”مسلمان“ ہو گیا۔ اور جس طرح درود شریف کی برکت سے شہد

ہمارے لئے شفا بن گیا ایسے ہی ہر دعا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی کی برکت سے گناہ کے مرض کے لئے دوائن گئی۔

(۴۰) درود سے پیدا پرندہ کی تسبیح : تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”جو بندہ مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کا وہ درود اس کے منہ سے تیزی سے نکلتا ہے اور ہر خشکی و تری اور ہر مشرق و مغرب سے گزرتا ہوا یہ کہتا ہے کہ میں فلاں بن فلاں کا درود ہوں جو اس نے اللہ کی بہترین مخلوق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجا ہے پھر ہر شے اس شخص پر درود بھیجتی ہے اور اس درود سے ایسا پرندہ پیدا کیا جاتا ہے جس کے ستر (۷۰) ہزار بازو ہیں۔ ہر بازو میں ستر (۷۰) ہزار پر ہر پر میں ستر (۷۰) ہزار سر ہر سر میں ستر (۷۰) ہزار چہرے ہر چہرے میں ستر (۷۰) ہزار منہ اور ہر منہ میں ستر (۷۰) ہزار زبانیں ہوتی ہیں اور ہر زبان سے ستر (۷۰) ہزار بیویوں میں وہ پرندہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے اور ان ساری تسبیحات کا ثواب اللہ تعالیٰ اسی درود پڑھنے والے شخص کے حساب میں لکھتا ہے۔ (دلائل الخیرات)

(۴۱) درود پڑھنے والے کو عظیم فرشتے کی دعائے مغفرت : حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”اللہ عز و جل نے میری قبر پر ایک ایسے فرشتے کو مقرر فرمایا ہے جس کا سر عرش معلیٰ کے نیچے ہے اور اس کے دونوں پاؤں زمین کے ساتوں طبق کے نیچے ہیں۔ اس فرشتے کے (۸۰) ہزار پر ہیں۔ اور ہر پر میں اسی (۸۰) ہزار ریشے ہیں۔ ہر ریشے کے نیچے اسی (۸۰) ہزار رواں ہیں اور ہر رواں میں ایک زبان ہے جس سے وہ خالق کون و مکان کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں اور مجھ پر درود بھیجنے والوں کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں“ (الملاذ والاغصام)

(۴۲) فرشتے کا تاقیامت درود پڑھنا : آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”جو مجھ پر محض میرے حق کی تعظیم جلالانے کی خاطر درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس درود سے ایک ایسا فرشتہ پیدا فرماتا ہے جس کا ایک پر مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہو گا۔ اس کا سر

عرش کے نیچے اور دونوں قدم زمین کے ساتویں طبق میں ہوں گے۔ اس کو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ میرے اس بندہ پر درود پڑھ جس طرح اس نے میرے نبی پر پڑھا ہے اور وہ فرشتہ قیامت تک اس بندہ پر درود پڑھتا رہے گا۔“ (دلائل الخرات)

(۴۳) شفاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ضمانت: حضور رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اذان و اقامت سن کر جو کہ ”اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَ الصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اِنَّ مُحَمَّدٍ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ الدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَ اَبْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِي وَعَدْتَهُ وَ اَرْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ“ (ترجمہ: اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم نماز کے مالک! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بہت بلند درجہ عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر کھڑا کر جس کا تو نے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن انکی شفاعت نصیب فرما) تو اس کیلئے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہوگی (دلائل الخرات)

(۴۴) یہ بھی ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ”جس شخص نے مجھ پر دس بار صبح کو اور دس بار شام کو درود پڑھا قیامت کے روز اسے میری شفاعت حاصل ہوگی۔“ (افضل الصلوٰۃ)

(۴۵) ”جو محبت و شوق کے ساتھ سو بار سے زیادہ درود پاک پڑھے تو میں قیامت کے روز اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا“ (قول البدیع)

(۴۶) ”جو یوں درود پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ (ترجمہ: اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج اور قیامت کے دن آپکو تیری بارگاہ میں مقام و قرب خاص پر فائز فرما۔)

تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے“ (الترغیب والترہیب)

(۴۷) درود و سلام کی عظیم فضیلت: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”مجھ پر درود بھیجنا پانی سے آگ بجھانے سے زیادہ گناہوں کی آگ کو بجھانے والا ہے اور مجھ پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے نیز اللہ کے راستہ میں تلوار چلانے سے افضل ہے“ (افضل الصلوٰۃ)

(۴۸) درود دل سے نفاق کو پاک کرتا ہے: رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نفاق سے ایسے ہی پاک کر دیتا ہے جیسا کہ پانی کپڑے کو پاک و صاف کر دیتا ہے“ (کشف الغمہ)

(۴۹) درود سے اپنی مجالس سجاو: آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے ”اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود بھیجنے کے ساتھ آراستہ کرو کیوں کہ تمہارا درود قیامت کے روز تمہارے لئے نور ہو گا۔“ (افضل الصلوٰۃ)

(۵۰) درود پڑھنے والوں کی جدائی سے پہلے مغفرت: حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کے بعد مجھ پر درود پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے خدا تعالیٰ ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے۔“ (سعادة الدارين)

(۵۱) درود سے بھولی چیز یاد آجائے: تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”جو شخص بھولی ہوائی بات کو بیان کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ مجھ پر درود بھیجے۔ کیوں کہ اس کا مجھ پر درود بھیجنا اس کی بات کا قائم مقام ہے اور ممکن ہے اسے بھولی بھالی ہوائی بات یاد آجائے“ (افضل الصلوٰۃ)

(۵۲) درود پڑھنے والوں کی حوض کوثر پر شناخت: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”قیامت کے دن میرے حوض کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جن کو میں انھیں دنیا میں درود پاک کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں“ (قول البدیع)

(۵۳) موت سے قبل جنت میں اپنا مقام دیکھ لیگا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”جس نے مجھ پر دن بھر ہزار بار درود شریف پڑھا وہ اس وقت تک مرے گا نہیں جب تک کہ وہ جنت میں اپنی آرام گاہ نہ دیکھ لے گا۔“ (قول البدیع)

(۵۴) تمہاری مرضی درود کم پڑھو یا زیادہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ

میں فرمایا کہ ”بندہ جب تک مجھ پر درود پڑھتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔ اب تمھاری مرضی ہے کہ تم مجھ پر درود شریف کم پڑھو یا زیادہ“ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 (جمعین)۔ (قول البدیع)

(۵۵) دن اور رات کے گناہوں کی بخشش : آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”جو شخص مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین مرتبہ میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے درود پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے“  
 (قول البدیع)

(۵۶) سلام سے رزق میں کشادگی : ایک شخص نے دربار نبوت میں حاضر ہو کر فقر و فاقہ اور تنگی معاش کی شکایت کی۔ تو اس کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو ”السلام علیکم“ کہہ۔ چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام عرض کر ”السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُہُ“ (ترجمہ : اے نبی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام اور اللہ کی رحمت و برکت نازل ہو) اور ایک بار ”قل ہو اللہ احد“ (یعنی سورہ اخلاص) پڑھ۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کو کھول دیا حتیٰ کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے فیض حاصل ہوا۔

(سعادة الدین - قول البدیع)

(۵۷) ایک بار درود کا ثواب کوہ احد کے برابر : بروایت حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”جو مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط احد پہاڑ کے مثل ہے۔“ (قول البدیع)

(۵۸) قبۃ جنت میں سکونت : حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خوشخبری سنائی کہ ”اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت میں ایک قبۃ عطا

فرمایا ہے۔ جسکی چوڑائی تین سو سال کی مسافت ہے اور اسے کرامت کی ہواؤں نے گھیر رکھا ہے۔ اس قبہ میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی پر کثرت سے درود پڑھتے ہیں۔ (نہجۃ المجالس)

(۵۹) حوریں زیادہ عطا ہوئگی : نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اے میری امت! تم میں سے جو مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھے گا اس کو جنت میں زیادہ حوریں دی جائیں گی۔“

(سعادة الدارين قول البدیع)

(۶۰) درود سے صدقہ کی تلافی : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”جس مسلمان کے پاس کوئی چیز ایسی نہ ہو کہ وہ صدقہ کر سکے تو وہ یوں کہے :- ”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلٰی الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ“ (ترجمہ : اے اللہ! ہمارے سردار تیرے بندے اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج اور مومن مردوں اور عورتوں اور مسلمان مردوں اور عورتوں پر رحمت بھیج) تو اس سے اس کے صدقہ کی تلافی ہو جائے گی۔“ (قول البدیع)

(۶۱) دعا کے اول آخر درود : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو پہلے درود شریف پڑھو کیوں کہ اللہ تعالیٰ کریم ہے اس کے کرم سے یہ بات بعید تر ہے کہ اس سے دو دعائیں مانگی جائیں تو وہ ایک کو قبول کر لے اور دوسری کو رد کرے“ (درود شریف بھی ایک دعا ہی ہے) (نہجۃ المجالس)

(۶۲) درود کے بغیر دعا معلق : سید دو عالم اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”ہر دعا

روک دی جاتی ہے تاوقتیکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا جائے۔“ (سعادة الدارين)

(۶۳) درود ناموں اور چہروں کے ساتھ پیش رسول : ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے ”تم مجھ پر اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنے چہروں کے ساتھ پیش کئے جاتے ہو لہذا تم مجھ پر

اچھے طریقے سے درود شریف پڑھا کرو“ (سعادة الدارين)

(۶۴) امتی کا کندھانی کے کندھے کو چھوئے: حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”جس نے مجھ پر ہزار بار درود شریف پڑھا جنت کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے کیسا تھ چھو جائے گا۔“ (سعادة الدارين - قول البدیع)

(۶۵) خواب میں زیارت نبوی: حضور رسول مقبول ﷺ کا ارشاد ہے ”جو شخص ذیل میں درج درود شریف پڑھے تو خواب میں اس کو میری زیارت ہوگی اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا۔ اور جو مجھے قیامت کے دن دیکھے گا تو میں اس کی شفاعت کروں گا اور میں جس کی شفاعت کروں گا وہ حوض کوثر سے پانی پئے گا اور اس کے جسم کو اللہ تعالیٰ دو وزخ پر حرام کر دیگا“ (کشف الغمہ - قول البدیع)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ وَعَلَى جَسَدِهِ فِي الْأَجْسَادِ وَعَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ (قول البدیع)

ترجمہ: اے اللہ روحوں میں ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی روح پر اور جسموں میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جسم پر اور قبروں میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قبر پر درود بھیج۔

(۶۶) درود گناہوں کا کفارہ: باطن کی صفائی: ارشاد نبوی ﷺ کا کفارہ ہے ”مجھ پر درود پڑھو اس لئے کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ اور تمہارے باطن کی صفائی ہے۔“ (قول البدیع)

(۶۷) درود لکھنے والے کیلئے فرشتوں کا استغفار: ارشاد نبوی ﷺ کا کفارہ ہے ”جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔“ (سعادة الدارين - زمہ الناظرین)

(۶۸) درود پڑھے جانے تک ثواب: ارشاد نبوی ﷺ کا کفارہ ہے کہ ”جس شخص نے میری طرف سے کوئی علم کی بات لکھی اور اس کے ساتھ مجھ پر درود پاک لکھ دیا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی اس کا ثواب ملتا رہے گا۔“ (سعادة الدارين)



(۶۹) درود کی بدولت دل زنگ سے پاک : ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ”ہر چیز کے لئے طہارت اور غسل ہوتا ہے اور ایمان والوں کے دلوں کے زنگ سے طہارت مجھ پر درود پڑھنا ہے۔“ (قول البدیع)

(۷۰) درود سے حجابِ آسمان اٹھ جاتا ہے : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ہر دعا کے لئے زمین و آسمان کے درمیان ایک حجاب پڑا رہتا ہے۔ جب تک دعا کرنے والا ابھیک مانگنے والا اپنی زبان سے درود شریف نہیں پڑھتا تو وہ حجاب دعاؤں کو روک رکھتا ہے۔ لیکن جب درود شریف پڑھ لیتا ہے تو وہ حجاب اٹھ جاتا ہے اور دعائیں مقامِ قبولیت میں داخل ہونے کی اجازت پاتی ہیں۔ اگر درود شریف زبان پر نہ لایا جائے تو وہ آواز باز گشت کی طرح دعا کرنے والے کی طرف لوٹ پڑتی ہیں۔“ (فضائل درود شریف)

(۷۱) ماہ شعبان میں درود کی فضیلت : آسمان میں ایک دریا ہے جس کا نام ”دریائے برکات“ ہے۔ اس دریائے برکات کے کنارے ایک درخت ہے جس کو ”درختِ تحیات“ کہتے ہیں۔ اس درختِ تحیات پر ایک مرغ (پرندہ) ہے جس کا نام ”صلوات“ ہے۔ اس کے بہت زیادہ پر ہیں۔ جب کوئی مسلمان شعبان المعظم کے مقدس مہینہ میں حضورِ لا مع النور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک بھیجتا ہے تو وہ پرندہ اس دریا میں غوطہ لگا کر باہر نکل آتا ہے اور اس درختِ تحیات پر بیٹھ کر اپنے پروں کو جھڑکتا ہے یعنی جھٹکتا ہے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ پانی کے ہر قطرہ سے جو اس کے پروں سے ٹپکتا ہے ایک ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے اور وہ سارے فرشتے حمد و ثنائے الہی میں مشغول ہوتے ہیں جس کا ثواب اس درود پڑھنے والے بندہ مومن کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ (دلائل الخیرات)

(۷۲) جمعہ کے دن یا رات کو درود پڑھنے کی برکتیں : حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات ہیں کہ ”تم میں سے جو جمعہ کے دن اور رات مجھ پر درود

پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو کہ اس درود پاک کو لے کر میرے دربار میں ایسے ہی حاضر ہوتا ہے جیسے تمہارے پاس ہدیے آتے ہیں اور وہ فرشتہ عرض کرتا ہے کہ حضور یہ درود پاک کا ہدیہ فلاں بن فلاں آپ کے امتی کا ہے جو فلاں قبیلہ کا ہے تو میں اس درود کو نور کے سفید صحیفے میں محفوظ کر لیتا ہوں۔“ (سعادة الدارين)

(۷۳) ”جب جمعرات کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذات اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ کون جمعرات کے دن اور جمعہ کی رات کو مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھتا ہے۔“ (سعادة الدارين)

(۷۴) ”جو شخص مجھ پر جمعہ کے روز (۸۰) بار درود شریف بھیجتا ہے۔ اس کے (۸۰) سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ پر صلوة بھیجنے کا کیا طریقہ ہے تو فرمایا کہ ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ“ اور ایک شمار کرو (ترجمہ: اے اللہ! تیرے بندے اور تیرے پیغمبر نبی امی پر درود بھیج)۔ (افضل الصلوة)

(۷۵) ”مجھ پر جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کرو کہ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور بیشک تم میں سے کوئی جب درود پاک پڑھتا ہے تو اس کے درود سے فارغ ہونے سے پہلے وہ میرے دربار میں پہنچ جاتا ہے۔ (جامع مغیر)

(۷۶) ”جس نے مجھ پر بروز جمعہ سو بار درود بھیجا وہ قیامت کے دن ایک ایسے نور کے ساتھ اٹھے گا کہ اگر یہ نور ساری مخلوق میں بانٹ دیا جائے تو سب کو اس کا حصہ ملنے کی گنجائش ہوگی۔“ (دلائل الخیرات)

(۷۷) ”مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو۔ کیونکہ میری امت کا درود ہر جمعہ کو میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے جو شخص سب سے زیادہ درود شریف پڑھنے والا ہوتا ہے وہ ان میں سے مرتبے میں میرے زیادہ قریب ہوتا ہے۔“ (جامع مغیر)

(۷۸) جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر بخیرت درود بھیجا کرو۔ جس شخص نے ایسا کیا تو

میں قیامت کے دن اس کا شفیق اور گواہ ہوں گا۔“ (جامع صغیر)

(۸۹) جس شخص نے مجھ پر جمعہ کے دن سو (۱۰۰) بار درود شریف پڑھا تو اس کے (۸۰) سال کے گناہ معاف کئے گئے اور جس شخص نے جمعہ کے روز مجھ پر ایک ہزار (۱۰۰۰) بار درود شریف پڑھا تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ اپنا ٹھکانہ جنت میں نہ دیکھ لے گا۔“  
(افضل الصلوٰۃ)

(۸۰) جس شخص نے جمعہ کے روز عصر کی نماز پڑھی پھر اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے (۸۰) بار اس نے کہا۔ ”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَ صَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا“ (ترجمہ: اے اللہ ہمارے سردار اور نبی امی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل اور آپ کے اصحاب پر درود اور خوب سلام بھیج) تو اس کے (۸۰) سال کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں اور (۸۰) سال کی عبادت اس کے حصہ میں لکھی جاتی ہے۔ (سعادة الدارين)

(۸۱) ہفتہ کے دن درود پڑھنے حکم نبوی: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”یوم السبت یعنی سنپیر یا ہفتہ کے دن مجھ پر درودوں کی کثرت کئے جاؤ کیوں کہ یہود اس دن میری بہت برائی کرتے ہیں۔ جس نے ہفتہ کے دن مجھ پر ایک سو (۱۰۰) بار درود بھیجا اس نے اپنے نفس کو جہنم سے چھڑا لیا اور قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت مجھ پر لازم ہو گئی۔“ (فضائل درود شریف)

(۸۲) اتوار کے دن درود پڑھنے حکم نبوی: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”اے میرے امتیو! تم پر رومیوں (عیسائیوں) کی مخالفت کرنا روز اتوار لازمی ہے“ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کس قسم کی مخالفت کریں؟ تو فرمایا کہ ”وہ لوگ اتوار کے دن گرجے جاکر غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں، مجھے گالی گلوں جتے ہیں اور میری برائی کرتے ہیں۔ اگر تم لوگ اتوار کی صبح کی نماز کے بعد بیٹھ جاؤ گے اور سورج نکلنے کے بعد دو رکعت یا خدا تمہیں جتنی طاقت عطا فرمائے

نماز پڑھ کر مجھ پر سات (۷) بار درود بھیجو گے نیز اپنے والدین کے لئے اور مومنوں کے لئے دعائے مغفرت کرو گے تو رب العالمین تمہاری اور تمہارے والدین کی مغفرت فرمائے گا۔ تمہاری اس وقت کی دعا قبول ہوگی۔ نیک کام کیلئے جو بھی مانگو گے وہ پاؤ گے۔ (الملاذوالاعظام)

(۸۳) معزول فرشتہ کا رتبہ درود سے محال : ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دربار نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر ایک عجیب و غریب واقعہ بیان کیا کہ ”میں کوہ قاف سے گزر رہا تھا۔ جہاں کسی کے رونے اور آہ و فغاں کرنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ دیکھا تو وہ رونے والا دراصل وہی فرشتہ تھا جس کو میں نے پہلے آسمان پر دیکھا تھا جہاں وہ اس قدر بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا تھا کہ اس کے اطراف ستر ہزار فرشتے صفیں باندھے ہوئے بادوب کھڑے رہتے اور اس فرشتے کی ہر سانس سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرمایا کرتا تھا۔

میں نے جب اس فرشتہ کی موجودہ پریشانی اور آہ و زاری کا سبب دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ معراج کی شب جس وقت میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا اور میرے قریب سے حبیب خدا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزر رہے تھے تو میں نے حضور کی تعظیم و تکریم نہیں کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب و احترام کی کوئی پرواہ نہ کی۔ میری یہ حرکت اللہ تعالیٰ کو بھدنا پسند ہوئی تو اس نے مجھے ذلیل و خوار کر کے آسمان کی بلندی سے کوہ قاف کی پستی میں پھینک دیا اور مجھ سے سارے اعزاز و اکرام چھین لئے۔ پھر اس فرشتے نے مجھ سے درخواست کی کہ اے جبرئیل! آپ بارگاہ ایزدی میں میرے لئے سفارش کر کے میری غلطی کو معاف کروادیں تاکہ میں پھر اپنے اعلیٰ رتبہ پر بحال ہو جاؤں چنانچہ نہایت عاجزی و انکسار کے ساتھ اس فرشتہ کی معافی کے لئے دربار الہی میں درخواست پیش کرنے پر مجھے حکم الہی ہوا۔ اے جبرائیل! اس فرشتے کو بتادو کہ اگر وہ معافی چاہتا ہے تو میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے۔ چنانچہ جب میں نے یہ حکم الہی اس فرشتہ تک پہنچایا تو وہ ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر درود شریف پڑھنے میں مصروف ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس فرشتے کے بال و پر نمودار ہونے لگے اور بالآخر اس ذلت و پستی سے اڑ کر آسمان کی بلندیوں پر جا پہنچا اور اپنے تخت و مرتبہ پر پھر سے فائز ہو گیا۔“ (معارج النبوة - زہرة الرياض)

(۸۴) معتب فرشتہ درود سے محبوب بن گیا۔ شب معراج میں حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے دیگر عجائبات میں سے یہ بھی ملاحظہ فرمایا کہ ایک فرشتہ کے پر جلے ہوئے ہیں

جس کا سبب جبرئیل علیہ السلام نے یہ بتایا کہ اس فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے ایک شر پر عذاب

نازل کر کے اس کو تباہ کرنے کے لئے بھیجا تھا لیکن وہاں ایک شیر خوار بچہ کو دیکھ کر اس کو رحم

آگیا تو وہ اس طرح حکم کی تعمیل کے بغیر ہی واپس ہو گیا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ سزا

دی ہے۔ یہ سن کر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارگاہ الہی میں اس فرشتہ کی توبہ قبول

کر لینے کی سفارش فرمائی تو حق تعالیٰ نے فرمایا ”اے ہمارے حبیب! اس فرشتہ کی توبہ یہی

ہے کہ آپ پر دس (۱۰) بار درود شریف پڑھے۔ یہ حکم سنتے ہی فرشتے نے دس بار درود شریف

پڑھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بال و پر عطا فرمادیئے۔ فوراً وہ اوپر پرواز کر کے ملائکہ میں جا ملا۔

جہاں شور ہونے لگا کہ درود شریف کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ”کروبین“ پر رحم فرمادیا۔ (رواق المجالس)

(۸۵) درود سے مچھلی پر آگ کا اثر نہ ہوا : ایک مچھلی کو پکڑ لینے کے بعد ایک

شکاری اسے فروخت کرنے کے لئے بازار لے گیا۔ جہاں ایک صحابی رسول رضی اللہ عنہ

نے اس مچھلی کو خرید لیا اور نیت کر لی کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کروں گا۔

چنانچہ انہوں نے اپنی بیوی کو وہ مچھلی دیتے ہوئے اچھی طرح پکانے کی ہدایت دی۔ بی بی نے

مچھلی کو ہانڈی میں ڈال کر چولھے پر رکھ دیا۔ اور نیچے آگ جلائی لیکن مچھلی کا پکنا تو دور کی بات ہے

آگ ہی روشن نہیں ہوتی تھی۔ جب بھی آگ سلگائیں تو وہ بجھ جاتی تھی۔ بالآخر اس صحابی نے

حضور سرور کو نین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا بیان کر دیا۔

تاجد امینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”دنیا کی آگ کیا اسے دوزخ کی آگ بھی

جلا نہیں سکتی کیوں کہ ایک مرتبہ کسی سوداگر کا بحری جہاز سمندر میں جا رہا تھا جس میں ایک شخص روزانہ درود شریف پڑھا کرتا تھا اس نے دیکھا کہ ایک دن ایک مچھلی بھی جہاز کے ساتھ ساتھ آرہی ہے اور وہ بھی درود شریف سن رہی ہے۔ یہ وہی مچھلی تھی جو پہلے شکاری کے جال میں پھنس گئی اور پھر بازار میں فروخت ہو کر صحابی کے گھر آئی تاکہ پکا کر دعوت رسول کی جائے۔ (فضائل درود شریف)

(۸۶) درود سے میزان پر نیکیوں کا پلڑا وزنی: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن حکم الہی حضرت آدم علیہ السلام سبز حلہ پہنے ہوئے عرش اعلیٰ کے پاس ہوں گے اور یہ ملاحظہ فرمائیں گے کہ میری اولاد میں سے کس کس کو جنت میں اور کس کس کو دوزخ میں بھیجا جائے گا۔ اسی دوران حضرت آدم علیہ السلام اچانک یہ دیکھ کر کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک امتی کو فرشتے دوزخ کی طرف لے جا رہے ہیں فوراً شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ندا دیں گے کہ ”اے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے ایک امتی کو ملائکہ دوزخ لے جا رہے ہیں۔“ حضور فوراً متوجہ ہو کر فرشتوں سے فرمائیں گے کہ ”ٹھہر جاؤ“ لیکن فرشتے عرض کریں گے ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! دربار الہی سے حکم ملنے پر ہی ہم یہ کام کر رہے ہیں۔ اب رک کر خدا کی عدول حکمی نہیں کر سکتے۔“ شافع محشر بارگاہ ایزدی میں عرض رسا ہوں گے کہ ”اے رب کریم! کیا تو نے میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ میری امت کے بارے میں مجھے رسوا نہیں فرمائے گا۔“ عرش الہی سے حکم ہو گا اے فرشتو! میرے حبیب کی اطاعت کرو اور اس بندے کو واپس میزان پر لے جاؤ۔ چنانچہ میزان پر اس کے اعمال کا پھر وزن کیا جائے گا۔ تو شفیع عاصیاں! اپنی جیب سے ایک نور کا سفید پرچہ نکال کر اس کی نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے جس کی بدولت اس کی نیکیوں کا پلڑا نہایت وزنی ہو جائیگا۔ اور فوراً ایک شور برپا ہو گا کہ اس کو جنت لے جاؤ۔

جنت جانے سے قبل وہ امتی اپنے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ناواقف ہوتے

ہوئے استفسار کرے گا کہ اے نورانی چہرہ والے سرکار! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں کہ مجھ پر رحم کھایا اور اپنی نوازش سے میری لغزشوں کو معاف کرادیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے: ”میں تیرا نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں اور یہ نورانی پرچہ دراصل تیرا وہی درود شریف ہے جو تو نے سچے دل سے مجھ پر پڑھا تھا جسے میں نے تیرے آج کے دن کے لئے محفوظ رکھا تھا۔ وہی درود شریف تیری بخشش کے لئے کام آیا۔“

(معارض النبوة۔ قول البدیع)

## دوسرے باب کا دوسرا حصہ

دوسرے باب کے اس دوسرے حصہ میں ایسی احادیث مبارکہ جمع کی گئی ہیں جن میں درود شریف نہ پڑھنے پر وعید، تنبیہ، محرومی اور بد بختی کا تذکرہ ہے۔

(۸۷) بڑا بخیل وہ جو نام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھے: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”خیل وہ شخص ہے جس کے پاس میرا نام لیا جائے پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے“ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

(۸۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میں تمہیں بتاؤں گی خیلوں میں سب سے بڑا خیل کون ہے؟ اور لوگوں میں سب سے بڑا عاجز کون ہے؟ ایسا وہ شخص ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے“ (قول البدیع)

(۸۹) جنت کا راستہ بھول جائے گا: ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ”جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھنا بھول گیا وہ جنت کے راستے سے ہٹ گیا“ (قول البدیع)

(۹۰) کچھ لوگوں کو قیامت کے دن جنت جانے کا حکم ہو گا لیکن وہ جنت کا راستہ بھول جائیں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے میرا نام سنا اور مجھ پر درود شریف نہ پڑھا“ (نزہۃ المجالس)

(۹۱) ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ”جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔“ (قول البدیع)

(۹۲) ذکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھنا جفا: ”یہ جفا ہے کہ میرا کسی بندے کے پاس ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے“ (قول البدیع)

(۹۳) گلاب سوگھنا بغیر درود جفا: ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ”جس نے گلاب کے پھول کو سوگھنا اور مجھ پر درود شریف نہ پڑھا“ اس نے مجھ پر جفا کی یعنی ظلم کیا ہے“ (نزہۃ المجالس)

(۹۴) درود نہ پڑھا تو بے دین: ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ”جس نے مجھ پر درود نہ



پڑھا اس کا کوئی دین نہیں ہے“ (کشف الغمہ)

(۹۵) درود نہ پڑھا تو وضو نہیں : ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ”جس نے مجھ پر درود نہ پڑھا اس کا وضو نہیں ہے“ (کشف الغمہ)

(۹۶) ذکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھا تو دوزخی : ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ”جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو وہ دوزخ میں جائے گا۔“ (قول البدیع)

(۹۷) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے محروم : ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ”تین ایسے شخص ہیں جو میری زیارت سے محروم رہیں گے ایک تو اپنے ماں باپ کا نافرمان اور دوسرا میری سنت کا تارک اور تیسرا وہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔“ (قول البدیع)

(۹۸) بدبودار مردار کھا کر اٹھے : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی قوم جمع ہوتی ہے پھر اٹھ جاتی ہے مگر نہ ذکر الہی کرتی ہے اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتی ہے تو وہ یوں اٹھے جیسے بدبودار مردار کھا کر اٹھے۔“ (قول البدیع)

(۹۹) صلوٰۃ و سلام نہ پڑھنے والے سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قطع تعلق : ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ”جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور وہ مجھ پر صلوٰۃ و سلام نہ پڑھا تو اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اے اللہ! جو میرے ساتھ ہو تو بھی اس کے ساتھ ہو جا اور جو مجھ سے کٹ گیا تو بھی اس سے رشتہ توڑ لے۔“ (افضل الصلوٰۃ)

(۱۰۰) نام نبی پر درود نہ پڑھا تو محشر میں دیدار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں : ایک رات مسجد نبوی میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد کی نماز ادا فرما رہے تھے۔ ام المومنین عیسیٰ عاتشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرہ میں سلطان کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پھٹا ہوا کرتا سی رہی تھیں۔ رات اندھیری تھی اسلئے چراغ کی روشنی میں سلائی ہو رہی تھی کہ اچانک ہوا کا جھوکا آیا اور چراغ بجھ

گیا۔ ساتھ ہی نبی عاشرہ رضی اللہ عنہما کے ہاتھ سے سوئی زمین پر گر پڑی۔ نبی نے سوئی کو بہت ڈھونڈا بہت ٹٹولا مگر سوئی ہاتھ نہ آئی۔ اتنے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد سے فارغ ہو کر آئے اور حجرہ عاشرہ رضی اللہ عنہما کے کواڑ کو کھولا۔ دروازہ کھلتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کے عکس سے نبی کا حجرہ تمام اس درجہ منور ہو گیا کہ ام المومنین نے سوئی کو زمین پر بآسانی دیکھ کر اٹھالیا اور حیرت و خوشی سے عرض کی ”مرحبا صد مرحبا“ کیا منور چہرہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پایا ہے کہ جس کی روشنی نے اندھیرے کمرہ میں گری ہوئی سوئی کو تک بتلادیا۔ یہ سنکر رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آبدیدہ ہو کر فرمانے لگے کہ ”اے عاشرہ بیڑی حسرت اور افسوس اور بد نصیبی ہے اس پر جو اس چہرہ کو بروز محشر نہ دیکھ پائے گا۔ نبی عاشرہ رضی اللہ عنہما نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں کون آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ نہ پائے گا؟ ارشاد ہوا کہ ”جو خلیل ہو گا۔“ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے پھر دوبارہ سوال کیا کہ وہ خلیل کون ہے؟ فرمایا کہ ”خلیل وہ ہے جو میرا نام سن کر مجھ پر درود نہیں بھیجتا ہے۔“ (قول البدیع - نزہۃ الناظرین)

۱۰۱) ذکرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھا تو بد بخت : حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار ممبر پر جلوہ افروز ہوتے ہوئے پہلی، دوسری اور تیسری سیڑھی پر یکے بعد دیگرے تین بار آمین فرمایا۔ صحابہ نے اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی ”بد بخت ہو اوہ شخص کہ جس نے ماہِ رمضان پایا اور روزہ نہ رکھ کر بخشنا گیا“ تو میں نے کہا آمین۔

دوسری سیڑھی پر جبرئیل علیہ السلام نے کہا ”بد بخت ہے وہ شخص جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا ان میں سے ایک کو پایا اور انکی خدمت نہ کر کے جنت میں نہ پہنچا“ تو میں نے کہا آمین۔

پھر تیسری سیڑھی پر جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ”بد بخت ہے وہ شخص جس کے پاس

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا ذکر پاک ہو اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف نہیں پڑھا“ تو میں نے کہا آمین۔

(۱۰۲) ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: ”جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو وہ بد بخت ہے“۔ (قول البدیع)

(۱۰۳) درود نہ پڑھا تو کام بے برکت : ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ”ہر بامقصد کام جو بغیر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور بغیر درود شریف کے شروع کیا جائے وہ بے برکت اور خیر (بھلائی) سے خالی ہے“۔ (مطالع المرات)

(۱۰۴) ”ہر وہ کام جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو اور ذکر الہی و درود کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ دم کٹا اور ہر برکت سے خالی ہے“۔ (مطالع المرات)

(۱۰۵) ذکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ ہو تو مغفرت سے محرومی : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ دو فرشتے مقرر کئے ہیں۔ جب میرا ذکر کوئی مسلمان کرتا ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو یہ دونوں فرشتے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تجھے بخش دے۔ اور اس دعا پر اللہ تعالیٰ اور دوسرے باقی سب فرشتے کہتے ہیں آمین۔ اور جب کوئی مسلمان میرا ذکر کرتا ہے مگر وہ مجھ پر درود نہیں پڑھتا تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہ کرے۔ دونوں فرشتوں کی دعا پر بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے سارے فرشتے کہتے ہیں۔ آمین“ (قول البدیع)

(۱۰۶) ذکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھنے والے پر لعنت : شکاری کے جال میں گرفتار ہرنی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فریاد کی کہ مجھے اپنے بھوکے چھوٹے بچوں کو دودھ پلانے تھوڑی دیر کیلئے چھوڑ دیجئے۔ شاہ کوئین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو واپس نہ آئی تو پھر؟ ہرنی نے جواب دیا اگر واپس نہ آؤں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی ویسی ہی لعنت ہو جیسی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھنے والے شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے (قول البدیع)

(۱۰۷) درود بغیر اعمال کا ڈھیر حشر میں بے سود : حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو تنبیہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”اے میرے امتیو! مجھ پر درود شریف پڑھنے کی عادت پیدا کرو۔ کیوں کہ روز محشر تمہارے اعمال کے رائیگاں ہو جانے کا اندیشہ ہے کیوں کہ اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے اور نیتوں میں نقص و عیب کا اندیشہ رہتا ہے مگر مجھ پر بھیجے گئے درود کی حفاظت کا میں بذات خود ضامن ہوں۔ اے میرے امتیو! قیامت کے دن خواہ تمہارے پاس اعمال کے کتنے ہی ڈھیر ہوں اگر ان اعمال میں مجھ پر بھیجے ہوئے درود شامل نہ ہوں تو گویا اللہ تعالیٰ تمہیں جنت جانے کی اجازت تو دے گا مگر تم جنت کا راستہ ضرور بھول جاؤ گے کیوں کہ مجھ پر درود جنت کے راستہ کار ہنما ہے۔“ (فضائل درود شریف)

(۱۰۸) درود بغیر محفل سے قیامت میں محرومی : امام غزالی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ”احیاء علوم الدین“ میں یہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقل کیا ہے کہ ”مسلمانوں کی ایسی کوئی مجلس یا محفل جس میں خدا کا ذکر اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود صلوة نہ ہوں تو بروز قیامت ایسی محفل اور مجلس یا بیٹھک ان لوگوں کیلئے ایک بڑی حسرت و محرومی کا سبب ثابت ہوگی۔“ (احیاء علوم الدین)

## تیسرا باب

### فضائل درود شریف اقوال صحابہ و صالحین کی روشنی میں

(۱) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ : حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف گناہوں کو اسی طرح مٹا دیتا ہے جس طرح سردپانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام اللہ کی خوشنودی کے لئے غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کرنا اللہ کی راہ میں تلوار چلانے اور جانیں قربان کرنے سے افضل ہے۔ (سعادت دارین۔ قول البدیع)

(۲) ام المومنین عیسیٰ عاتشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا : حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عیسیٰ عاتشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایسے وقت حاضر ہوا جبکہ ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس قائم تھی جس میں ام المومنین یوں بیان فرما رہی تھیں کہ ”ہر روز طلوع آفتاب ہوتے ہی ستر (۷۰) ہزار فرشتے نازل ہو کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کے چاروں طرف دائرہ بنا لیتے ہیں اور رسول اطہر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ شریف کے اطراف رحمت افشانی کرتے جاتے ہیں اور درود شریف پڑھتے جاتے ہیں۔ یہ حالت شام تک رہتی ہے۔ اس وقت دوسری جماعت ستر (۷۰) ہزار فرشتوں کی پیونج جاتی ہے اور پہلی جماعت کی واپسی ہوتی ہے۔ یہ شام کو اترے ہوئے فرشتے بھی وہی عمل کرتے ہیں جو پہلی جماعت کرتی تھی۔ پھر طلوع آفتاب کے وقت دوسری جماعت اتنی ہی تعداد کی آجاتی ہے۔ اسی طرح روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اطراف ہمیشہ ستر ۷۰ ہزار فرشتے درود شریف پڑھتے ہوئے حاضر

خدمت رہتے ہیں۔“ (یعنی کوئی بھی گھڑی ان فرشتوں کے درود شریف سے خالی نہیں رہتی)  
(جذب القلوب)

(۳) ام المومنین ملی عائشہ صدیق رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ”مجلسوں کی زینت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف سے ہے لہذا مجالس کو درود شریف سے آراستہ کرو۔“

(سعادة الدارين)

(۴) سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ : سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”بے شک دعا زمین و آسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے جب تک تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھے۔“ (ترمذی - مشکوٰۃ)

(۵) سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ : سیدنا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ایسا خاص درخت اگایا ہے جس کا پھل سیب سے بڑا اور انار سے چھوٹا ہے وہ میوہ مکھن سے زیادہ نرم و نازک، شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے بڑھ کر خوشبودار ہوگا۔ اس درخت کی ٹہنیاں تروتازہ موتیوں کی اور اس کی پتیاں زبرجدی ہوں گی۔ اس درخت کا پھل محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنے والوں کے واسطے دوسرے کو نصیب نہ ہوگا۔“  
(فضائل درود شریف)

(۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”اگر اللہ کا ذکر بھول جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کے سوا کوئی نیکی کا کام نہ کرتا۔“ (افضل الصلوٰۃ)

(۷) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ : سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ”جب تم میں سے کوئی بھی شخص اللہ سے کسی چیز کا سوال کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ اس کے لائق حمد و ثناء سے آغاز کرے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجے پھر اس کے

بعد اللہ سے دعا مانگے کیوں کہ یہ ضرورت حاجت پوری ہونے کیلئے مناسب ہے“ (افضل الصلوٰۃ)  
 (۸) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ”جب جمعہ کا دن آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنا ترک نہ کرو“

(سعادة الدارين - قول البدیع)

(۹) سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ : سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”جو ایک بار درود پڑھے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے (۷۰) بار درود بھیجیں گے“۔ (احمد)

(۱۰) سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ : صحابی رسول سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”درود شریف پڑھنا درود شریف پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے“۔

(سعادة الدارين)

(۱۱) بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم : بعض دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے فرمایا کہ ”جس مجلس میں رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا جاتا ہے تو اس مجلس سے ایک نہایت پاکیزہ خوشبو مہکتی ہے جو کہ آسمانوں کی بلندیوں تک جاتی ہے۔ اس پاکیزہ خوشبو کو جب فرشتے محسوس کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ زمین پر کسی مجلس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا جا رہا ہو گا۔“

(۱۲) سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ : سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے فرمان جاری کیا کہ ”جمعہ کے دن علم کی اشاعت کرو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کی کثرت کرو۔“ (قول البدیع - سعادة الدارين)

(۱۳) سیدنا وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ : سیدنا وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔“ (سعادة الدارين)

(۱۴) سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ : سید الشہداء حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ شہید دشت کربلا کے نور نظر سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا فرمان یہیہ ”اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کثرت سے پڑھنا اہل سنت و جماعت کی علامت ہے۔“  
(سعادة الدارين)

(۱۵) سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ : سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے ”جب جمعرات کا دن آتا ہے تو عصر کے وقت حق تعالیٰ آسمان سے فرشتے زمین پر نازل فرماتا ہے جن کے پاس چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ جمعرات کی عصر سے لے کر جمعہ کے دن غروب آفتاب تک ان فرشتوں کا قیام زمین پر رہتا ہے۔ اسی دوران وہ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے والوں کا درود شریف لکھتے رہتے ہیں۔“  
(قول البدیع - سعادة الدارين)

(۱۶) سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ : سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”میں اس چیز کو محبوب رکھتا ہوں کہ انسان ہر حال میں درود شریف کثرت سے پڑھے“ (سعادة الدارين)  
(۱۷) حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ : قطب ربانی محبوب سبحانی غوث اعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”اے ایمان والو! تم مسجدوں کو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کو لازم کر لو“ (فتح ربانی)

(۱۸) علامہ ابن نعمان علیہ الرحمہ : علامہ ابن نعمان علیہ الرحمہ کا قول ہے کہ ”اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا سب عملوں سے افضل ہے۔ اور اس سے انسان دنیا و آخرت میں کامیابیاں حاصل کر لیتا ہے۔“ (سعادة الدارين)

(۱۹) علامہ حلیمی علیہ الرحمہ : علامہ حلیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ”جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



کا ذکر مبارک جاری ہو تو ہم صلوٰۃ و سلام پڑھیں۔ نیز فرمایا کہ فرشتے حالانکہ شریعت مطہرہ کے پابند نہیں ہیں پھر بھی وہ درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں لہذا ہم ان فرشتوں سے زیادہ مستحق اور اولیٰ ہیں کہ درود شریف پڑھ کر قرب حق حاصل کریں۔“

(سعادة الدارين)

(۲۰) حضرت امام خواجہ حسن بصری قدس سرہ: خواجہ حسن بصری قدس سرہ فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہتا ہو کہ اسے حوض نکر ثر سے بھر کر جام پلائے جائیں تو وہ یوں درود پاک پڑھا کرے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلَ بَيْتِهٖ وَاَصْحَابِ رِجَالِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَاَعْلِيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ“ (نزهة المجالس)

(ترجمہ: اے اللہ! حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرالی رشتہ داروں پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انصار اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فدا یوں پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والوں پر اور ان سب کے ساتھ ہم تمام پر درود بھیج اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے!)

(۲۱) امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ: راس المفسرین امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ”فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ روح انسانی جو فطری طور پر ضعیف ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تجلیات قبول کرنے کی صلاحیت پیدا کر لے۔ جس طرح سورج کی کرنیں مکان کے روشن دان سے اندر جھانکتی ہیں تو اس مکان کے درودیوار روشن نہیں ہوتے لیکن اگر اس مکان کے اندر پانی کا طشت یا آئینہ رکھ دیا جائے اور آفتاب کی

کر نہیں اس پر پڑیں تو اس کے عکس سے مکان کی چھت اور درود یوار چمک اٹھتے ہیں۔ یوں ہی امت کی روحیں اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے ظلمت کدہ میں پڑی ہوئی ہیں۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح انور سے نکلنے والی سورج سے بھی روشن تر نورانی کرنوں سے روشنی حاصل کر کے اپنے باطن کو چمکالیتی ہیں اور یہ فائدہ درود شریف سے ہوتا ہے“ (معارج النبوة)

(۲۲) امام شعرانی قدس سرہ: امام شعرانی قدس سرہ نے درود شریف کی کثرت کی کم سے کم مقدار کے متعلق فرمایا کہ ”بعض علماء کا قول ہے کہ یہ تعداد سات سو (۷۰۰) بار دن میں اور سات سو (۷۰۰) بار رات میں روزانہ ہے اور بعض علماء نے کہا کہ کثرت کی کم سے کم مقدار تین سو پچاس (۳۵۰) بار دن میں اور تین سو پچاس (۳۵۰) بار رات میں روزانہ ہے۔“

(۲۳) علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ: تفسیر روح البیان کے نامور مصنف و مفسر علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ”بقول بزرگان دین توبہ کرنے والے کو چاہئے کہ وہ توبہ کے وقت عاجزی کرے اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے کیوں کہ آپ ہر نبی اور ہر ولی کے شفیع ہیں اسی لئے حضرت آدم علیہ السلام نے وقت توبہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اسکے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پیش فرمایا تھا۔“ (روح البیان)

(۲۴) ملاً معین کاشفی علیہ الرحمہ: ملاً معین کاشفی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ غنی اور غیر محتاج ہونے کے باوجود اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج رہا ہے۔ لہذا مومنین کے لئے زیادہ درود شریف پڑھنا ضروری ہے کیوں کہ وہ محتاج بھی ہیں اور بے نیاز بھی نہیں ہیں۔“ (معارج النبوة)

(۲۵) علامہ فاسی علیہ الرحمہ: مطالع المسرات میں علامہ فاسی علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لئے درود شریف کو اپنی رضا اور اپنے قرب حاصل کرنے کا سبب بنایا

ہے۔ لہذا جو شخص جتنا درود شریف زیادہ پڑھے گا اتنا ہی وہ رضا و قرب الہی کا زیادہ حق دار ہو گا۔ اسکے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اور وہ پاکیزہ سیرت اور روشن دل ہو جائے گا۔“ (مطالع السرات)

(۲۶) مولانا ابوللیث سمرقندی علیہ الرحمہ: نامور فقیہ علامہ ابوللیث سمرقندی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ”درود شریف میں شفاعت کی نوید ہے۔ اس میں بخشش ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے پر رحمتیں ہیں۔“ (نبیہ العالین)

(۲۷) شیخ علی خواص قدس سرہ: شیخ علی خواص قدس سرہ نے فرمایا کہ ”جس کسی کو کوئی حاجت پیش ہو تو وہ ایک ہزار مرتبہ پوری توجہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حاجت پوری ہوگی“ (حبہ اللہ علی العالمین)

(۲۸) شیخ شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ: شیخ شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ ”اخبار الاخیار“ کے ختم پر یہ دعا لکھتے ہیں کہ ”اے اللہ! میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو کہ تیری بارگاہ کے لائق ہو۔ میرے سارے اعمال میں کوتاہیاں اور نیت کی خرابیاں ہیں۔ سوائے ایک عمل کے اور وہ ہے تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں کھڑے ہو کر نہایت انکسار، عاجزی اور محتاجی کے ساتھ درود شریف و سلام کا تحفہ حاضر کرنا۔ مجھے سچا یقین ہے کہ یہی (درود شریف و سلام والا) عمل تیری بارگاہ میں قبول ہو گا۔ اس عمل کے رد یا انکار ہو جانے کا ہر گز ہر گز کوئی راستہ نہیں ہے۔“ (اخبار الاخیار)

(۲۹) علامہ صادی علیہ الرحمہ: علامہ صادی علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں کہ ”درود شریف انسان کو شیخ (مرشد) کے بغیر اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے۔ کیوں کہ باقی اذکار میں شیطان دخل ڈال کر تاہے اس لئے مرشد کے بغیر چارہ نہیں لیکن درود شریف میں مرشد خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ لہذا شیطان اس عمل میں دخل نہیں ڈال سکتا۔“ (سعادة الدارین)

(۳۰) امام سخاوی علیہ الرحمہ: حافظ امام شمس الدین سخاوی علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ ”ایمان کے راستوں میں سے سب سے بڑا راستہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف

پڑھنا ہے۔ محبت کے ساتھ اداۓ حق کی خاطر، تعظیم و توقیر کے لئے درود شریف پڑھنے پر ہمیشہ پابندی کرنا یہ اداۓ شکر ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تو شکر ادا کرنا واجب ہے کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پر بڑے بڑے انعام ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی دوزخ سے ہماری نجات کا اور ہمارے جنت میں جانے کا ذریعہ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہمارے معمولی معمولی کاموں میں عظیم کامیابی حاصل کرنے کا اور ہمارے شاندار اور بلند مراتب حاصل کرنے کا وسیلہ بھی ہیں۔“ (سعادت الدارین)

(۳۱) علامہ عراقی علیہ الرحمہ : علامہ عراقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ”اے میرے عزیز! تو اس ذات پاک پر درود شریف پڑھنے کی کثرت کر جو سارے سرداروں کے سردار ہیں اور وہ سعادتوں کی کان ہیں کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات پر درود شریف پڑھنا خوشیوں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ نیز نفیس ترین رحمتوں کے حاصل کرنے کا اور ہر نقصان پہنچانے والی چیز سے بچنے کا ذریعہ ہے“ (سعادت الدارین)

(۳۲) علامہ اقلیشی علیہ الرحمہ : علامہ اقلیشی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ”شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات پر درود شریف پڑھنا وہ تجارت ہے جس میں نقصان نہیں۔ اے میرے عزیز! تو درود شریف سے مضبوطی کے ساتھ واسطہ ہو جا کہ اس کی برکت سے تیرے عمل پاکیزہ ہوں گے۔ اور تیری بڑی امیدیں بر آئیں گی اور قیامت کے دشوار ترین دن کی وحشتوں سے تو امن میں رہیگا۔“ (القول البدیع، سعادت الدارین)

(۳۳) ابو العباس تیمانی علیہ الرحمہ : ابو العباس تیمانی علیہ الرحمہ کا قول ہے کہ ”رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا ہر بھلائی کی کنجی ہے یعنی غیوب و معارف کی کنجی اور انوار و سرار حاصل کرنے کی کنجی ہے۔ لہذا جو شخص اس سے الگ ہو کر کٹ گیا تو اس کو حق تعالیٰ کے قرب سے کچھ حصہ نہیں ملے گا۔“ (سعادت الدارین)

(۳۴) شاہ عبد الرحیم علیہ الرحمہ : مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے والد ماجد

مولانا شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ”ہم نے جو کچھ بھی پایا (یعنی دنیا و دین کی نعمتیں) وہ سب کا سب درود شریف کی برکت سے پایا۔“ (قول الجلیل)

(۳۵) مولانا توکل شاہ علیہ الرحمہ : مولانا توکل شاہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ”بلائیں جب نازل ہوتی ہیں تو گھروں کا رخ کرتی ہیں مگر جب وہ درود شریف پڑھنے والے کے گھر کی طرف آتی ہیں تو درود شریف پڑھنے والے کے خادم فرشتے ان بلاؤں کو اس گھر میں آنے نہیں دیتے بلکہ ان بلاؤں کو پڑوسیوں کے گھروں سے بھی دور بھگا دیتے ہیں۔“ (ذکر خیر)

(۳۶) شیخ عبدالعزیز تقی الدین علیہ الرحمہ : شیخ عبدالعزیز تقی الدین علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ ”ساری نفل عبادتوں سے افضل درود شریف ہے۔“ (زہدہ الناظرین)

(۳۷) خواجہ عطاء اللہ علیہ الرحمہ : خواجہ عطاء اللہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ”جو شخص نماز و روزہ (نفل) نہیں ادا کر سکتا اس کو چاہئے کہ وہ کثرت سے ذکر الہی کرے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھے کیوں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ دس درود بھیجتا ہے۔ تو اس کا یہ ایک بار کا درود شریف اس کی عمر بھر کی ساری نیکیوں سے وزنی ہو گا۔ اے عزیز! تو درود شریف پڑھے تو گا اپنی وسعت کے مطابق اور اللہ جل شانہ تجھ پر رحمت بھیجے گا اپنی شان ربوبیت کے مطابق جس کا اندازہ بھلا کون کر سکتا ہے۔“ (سعادۃ الدین)

(۳۸) شیخ عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمہ : شیخ عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمہ کا قول ہے کہ ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر ایک شخص کی جانب سے درود شریف قطعی طور پر قبول ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا تمام اعمال سے افضل ہے۔ اور یہ ان فرشتوں کا ذکر ہے جو جنت کے اطراف رہتے ہیں۔“ (کتاب البرز)

(۳۹) شیخ احمد روادی علیہ الرحمہ : شیخ نور الدین شعرانی کا روزانہ وظیفہ دس ہزار (مرتبہ درود شریف) تھا اور شیخ احمد روادی علیہ الرحمہ روزانہ چالیس ہزار بار درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ ایک بار انہوں نے

فرمایا کہ ”ہمارا طریقہ ہے کہ ہم نہایت کثرت سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں۔ یہاں تک کہ بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ بیٹھتے ہیں اور ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صحابہ کی مانند ہم نشین ہوتے اور آپ سے اپنے دین کے متعلق پوچھتے ہیں اور ان احادیث کے متعلق جنہیں حفاظ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے وہ ہمارے پاس ہوتی ہیں اور ان کے بارے میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق عمل کرتے ہیں۔“ (افضل الصلوٰۃ) ۴۰) ابو سلیمان دارانی علیہ الرحمہ : ابو سلیمان دارانی علیہ الرحمہ فرمایا کہ ”جو شخص اللہ سے اپنی حاجت چاہے اسے چاہئے کہ اس کا آغاز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف سے کرے پھر اپنی حاجت طلب کرے اور دعا کو درود شریف پر ہی ختم کرے کیوں کہ رب کریم سے یہ توقع ہر گز نہیں کی جاسکتی کی اول و آخر کے دونوں درود تو قبول کرے اور جو کچھ دعا ان دونوں کے درمیان ہے اسے لوٹا دے۔“ (افضل الصلوٰۃ)

۴۱) علامہ ابن حجر علیہ الرحمہ : علامہ ابن حجر علیہ الرحمہ اپنی تصنیف ”مکتاب الزواجر عن اقتراف الكبائر“ میں رقمطراز ہیں کہ ”کبیرہ گناہوں کا شمار ساٹھ (۶۰) ہے اور ان تمام کبائر کے درمیان سب سے زیادہ شدید کبیرہ گناہ اگر ہے تو یہی ہے کہ حضور نبی الامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام سن کر درود شریف نہ پڑھا جائے۔“ (الزواجر)

۴۲) حضرت مقاتل رضی اللہ عنہ : حضرت مقاتل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے عرش کے نیچے ایک فرشتہ پیدا کر رکھا ہے جس کے بالوں کی لٹیں عرش کو لپیٹ لیتی ہیں اور اس کے ہر بال پر ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ لکھا ہے جب دنیا میں کوئی بندہ نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجتا ہے تو اس فرشتہ کا ہر بال اور ہر رواں درود شریف پڑھنے والے کے لئے مغفرت کی درخواست کرتا ہے۔“ (فضائل درود شریف)

# چوتھا باب

## فضائل درود شریف واقعات کی روشنی میں

۱) گدھا جیسا چہرہ بدل کر نورانی ہو گیا: حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت فرماتے ہیں کہ میں حج کیلئے حرم شریف میں پہنچا جہاں میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کا ورد ہر جگہ کرتا جا رہا ہے، حرم پاک میں، طواف کعبہ میں، سعی صفا و مروہ میں، عرفات میں منیٰ و مزدلفہ میں غرض ہر مقام پر وہ صلوٰۃ رسول میں مشغول ہے۔ میں نے اس شخص سے پوچھا کہ ”اے دوست! ہر مقام کے لئے الگ الگ مقال ہے۔ کیا بات ہے کہ تم نہ تلبیہ کہتے ہو اور نہ کسی مقام پر دعا پڑھتے ہو اور نہ کسی جگہ نماز ادا کرتے ہو“ سوائے اس کے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود ہی درود پڑھتے جا رہے ہو؟“ اس شخص نے جواب دیا کہ ”میں ایک واقعہ کے سبب سے اسی ایک کام میں مصروف ہوں“ اس واقعہ کے بارے میں میرے پوچھنے پر اس نے کہا کہ ”میں خراسان سے اپنے عمر رسیدہ والد کے ہمراہ حج کے لئے روانہ ہوا۔ جب ہم کو فہ پہنچے تو میرے والد ماجد کی طبیعت اس قدر رجو گئی کہ رات کو انتقال فرما گئے۔ میں نے ان کے چہرے کو ایک چادر سے ڈھانک دیا۔ بعد میں جب میں نے چادر ہٹائی تو دیکھا کہ والد کی صورت گدھے کی صورت میں بدل گئی ہے۔ میں بہت پریشان اور نادام تھا کہ میری آنکھ لگ گئی۔ خواب میں یکایک ایک حسین و دلکش بزرگ تشریف لائے جن کے چہرہ پر نقاب تھا۔ اپنے چہرہ سے نقاب ہٹا کر انہوں نے میرے غم کے بارے میں دریافت کیا۔ مجھ سے واقعہ کی تفصیل سننے

کے بعد وہ نورانی چہرہ و لباس والے بزرگ میرے والد کے پاس آئے اور چادر کے اوپر سے منہ پر ہاتھ پھیر دیا جس کے ساتھ ہی میرے والد کا چہرہ بے حد خوبصورت اور چمکیلا بن گیا۔ میں نے دوڑ کر چودھویں کے چاند کی طرح خوب صورت چہرہ والے بزرگ سے پوچھا کہ ”آپ کون ہیں؟“ جواب ملا میں محمد مصطفیٰ ہوں۔“ حالت بیقراری میں ان کی چادر مبارک کے دامن کو مضبوطی سے تھام کر سوال کیا کہ خدا کی قسم، آپ مہربانی فرما کر مجھے اس معاملہ سے مطلع فرمائیے تو حضور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”تیرا باپ سود خور تھا اور خدائے پاک کا حکم ہے کہ جو سود کھاتا ہے، موت کے بعد اس کی صورت دنیا میں یا آخرت میں گدھے کی صورت بن جائے گی۔ تمہارے والد کے حق میں بھی یہی ہوا لیکن تمہارے والد ہر رات آرام کرنے سے پہلے مجھ پر سو (۱۰۰) بار (بعض کتب میں ۳۰۰) بار درود شریف پڑھنے کے عادی تھے ان کی موت کے بعد امت کے اعمال میرے سامنے پیش کرنے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ نے مجھے اس کی خبر دی تو میں نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کی کہ رب العالمین مجھ پر درود شریف بھیجنے والے کو دنیا میں اس بری حالت سے ذلیل نہ فرما۔ خدائے ستارہ و غفار نے میری بات رکھ لی اور تم نے دیکھ لیا کہ تمہارے والد کا چہرہ پہلے سے زیادہ حسین و منور ہو گیا ہے۔“ لہذا ثابت ہوتا ہے کہ موت کے بعد ذات دنیوی و اخروی سے نجات کا باعث بخیرت درود شریف سے بڑھ کر کوئی دوسرا مفید اور افضل عمل نہیں ہے۔

(سعادت الدارین۔ رونق المجالس۔ محبوب القلوب۔ خیر الموائس)

(۲) فاسق و فاجر کی مغفرت : حضرت شیخ خویئی علیہ الرحمہ، حضرت عبد اللہ علیہ الرحمہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم ایک ایسے شخص سے واقف تھے جو بادشاہ وقت کا خدمت گار تھا لیکن فسق و فجور میں مبتلا رہتا تھا۔ اس کی وفات کے بعد ایک رات میں نے خواب میں اسکو اس حالت میں دیکھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں اس کا ہاتھ ہے۔ میں نے عرض کی



یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ تو فاسقوں میں سے تھا تو حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”یہ شخص گو گناہوں میں مبتلا تھا لیکن ہر رات آرام کے لئے اپنے بستر پر آتے ہی مجھ پر ایک ہزار بار درود شریف بھیجا کرتا تھا۔ صرف مجھ پر کثرتِ صلوٰۃ کے وسیلہ سے اس کو یہ مرتبہ نصیب ہوا ہے۔ میں نے بارگاہ الہی میں اس کی شفاعت کر دی اور باری تعالیٰ نے اس کو آزاد کر دیا۔ کیوں کہ مجھ پر بھیجے گئے درود گناہوں کو اس طرح تباہ کر دیتے ہیں جس طرح آگ لکڑی کو یا ٹھنڈا پانی آگ کو فنا کر دیتے ہیں۔“ (در الناصحین)

۳۔ اسی قسم کا ایک واقعہ حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے کہ آپ نے اپنے ایک پڑوسی کو زندگی میں حالت خواب میں دیکھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا ہاتھ اپنے دست مقدس میں لیے ہوئے اسکی اللہ تعالیٰ سے شفاعت فرما رہے ہیں کیونکہ وہ روزانہ ایک ہزار بار درود شریف سونے سے پہلے پڑھا کرتا تھا۔ اس پڑوسی نے صبح میں شیخ عبد الواحد رضی اللہ عنہ کے پاس آکر توبہ کر لی کہ سرکار نے خواب میں ایسی ہی ہدایت فرمائی ہے۔ (سعادة الدارين)

(۴) عذابِ قبر دفع، نوری تاج عطا: حافظ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت امام حسن بصری علیہ الرحمہ سے درخواست کی کہ ”یا شیخ میری ایک بیٹی گزر چکی ہے اسکو خواب میں دیکھنا چاہتی ہو۔“ آپ نے فرمایا ”بعد نمازِ عشاء چار رکعت نماز اس طرح ادا کرو کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ تکاثر (یعنی اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ) ایک ایک بار پڑھو۔ پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر نیند آنے تک سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتی جاؤ۔“

عورت حکمِ جلالی اور خواب میں بیٹی کو دیکھ لیا مگر اس کو اس عذاب میں مبتلا پایا کہ گندھک کے لباس میں ملبوس ہے، دونوں ہاتھ جکڑے ہوئے ہیں اور دونوں پاؤں میں زنجیریں پڑی ہوئی ہیں۔ حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور خواب میں دیکھی

ہوئی سب کیفیت بیان کر دی آپ نے فرمایا کہ ”راہ خدا میں حسب طاقت صدقات و خیرات کرو بہت ممکن ہے کہ ارحم الراحمین اس کو عذاب سے چھٹکارا عطا فرمادے۔“

رات میں حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ نے خواب میں دیکھا کہ باغ جنت ہے جہاں ایک حسین و جمیل دو شیرہ کرسی پر بیٹھی ہوئی ہے جس کے سر پر تاج ہے۔ اس لڑکی نے پوچھا اے شیخ بصری ! کیا آپ نے مجھے پہچانا۔ جواب ملا ”نہیں“ تو اس لڑکی نے کہا ”میں اس عورت کی بیٹی ہوں جس کو آپ نے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے سو جانے کا حکم فرمایا تھا“ آپ نے فرمایا کہ تمھاری ماں نے تو تیری کچھ اور ہی حالت بیان کی تھی۔ لڑکی بولی کہ ”میری والدہ نے جو کچھ حالت بتائی تھی وہ صحیح تھی بلکہ ہم جملہ ستر ہزار افراد اپنی قبروں میں عذاب الہی سے دوچار تھے کہ اچانک ایک خدا رسیدہ بزرگ نے ہمارے قبرستان سے گذرتے ہوئے درود شریف پڑھ کر ہمارے لئے ایصال ثواب کیا۔ جسے اللہ جل شانہ نے قبول فرما کر ہم سب کو اس نیک شخص کے درود شریف کے طفیل بخش دیا۔ اس میں سے مجھے جتنا حصہ نصیب ہوا اس کا تو آپ خود مشاہدہ فرما رہے ہیں۔

(امام قرطبی کی کتاب التذکرہ۔ قول البدیع۔ سعادت الدارین۔ زمزمہ الجالس)

(۵) یوسہ نبوی سے آٹھ دن تک رخسار میں خوشبو : حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں کہ ایک صالح بزرگ حضرت محمد بن سعد بن مطرف فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پر لازم کر لیا تھا کہ ”ہر رات سونے سے پہلے اتنی مقررہ تعداد میں درود شریف پڑھ کر سویا کروں گا“ جس پر روزانہ پابندی کیا کرتا تھا۔ ایک دن میں اپنے گھر کے حصہ میں درود شریف پڑھ کر بیٹھا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی۔ اتفاق سے میری بیوی اسی جگہ سوئی ہوئی تھی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ خواب میں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کے اسی حصہ میں دروازے سے اندر تشریف لے آئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور جمال سے سارا گھر

جگمگاٹھا ہے۔ اس کے بعد محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے کہ ”اے میرے پیارے امتی! جس منہ سے تو مجھ پر درود شریف پڑھا کرتا ہے میرے سامنے لے آ“ تاکہ میں اس کو بوسہ دوں۔“ محمد بن سعد علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ گو مجھے اپنا منہ پیش کرنے میں شرم محسوس ہوئی لیکن میں نے تعمیل حکم میں اپنا رخسار سامنے پیش کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے رخسار کا بوسہ لیا۔ جب میں بیدار ہوا تو پورے گھر کو مشک کی خوشبو سے معطر پایا۔ اس خوشبو کی محک کی وجہ سے میری بیوی بھی بیدار ہو گئی اور ہم کیا دیکھتے ہیں کہ سارا گھر خوشبو سے محک رہا ہے بلکہ میرے رخسار سے آٹھ دن تک خوشبو آتی رہی۔

(جذب القلوب۔ قول البدیع۔ سعادة الدارین)

(۶) ڈول رسی کے بغیر کنویں کا پانی اوپر آگیا: حضرت امام محمد بن سلیمان جزولی علیہ الرحمہ کا سیاحت کے دوران شرفاس کے ایک دیہات میں گزر ہوا۔ نماز ظہر کا وقت قریب الحتم تھا۔ وضو کے لئے پانی کی بہت تلاش کے بعد آپ ایک کنویں تک پہنچے لیکن وہاں رسی ڈول دستیاب نہ ہو سکا۔ قریب ہی موجود مکان کی کھڑکی سے ایک آٹھ یا نو سالہ لڑکی جو پانی کے لئے آپ کی بے چینی کا حال اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی وہ باہر نکل آئی اور آپ کی مشکل حل کرنے کی خاطر کچھ پڑھ کر اس نے اپنا لعبہ دہن اس کنویں میں ڈال دیا جسکے ساتھ ہی پانی جوش مارتے ہوئے اوپر تک آپہنچا اور چاروں طرف بہنے لگا۔ آپ نے وضو کیا اور نماز ظہر سے فارغ ہونے کے بعد اسی لڑکی کے گھر جا پہنچے، دستک دی اور لڑکی سے یوں ہمکلام ہوئے۔ ”پیاری بیٹی! تجھے خدا کی قسم ہے جس نے تجھ کو پیدا کر کے یہ ہدایت دی۔ میں تجھے خدا کا تمام نبیوں کا اور محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دیتا ہوں جن کی شفاعت کی تو امیدوار ہے۔ یہ بتادے کہ تجھے یہ درجہ کس طرح حاصل ہوا۔“ لڑکی نے جواب دیا اگر آپ اس قدر بڑی قسم نہ دلاتے تو میں ہر گز نہ بتاتی۔ یہ سب دراصل ایک درود شریف کی تاثیر ہے۔ آپ مختلف درودوں کو

یکجا کریں اور میرے پاس لے آئیں، اگر یہ درود شریف اس میں شامل رہا تو اس کی نشاندہی کروں گی۔ چنانچہ اس لڑکی کی خواہش پر آپ اپنے وطن واپس ہوئے اور درود شریف کے مختلف صیغے جمع کرنے میں مصروف ہو گئے اور ایک سال کے بعد جا کر اسی لڑکی کو سب درود سنا ڈالے لیکن پتہ چلا کہ مطلوبہ وہ خاص درود شریف اس میں شامل نہیں ہے۔ آپ پھر اپنے گھر واپس ہوئے اور اسی طرح ہر سال درودوں کو جمع کرتے جاتے اور اس لڑکی کے دیہات پہنچ کر اسے سنایا کرتے تھے۔ آخر کار آٹھویں سال لڑکی نے نشاندہی کرتے ہوئے خوش خبری دی کہ ہاں وہ مبارک درود شریف یہی ہے جس کی تلاش و جستجو میں آپ ایک عرصہ سے سرگرداں تھے اور جس کا ورد کرتے کرتے میں اس مرتبہ پر پہنچی ہوں۔ آپ نے لڑکی سے اس درود شریف کے پڑھنے کی اجازت حاصل کی اور دل میں شوق پیدا ہوا کہ میں ایک ایسی کتاب ترتیب دوں جن میں میرے جمع کردہ سارے درودوں کے ساتھ وہ کنویں والا خصوصی درود شریف بھی شریک رہے جس کو ”درود بیری“ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے کیونکہ عربی میں کنویں کو ”بئر“ کہتے ہیں۔ درود شریف کے کئی خوب صورت صیغوں پر مشتمل شہرہ آفاق کتاب ”دلائل الخیرات“ آج دنیا کے کونے کونے میں پڑھی جاتی ہے۔ جس کے مولف حضرت محمد بن سلیمان جزولی علیہ الرحمہ بتاریخ ۱۶ / ربیع الاول ۸۷۰ھ عین نماز فجر ادا کرتے ہوئے سجدہ کی حالت میں واصل حق ہوئے۔ حالات متقاضی ہوئے تو تدفین کے کوئی (۷۷) برس بعد شاہ مراقب نے آپ کے جسد مبارک کو وہاں سے مراقب منتقل کیا۔ آپ کی قبر شریف کھولتے ہی سارے علاقہ خوشبو سے مہک اٹھا۔ جس وقت جسد اقدس قبر سے برآمد کیا گیا تو بالکل ایسا تروتازہ پایا گیا جیسے کہ ابھی دفن کیا گیا ہے۔ اس قدر طویل عرصہ کے بعد بھی آپ کے جسم کے کسی حصہ پر مٹی کا کوئی اثر نہیں تھا۔ آپ کی ریش مبارک اور سر کے بال ایسے ہی دکھائی دیتے تھے جیسے کہ اسی دن تراشے گئے ہوں۔ بعض لوگوں نے چہرہ انور پر اپنی

انگلی دبا کر اٹھائی تو خون بازو سرک کر پھر ویسا ہی اپنی جگہ آگیا جیسا کہ کسی زندہ آدمی میں واقع ہوتا ہے۔ مراقش کے مشہور قبرستان ”ریاض الفردوس“ میں واقع آپ کے مرقد سے آج بھی مشک کی خوشبو آتی ہے اور رات دن انوار ٹپکتے ہیں۔ (مطالعہ السرات۔ شرح زروق)

حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک عاشق صادق اور درود شریف بھیجنے والے شیدائی کی وفات کے بعد حیات کی یہ کیفیت ہے تو پھر جس ذات اقدس پر درود شریف بھیجا جاتا ہے اس ذات بابرکات کی حیات بعد وصال کا عالم کیا ہوگا؟

”محتاج کا جب یہ عالم ہے مختار کا عالم کیا ہوگا“

(۷) حضور کا معانقہ اور یوسہ : شیخ احمد بن ابی بکر علیہ الرحمہ، شیخ مجد الدین فیروز آبادی علیہ الرحمہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت اقلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک دن شبلی علیہ الرحمہ ابو بکر مجاہد علیہ الرحمہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے احتراماً کھڑے ہو کر شبلی علیہ الرحمہ سے نہ صرف معانقہ فرمایا بلکہ شبلی علیہ الرحمہ کی دونوں آنکھوں کے درمیان یوسہ دیا۔ اقلسی علیہ الرحمہ نے کہا ”یاسیدی! آپ یہ حرکت شبلی کے ساتھ کرتے ہیں۔ حالانکہ آپ اور بغداد کے تمام لوگ اس کو دیوانہ کہتے ہیں۔“

ابو بکر مجاہد علیہ الرحمہ نے جواب دیا کہ یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ رات میرے خواب میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے پھر اتنے میں شبلی بھی سامنے حاضر ہوئے جس کے ساتھ ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفس نفیس خود کھڑے ہو گئے اور ان کو سینے سے لگانے کے بعد ان کی آنکھوں کے پچ یوسہ لیا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ شبلی کو یوسہ دیتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ہاں وہ ہمیشہ بعد نماز اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتا ہے۔“

”لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ“ (توبہ-۱۳۸)

(ترجمہ: بے شک تمہارے پاس یہ کھس میں سے ایک رسول آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑھنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کی نہایت چاہنے والے ہیں۔ مومنوں پر نہایت مہربان اور رحم فرما ہیں) پھر اسکے بعد مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ (سعادة الدارين)

(۸) درود شریف پر کتاب لکھنے کا انعام: شیخ احمد بن ثابت مغربی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ”میں نے درود شریف کی جو برکات دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میرا ایک دوست فوت ہو گیا جسے میں نے خواب میں دیکھا تو اس سے اسکے احوال کے بارے میں دریافت کیا۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور اپنے فضل و کرم سے عزت و اکرام عطا فرمایا ہے۔

پھر میں پوچھا ”بھائی! کیا آپ پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں“ تو اس نے جواب دیا۔ ”اے بھائی! تجھے بھارت دیتا ہوں کہ حق تعالیٰ کے نزدیک تو صدیقوں سے ہے۔ میں نے پوچھا یہ سب کس وجہ سے ہے تو اس نے بتایا کہ اس وجہ سے کہ تو نے درود شریف کے متعلق کتاب لکھی ہے۔ (سعادة الدارين)

(۹) کتابت میں درود شریف کا لکھنا موجب مقبولیت: لکھنؤ میں ایک کاتب تھے انہوں نے ایک کاپی اپنے پاس رکھی تھی اور ان کی عادت تھی کہ صبح کے وقت جب وہ کتابت شروع کرتے تو پہلے اس کاپی پر درود شریف لکھ لیا کرتے پھر کتابت کا کام شروع کرتے۔ جب ان کا آخری وقت آپہنچا تو آخرت کی فکر غالب ہوئی۔ گھبرا کر کہنے لگے دیکھئے اب وہاں جا کر کیا ہوتا ہے؟ اتنے میں ایک مست مجذوب آپہنچے اور فرمانے لگے ”بھائیوں گھبراتے ہو وہ کاپی سرکار کے دربار میں پیش ہے اور اس پر ”صاد“ بن رہے ہیں۔“ یعنی وہی کاپی تمہارے لئے

نجات کا سامان ثابت ہو رہی ہے (سیرت النبی بعد از دصال النبی)

(۱۰) درود شریف لکھنے والے کا اعلیٰ مرتبہ: ابن عساکر اپنی تاریخ حفص بن عبد اللہ علیہ الرحمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو زرانہ علیہ الرحمہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ پہلے آسمان پر فرشتوں کے ساتھ نماز میں امامت کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ”یکھس یہ مرتبہ کیسے نصیب ہوا؟“ وہ کہنے لگے کہ ”میں نے اپنے ہاتھ سے ہزار ہا حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھی ہیں اور ہر حدیث لکھتے وقت ”قال رسول اللہ“ کے الفاظ کے بعد ”صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ تحریر کیا کرتا اسی سبب سے اللہ جل شانہ مجھ سے راضی اور میرے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے خوش ہوئے اور مجھے یہ درجہ فضیلت عطا فرمایا گیا ہے۔“ (جمع الجوامع)

(۱۱) مالی مشکل حل ہو گئی: جس رات کوئی بی رابعہ بصریہ علیہا الرحمہ پیدا ہوئیں تو والدین اتنے غریب تھے کہ گھر میں چراغ جلانے کے لئے تیل تک نہ تھا۔ والدہ نے اپنے شوہر سے کہا کہ فلاں پڑوسی کے پاس جا کر تھوڑا سا تیل لے آؤ تاکہ چراغ جلا سکیں۔ لیکن انہوں نے یہ عہد کر رکھا تھا کہ میں کسی شخص سے کچھ طلب نہ کروں گا۔ چنانچہ گھر سے باہر آئے اور پڑوسی کے دروازہ پر ہاتھ رکھ کر واپس آگئے اور اہلیہ سے کہ دیا کہ وہ دروازہ نہیں کھول رہے ہیں۔ اسی غم میں وہ درود شریف پڑھتے پڑھتے سو گئے مگر ان کی قسمت جاگ اٹھی یعنی حضرت رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں رونق افروز ہوئے جو ارشاد فرما رہے تھے: ”غمگین نہ ہو تیری بیٹی سیدہ ہے جو میری امت کے ستر ہزار افراد کی شفاعت کرے گی اور حکم دیا کہ امیر بصرہ عیسیٰ زروان کے پاس جاؤ اور کاغذ پر لکھ کر اس تک پہنچا دو کہ تو مجھ پر ہر رات سو (۱۰۰) بار اور جمعہ کی رات چار سو (۴۰۰) بار درود شریف بھیجتا تھا۔ کیا وجہ تھی کہ بچھلی جمعرات کو تو نے درود شریف نہیں پڑھا۔ اب اس کے بدلے چار سو دینار بطور کفارہ اس آدمی

کو ادا کر دے۔“ بیدار ہوئے تو وہ روتے ہوئے اٹھے اور یہ سب کچھ ایک کاغذ پر لکھ کر امیر بصرہ کے پاس دربان کے ذریعہ بھجوا دیا۔ خوشی اور احترام کے ملے جلے جذبات کے ساتھ امیر یہ کہتے ہوئے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغامبر کو میں اپنے پاس نہیں بلاؤں گا بلکہ میں خود جاؤں گا اور اپنی داڑھی سے اس کے در کی خاک روٹی کروں گا انھیں اپنے ساتھ دربار میں لے آیا۔ پہلے تو امیر نے دس ہزار درہم درویشوں میں بانٹنے کا حکم دیا۔ اس شکرانہ میں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یاد فرمایا۔ پھر اس نے حکم دیا کہ چار سو (۴۰۰) دینار فی فی ربیعہ کے والد کو دیئے جائیں۔ نیز ان سے یہ بھی کہا کہ خدا کی قسم جب کبھی آپ کو ضرورت ہو تو مجھ سے فرما دیا کریں۔ اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ جو لوگ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں درود شریف کا تحفہ بھیجتے ہیں آپ ان سے بخوبی واقف ہیں۔ (تذکرۃ الاولیاء)

۱۲) قرض کی ادائیگی کا غیبی انتظام : علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ ایک اللہ والے بزرگ تین ہزار دینار کے مقروض ہو گئے۔ وقت پر قرض ادا نہ کئے جانے کے باعث قرض دار نے قاضی شہر کے پاس عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ ناداری اور عاجزی کے اظہار پر قاضی نے ایک ماہ کی مہلت دیتے ہوئے قرض کی ادائیگی کا حکم صادر کیا۔ وہ اہل اللہ بزرگ عدالت سے سیدھے مسجد میں آئے اور نہایت عجز و انکسار کے ساتھ رب العالمین کے آگے رونے لگے اور مسلسل درود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ ستائیسویں رات خواب کی حالت میں انھیں غیب سے ایک نہ انسانی دی ”فکر مت کرو“ تمہارا قرض حق تعالیٰ ادا فرما دے گا۔ تم وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ اور اس سے کہہ دو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ آپ میرا تین ہزار دینار کا قرض ادا کر دیں۔“ خواب سے بیدار ہوئے تو دل میں خوشی و اطمینان محسوس کیا لیکن وہ دل ہی دل میں سوچتے لگے کہ اگر وزیر پوچھے کہ تمہارے خواب کے سچے ہونے کا کیا ثبوت ہے تو میں کیا جواب دوں گا۔ اسی فکر میں تھے کہ دوسری رات خواب میں



پھر زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہوئی تو وہی حکم صادر ہوا۔ خوشی خوشی بیدار تو ہوئے لیکن وہی خیال ستا تا رہا۔ بالآخر تیسری رات پھر خواب میں رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور وزیر کے پاس نہ جانے کی وجہ دریافت فرمائی اور پھر ہدایت فرمائی کہ بطور علامت یا ثبوت تم وزیر سے یہ کہہ دینا کہ ”اے وزیر! روزانہ بعد نماز فجر آفتاب طلوع ہونے تک کسی سے بات چیت کرنے سے قبل تو پابندی کے ساتھ پانچ ہزار بار درود شریف پڑھا کرتا ہے اور اس راز کو خداوند قدوس اور کراما کا تبیین کے سوا کوئی اور نہیں جانتا۔“ چنانچہ بیدار ہونے کے بعد صبح وزیر کے سامنے حاضر ہونے اور خواب بیان کرنے کی ہمت کر لی۔ اور خواب کی سچائی کا ثبوت بھی ظاہر کر دیا۔ وزیر خوش ہوا اور قرض ادا کرنے کے لئے تین ہزار دینار لا کر دیا۔ اس کے علاوہ ان کے اہل و عیال کے نفقہ کے لئے علیحدہ تین ہزار دینار پیش کیا۔ پھر مزید قسم لے لی کہ آئندہ کوئی ضرورت پیش آئے تو ضرور اطلاع کریں۔

خدا رسیدہ بزرگ نے قرض ادا کرنے کے لئے عدالت میں تین ہزار دینار قاضی کے سامنے رکھ دیئے اور سارا واقعہ سنادیا۔ قرض خواہ تو حیرت زدہ ہو گیا۔ مگر قاضی عدالت نے کہا کہ جب یہ بات ہے تو اس قرض کو میں ادا کروں گا۔ اس پر قرض وصول کرنے والا بول اٹھا کہ اس سعادت و کرامت کا سب سے زیادہ حقدار تو میں ہی ہوں۔ لہذا میں نے اس قرض کو اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر معاف کر دیا ہے۔ قاضی کہنے لگا کہ جو رقم میں نے اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نکالی تھی واپس نہیں لوں گا۔ اس طرح وہ قرض دار، قاضی کے تین ہزار دینار اور وزیر کے نو ہزار دینار جملہ بارہ ہزار دینار لے کر عدالت سے باہر آیا۔ اور قرض بھی معاف ہو گیا۔ پھر بارگاہ ایزدی میں شکر گزار ہو کر راہ خدا میں صدقہ بھی ادا کیا۔ (جمع الجوامع۔ جذب القلوب)

(۱۳) ایک شخص پر (۵۰۰) درہم قرض تھا مگر قرض ادا کرنے کے موقف میں نہیں تھا۔

اس کو خواب میں زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہوئی تو اس نے اپنی پریشانی بیان کی۔ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم ابو الحسن کیسائی کے پاس جاؤ اور میری طرف سے اسے کہو کہ وہ مجھس پانچ سو درہم دے۔ وہ نیشاپور میں ایک سخی مرد ہے۔ ہر سال دس ہزار غریبوں کو کپڑے تقسیم کرتا ہے اور اگر وہ تجھ سے کوئی نشانی طلب کرے تو کہہ دینا کہ تو ہر روز دربار رسالت میں سو بار درود شریف کا تحفہ پیش کرتا ہے۔ مگر کل تجھ سے درود شریف نانا ہو گیا تو نے نہیں پڑھا۔

وہ شخص بیدار ہوا اور نیشاپور پہنچ کر ابو الحسن کیسائی سے اپنا سارا حال زار بیان کر دیا اور طلب کرنے پر نشانی بھی بتادی۔ ابو الحسن نے سنتے ہی فوراً سجدہ شکر ادا کیا اور کہا کہ اے بھائی ! یہ تو میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک راز تھا۔ کوئی دوسرا اس راز سے واقف نہ تھا۔ واقعی کل میں درود پاک پڑھنے سے محروم رہا۔ پھر ابو الحسن کیسائی نے دو ہزار پانچ سو درہم دیتے ہوئے کہا کہ اے بھائی ! اس رقم میں سے ایک ہزار درہم تو میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے مجھے یاد فرمانے کی خوشی اور آپ کے بغارت سنانے کا شکرانہ ہے۔ اور ایک ہزار درہم آپ کے یہاں تشریف لانے کا بطور شکرانہ ہدیہ ہے اور باقی پانچ سو درہم تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل میں حاضر ہیں۔ آخر میں کہنے لگا کہ آئندہ آپ کو جب کبھی کوئی ضرورت پیش آئے تو میرے پاس ضرور تشریف لایا کریں۔ (معارج النبوۃ)

۱۴۔ قرض دار کے ضامن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بغداد کا ایک تاجر بڑا دولت مند تھا جس کے کاروبار خشکی اور سمندر کے ذریعہ تکمیل پاتے لیکن اتفاق سے گردش کے دن آگئے قرضے سر پر چڑھ گئے۔ ایک قرض خواہ نے اسے عدالت میں قاضی کے سامنے پیش کر دیا۔ قاضی کے پوچھنے پر قرضدار نے معذرت پیش کی کہ اس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں قرض ادا کر سکوں قاضی نے مطالبہ کیا کہ قرض ادا کرو یا پھر ضمانت پیش کرو۔

ورنہ جیل خانہ جاؤ۔ کوئی شخص بھی اس کی ضمانت دینے تیار نہ ہوا۔ آخر کار قرضدار نے نہایت عاجزی اور سماجت سے کہا کہ اللہ کے نام پر آج رات مجھے بچوں میں گزارنے کی مہلت دی جائے۔ کل میں خود حاضر ہو جاؤں گا۔ اور مجھے بے شک جیل بھیج دینا۔ اس کیلئے بھی جب ضمانت مانگی گئی تو مقروض شخص نے کہا کہ میرے ضامن مدینہ کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ مقروض گھر آگیا مگر نہایت فکر مند اور غم زدہ تھا۔ جسے دیکھ کر اس کی بیوی نے سبب پوچھا تو شوہر نے سارا ماجرا اسنادیا۔ بیوی بڑی خوش عقیدہ عورت تھی جو تسلی دیتے ہوئے کہنے لگی۔ ”اب پھر آپ غم و فکر کیوں کرتے ہو“ جسکے ضامن رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں وہ بھلا کیوں مغموم و پریشان ہو۔“ شوہر کی کچھ ڈھارس بندھ گئی۔ رات کو درود شریف پڑھتے پڑھتے وہ تو سو گیا مگر اس کی قسمت جاگ اٹھی کہ خواب میں امت کے غم گسار رحمت والے سرکار جلوہ گر ہوئے اور فرمایا کہ تم صبح صادق بادشاہ کے وزیر کے پاس جانا اور اس سے کہنا کہ یہ مکھس اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام فرمایا ہے۔ اور حلم دیا ہے کہ میری طرف سے پانچ سو (۵۰۰) دینار قرضہ ادا کر دو۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ اے وزیر! تم محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر رات (۱۰۰۰) مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے ہیں۔ لیکن گزشتہ رات تم غلطی سے اس شک میں پڑ گئے کہ پورا ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا گیا ہے یا نہیں حالانکہ وہ تعداد پوری ہو گئی تھی۔

وہ قرض دار شخص بیدار ہوا تو خوشی سے پھولا نہیں سماتا تھا۔ بعد نماز فجر وزیر کے محل پر پہنچا تو اس نے پوچھا کہ ”تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟“ قرض دار شخص نے جواب دیا۔ ”میں آیا نہیں ہوں بلکہ بھیجا گیا ہوں۔“ جب وزیر نے استفسار کیا ”کس نے مکھس بھیجا ہے؟“ تو جواب دیا کہ ”سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ میرا پانچ سو (۵۰۰) دینار کا قرضہ ادا کر دیں۔“ وزیر کی جانب سے اسکا ثبوت دریافت کرنے پر انہوں

نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ارشاد کردہ ہدایت تفصیل سے بیان کر دی۔

وزیر یہ سنتے ہی بے ساختہ اس شخص کو اپنے مکان کے اندر لے گیا اور بہترین جگہ بٹھا کر عرض کی۔ ”ایک بار پھر مجھے میرے آقا کا پیغام سنا دیجئے۔“ وزیر یہ سن کر باغ باغ ہو گیا اور اس قرضدار شخص کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا کہ تم رحمت دو عالم امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کر کے آئے ہو۔

پھر وزیر صاحب نے اس کو پانچ سو (۵۰۰) دینار دیئے کہ یہ آپ کے گھر والوں کیلئے ہیں پانچ سو دینار علیحدہ دئے کہ یہ آپ کے بچوں کیلئے مختص ہیں۔ مزید پانچ سو دینار اس خوشخبری سنانے کے لئے دیئے اور پھر پانچ سو دینار یہ سچا خواب سنانے کے بدلے میں دیئے۔ قرض دار خوشی خوشی عدالت پہنچا تا کہ قرضہ ادا کر دے۔ اسے دیکھتے ہی قاضی صاحب اٹھ کھڑے ہوئے۔ قاضی صاحب نے اس مقروض کو مودبانہ سلام پیش کیا اور کہا کہ رات مدینہ کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور مجھے حکم دے گئے ہیں کہ اس مقروض کا قرضہ ادا کر دوں۔ ادھر قرض خواہ نے کہا کہ ”میں نے اس کا قرضہ معاف کیا اور پانچ سو دینار اس کو بطور نذرانہ پیش کرتا ہوں کیوں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بھی یوں ہی حکم دیا ہے۔“ بہر حال وہ شخص خوشی خوشی گھر واپس آ گیا جبکہ اس کے پاس تین ہزار (۳۰۰۰) دینار موجود تھے اور اس کا قرض معاف بھی ہو چکا تھا۔ (سعادة الدارين)

۱۵۔ قرض کی ادائیگی اور ساٹھ ہزار درود شریف کا نسخہ: ایک شخص سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمہ کے پاس آیا اور کہا کہ مدت سے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کا آرزو مند تھا تا کہ اپنا حال دل بیان کروں۔ خوش قسمتی سے ایک رات زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر ایک ہزار دینار قرض ہے

مگر قرض ادا کرنے کے موقف میں نہیں ہوں۔ ڈرتا ہوں کہ موت آجائے اور قرض کا بار میری گردن پر یوں ہی رہ جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: محمود کے پاس جا اور ہزار دینار اس سے لے لے اور وہ نشانِ پوچھے تو کہہ دینا کہ اول شب سونے کے وقت تم تیس ہزار مرتبہ اور آخر شب جاگنے کے وقت تیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے ہو۔ یہ خواب سنتے ہی سلطان رونے لگا اور اس کا ہزار دینار قرض ادا کر دیا۔ نیز مزید ایک ہزار دینار بھی اس کو پیش کئے۔ ارکانِ سلطنت کو اس پر سخت تعجب ہوا تو کہنے لگے کہ آپ تو درود شریف پڑھتے کبھی نظر نہیں آتے اور اگر کوئی رات دن درود شریف ہی درود شریف پڑھنے میں مصروف رہے تو بھی ساٹھ ہزار مرتبہ روزانہ درود شریف نہیں پڑھ سکتا پھر آپ سے یہ بات کس طرح ممکن ہے۔ سلطان محمود نے کہا میں نے علمائے کرام سے سنا تھا کہ جب کوئی حسب ذیل درود شریف ایک بار بڑھے گا تو گویا اس نے دس ہزار بار درود شریف پڑھ لیا۔ چونکہ میں رات کے پہلے حصہ میں یہی درود شریف تین بار اور رات کے آخری حصہ میں تین بار پڑھا کرتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ اس طرح میں نے ساٹھ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا ہے۔ اس خواب سے علماء کرام کی بات سچ ثابت ہوئی جس کی تصدیق خود میرے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمادی وہ درود شریف یہ ہے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا اَخْتَلَفَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَتَعَاَقَبَ الْعَصْرَانِ وَتَكَرَّرَ الْجَدِيْدَانِ وَاسْتَقْبَلَ الْفَرَقْدَانِ وَبَلَغَ رُوحُ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآرَاحَ اَهْلُ بَيْتِهِ مِّنَّا التَّحِيَّاتُ وَالسَّلَامُ (انوار العارفين۔ سیرت النبی بعد از وصال النبی)

(ترجمہ : اے اللہ ! درودِ صحیح ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور ہمارے سردار

محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل پر جب تک دن رات بدلتے رہیں، زمانے آتے جاتے رہیں، چاند سورج نکلتے رہیں اور قطب شمالی کا ستارہ چمکتا رہے۔ اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی

روح کو اور آپ کی اہلیت کی روحوں کو ہمارا درود سلام پہنچا۔)

(۱۶) عید کے دن تنگدستی خوشی میں تبدیل : شیخ ابو الحسن بن حارث لیشی علیہ الرحمہ شریعت و سنت کے بڑے پابند تھے اور کثرت سے درود شریف پڑھنے کے عادی تھے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک وقت مجھ پر بڑے سخت آزمائش کے دن آئے ، فقر و فاقہ کی نوبت آگئی حتیٰ کہ عید کے موقع پر بچوں کو کپڑے بنانے یا کھانا کھلانے کے لئے بھی کچھ مسیر نہ تھا۔ عید کی رات بڑی پریشانی اور بے چینی کے عالم میں گزری مگر رات دیر گئے کسی نے میرا دروازہ کھٹکھٹا یا۔ دروازہ کھولا تو کافی لوگ قندیلیں ہاتھ میں لئے تھے ان میں سے ایک سفید کپڑے پہنا ہوا رئیس سامنے آیا اور بتانے لگا کہ آج رات خواب میں سرورِ کوئین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا جو مجھے حکم فرما رہے تھے کہ ”ابو الحسن اور اس کے بچے بڑی تنگدستی اور فقر و فاقہ کے دن گزار رہے ہیں۔ تجھے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے۔ لہذا ان بچوں کیلئے کپڑے اور دیگر ضروریات کا خرچہ دے کر آتا کہ وہ خوشی سے عید مناسکیں“ پھر اس رئیس نے کہا کہ یہ سب سامان عید قبول کیجئے اور میں درزی کو ساتھ لے آیا ہوں ذرا آپ بچوں کو بلوائیں تاکہ ان کے کپڑے نیز آپ بڑوں کے کپڑے بدل جائیں۔ صبح ہونے سے پہلے پہلے درزی نے سب تیار کر دیا اور شیخ ابو الحسن لیشی علیہ الرحمہ نے اپنے اہل و عیال کے ساتھ خوشی خوشی عید منائی۔ (سعادت الدارین)

(۱۷) معزولی وزیرِ محال : علی بن عیسیٰ وزیر نے کہا کہ میں کثرت سے درود شریف پڑھا کرتا تھا۔ اتفاقاً مجھے پادشاہ نے وزارت سے برطرف کر دیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ دو جہاں کے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونق افروز ہیں۔ میں بادب و احترام اپنی سواری سے اترا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اے علی ! اپنی جگہ واپس چلا جا۔“ آنکھ کھل گئی اور صبح ہوئی تو بادشاہ نے خود مجھے بلایا اور وزارت مجھے سونپ دی۔ (سعادت الدارین)

(۱۸) جنتی بننے کا آسان نسخہ : ابو الحسن بغدادی نے ابن حامد علیہ الرحمہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ جواب ملا کہ حق تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ اور مجھ پر رحم فرمایا۔ ابو الحسن بغدادی نے کہا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسکی وجہ سے میں جنتی ہو جاؤں۔ ابن حامد علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ہزار رکعت نفل نماز پڑھو اس طرح کہ ہر رکعت میں ہزار بار سورہ اخلاص پڑھو۔ ابو الحسن نے کہا مجھ میں اتنی طاقت نہیں۔ ابن حامد علیہ الرحمہ نے فرمایا اگرہ نہیں کر سکتے تو ہر رات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک ہزار بار درود شریف پڑھا کرو۔ (قول البدیع)

(۱۹) سونے کے دیناروں سے مٹھی بھری ہوئی : ایک بار چند کافروں کا گروہ ایک جگہ بیٹھا تھا کہ ایک سائل آیا اور ان سے کچھ سوال کیا۔ ان لوگوں نے مذاق اڑاتے ہوئے سائل سے کہہ دیا کہ تم علی کے پاس جاؤ وہ تمہیں کچھ دیں گے۔ چنانچہ سائل جب حضرت مولا علی شیر خدا رحمہ اللہ وجہ کے پاس آکر یہ سوال کیا کہ میں تنگ دست ہوں مجھے کچھ دیجئے۔ آپ کے پاس اس وقت بظاہر کوئی چیز نہ تھی لیکن جب پتہ چلا کہ کافروں کی شرارت ہے تو آپ نے اسی وقت دس بار درود پڑھا اور سائل کی ہتھیلی پر پھونک کر فرمایا کہ ہتھیلی بند کر لو اور وہیں جا کر اسے کھولنا۔ جب سائل کافروں کے پاس گیا اور وہاں اپنی مٹھی کھولی تو مٹھی سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی نکلی یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔ (راحت القلوب، ملفوظات شیخ فرید شکرؒ)

(۲۰) خواب کے بعد بیداری میں بھی روٹی موجود : حضرت ابو حفص حداد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہو تو ایک وقت ایسا آیا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا سخت بھوک معلوم ہو رہی تھی چند دن گزرے تو میں بے حد نڈھال ہو گیا۔ اور وضہ اقدس پر مراقب ہو کر کثرت سے درود شریف پڑھنا شروع کر دیا اور عرض کرنے لگا۔

”یا رسول اللہ! اپنے مہمان کو کچھ کھلائیے۔ بھوک نے نڈھال کر دیا ہے۔“ اسی

دوران مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آقا کی دائیں جانب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ آپ کے بائیں جانب اور سیدنا حیدر کرار رضی اللہ عنہ سامنے موجود ہیں۔ مولانا علی رضی اللہ عنہ نے مجھے بلاتے ہوئے فرمایا۔ ”اٹھ سرکار تشریف لائے ہیں۔“ میں اٹھا اور دست یوسی کی سعادت حاصل کی۔ جس کے بعد آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی۔ میں نے خواب ہی میں کھانا شروع کر دیا حتیٰ کہ نصف روٹی کھائی تھی کہ آنکھ کھل گئی۔ بیدار ہوا تو دیکھا کہ باقی آدھی روٹی میرے ہاتھ میں ہے۔ (سعادة الدین۔ مصباح الکلام)

(۲۱) اسی نوعیت کا ایک واقعہ کتاب ”سیرت النبی بعد از وصال النبی“ میں بھی لکھا ہے کہ حضرت محمد بن حسن الجیمی علیہ الرحمہ جو اکابر عارفین سے ہیں انھوں نے حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں ایک روٹی عنایت فرمائی۔ انہوں نے کچھ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے خواب ہی میں کھالی اور باقی اپنی کروٹ کی طرف رکھ لی۔ نیند سے بیدار ہوا اور آنکھ کھلی تو روٹی اسی طرح رکھی ہو پائی۔ (انوار الحسین)

(۲۲) ابو الخیر علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ وہ مدینہ منورہ پہنچے تو ساز و سامان ختم ہو گیا۔ بھوک کی شدت ہونے لگی۔ سلام کے بعد مواجہ شریف میں عرض حال کیا تو منبر کے پاس نیند آگئی۔ خواب میں زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے تو دیکھا کہ حضور نے بنفس نفیس انھیں ایک روٹی عنایت فرمائی جسے وہ خواب ہی میں کھانے لگے نصف روٹی کھائی تھی کہ آنکھ کھل گئی۔ تو بیان کرتے ہیں ”خدا کی قسم باقی آدھی روٹی میرے ہاتھ میں موجود تھی۔“ (حجۃ اللہ علی العالمین)

(۳۲) گنہ گار یہودی کی مغفرت: بنی اسرائیل کا ایک گنہ گار شخص ساری عمر فق و



نور میں گزارنے کے بعد جب مر گیا تو لوگوں نے اسے گھیٹ کر کوڑے کرکٹ کی جگہ پھینک دیا۔ حق تعالیٰ نے اپنے کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی ”اے پیارے کلیم! ہمارے ایک بندہ کی لاش کو اس کی وفات کے بعد بنی اسرائیل نے گندگی میں پھینک دیا ہے۔ آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ اسے وہاں سے اٹھا لائیں۔ تجنیز و تکفین کر کے آپ سب کے ساتھ اس کی نماز جنازہ پڑھیں اور تدفین عمل میں لائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ یا اللہ! یہ شخص تو مشہور مجرم تھا پھر وہ سزا کے بجائے تیری اس عنایت کا مستحق کیسے بنا؟ فرمان الہی ہو کہ بے شک وہ بڑی سزا و عذاب کا مستحق تھا لیکن اس نے ایک دن جب تورات کھولی اور اس کے اندر میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی لکھا ہوا دیکھا تو محبت و عقیدت سے اسے بوسہ دیا اور درود شریف پڑھنے لگا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے اس کے سارے گناہ معاف کر دئے۔ (مقاصد السالکین، قول البدیع)

تعظیم جس نے کی ہے محمد کے نام کی  
حق نے اسی پر آتش دوزخ حرام کی

(۲۴) قبر و حشر اور میزان پل صراط پر نور مددگار : حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میرے ایک پڑوسی کی وفات کے بعد میں نے جب اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ اس نے جواب دیا کہ حضرت کیا پوچھتے ہو۔ بڑے بڑے خوف ناک مرحلوں سے مجھے ساہو پڑا۔ نکیرین کے سوالات کے وقت مجھ پر اس قدر خطرناک اور دشوار لمحہ آیا کہ میں سوچ میں پڑھ گیا کہ میرا ایمان پر خاتمہ بھی ہوا ہے کہ نہیں۔ مجھ سے کہا گیا کہ دنیا میں تیری زبان ہیکار رہی۔ اسی وجہ سے یہ مصیبت تجھ پر نازل ہوئی ہے۔ پھر جب عذاب کے فرشتوں نے مجھے سزا دینے کا ارادہ کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اور ان فرشتوں کے درمیان ایک نوری انسان حائل ہو گیا جو کہ نہایت حسین و جمیل تھا اور جسکے جسم پاک سے

خوشبو ہی خوشبو مہکتی تھی۔ نکیرین کے سوالات کے جوابات وہ مجھے پڑھاتا گیا۔ اور میں ان فرشتوں کو جوابات دیتے ہوئے کامیاب ہو گیا۔ آخر میں نے اس نوری پیکر شخص سے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں؟ تو جواب ملا کہ میں تیرا وہی درود شریف ہوں جو تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھا کرتا تھا۔ اب تو فکر نہ کر میں تیرے ساتھ رہوں گا۔ قبر و حشر اور میزان و پل صراط غرض ہر مشکل مقام پر میں تیرے ساتھ رہ کر تیری مدد کرتا رہوں گا۔  
(قول البدیع۔ جذب القلوب)

(۲۵) نور کا ستون: عبد اللہ بن محمد مروزی علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد رات کو آپس میں حدیث شریف کی تکرار کرتے تھے (یعنی حدیث شریف کی عبارت کو بار بار پڑھتے تھے)۔ تو جس جگہ بیٹھ کر یہ عمل کیا کرتے تھے وہاں نور کا ایک ستون نمودار ہو جاتا جو کہ آسمان کی بلندیوں تک نظر آتا۔ پوچھا گیا کہ یہ کیسا نور ہے؟ جواب ملا کہ حدیث پاک کے متن کو بار بار پڑھنے کے وقت جو درود شریف کی کثرت سے تلاوت ہوتی تھی۔ اسی درود شریف کا نور ہے۔  
(سعادة الدارين)

(۲۶) نزع کے وقت دوزخ سے نجات کی بشارت: خلد بن کثیر علیہ الرحمہ پر جب نزع کی حالت طاری ہوئی تو ان کے سر کے نیچے سے ایک کاغذ کا پرچہ دستیاب ہوا جس پر لکھا تھا ”هَذِهِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ لِخَلَادِ بْنِ كَثِيرٍ“ یعنی خلد بن کثیر کے لئے یہ دوزخ سے نجات (کا پروانہ) ہے۔ لوگوں نے ان کے گھر والوں سے پوچھا کہ ان کا عمل کیا تھا؟ تو جواب ملا کہ وہ ہر جمعہ کو ایک ہزار (۱۰۰۰) بار درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ (قول البدیع)

(۲۷) غسل جنازہ کے وقت نجات دوزخ کی نوید: سید محمد کردی علیہ الرحمہ نے محمد بنی اپنے نانا کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے وصیت کی تھی کہ جب میں فوت ہو جاؤں اور مجھے غسل دینے کا وقت آئے تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا ایک رقعہ گرے گا

جس میں لکھا ہو گا کہ یہ آگ سے محمد کیلئے براءت نامہ ہے اور اس رقعہ کو میرے کفن میں رکھ دینا۔ چنانچہ غسل کے بعد وہ رقعہ گرا جس پر لکھا تھا ”هَذِهِ بَرَاءَةُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْعَالِمِ يَعْلَمُهُ مِنَ النَّارِ“ یعنی عالم محمد کو اسکے علم کی بدولت دوزخ سے یہ نجات (کا پروانہ) ہے اور اس کاغذ کی یہ نشانی تھی کہ جس طرف سے پڑھو سیدھا ہی لکھا نظر آتا تھا۔ میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ نانا جان کا عمل کیا تھا تو امی جان نے فرمایا کہ ”ان کا عمل تھا ہمیشہ ذکر اور درود شریف کی کثرت۔“ (سعادة الدارين)

(۲۸) بدکردار دولت مند کا ایمان پر خاتمہ: امیر المومنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک مالدار آدمی کا کردار اچھا نہیں تھا لیکن اسے درود شریف پڑھنے کا اس قدر بڑا شوق تھا کہ کسی بھی وقت وہ درود شریف سے غافل نہیں رہتا تھا۔ جب اس کا آخری وقت آیا اور نزع کی حالت طاری ہوئی تو اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا اور اسے بہت زیادہ تنگی لاحق ہونے لگی حتیٰ کہ اس کی اس حالت کو جو بھی دیکھتا تو ڈر جاتا تھا۔ اس نے اپنی حالت نزع میں صرف یہ ندادی کہ ”اے اللہ تعالیٰ کے محبوب! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور درود شریف کی کثرت کرتا ہوں“ ابھی یہ ندا پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ اچانک ایک پرندہ آسمان سے اتر آیا اور اس نے اپنے پر اس شخص کے چہرے پر پھیر دیا۔ جس سے اس کا چہرہ فوراً چمک اٹھا۔ اور مشک کی سی خوشبو مہک اٹھی۔ اسی اثناء میں وہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دنیا سے رخصت ہو گیا۔ جب اس کی تجہیز و تکفین کر کے قبر کی طرف اس کو لے جایا گیا اور اسے لحد میں اتارا گیا تو ہاتھ سے آواز آئی کہ ہم نے اس ہمدے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی کفایت کی اور اس درود شریف نے جو میرے حبیب پر وہ پڑھا کرتا تھا“ اسے قبر سے اٹھا کر جنت پہنچا دیا۔ (درۃ الصالحین)

۲۹۔ گناہوں سے زیادہ تعداد درود شریف کی: ابو الھنص کاغذی علیہ الرحمہ کی وفات

کے بعد انھیں کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ کیا حال ہے؟ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا کہ مجھے بخش دیا اور جنت میں بھیج دیا۔“ دیکھنے والے نے پھر پوچھا کہ کس عمل کی وجہ سے آپ کو یہ انعامات حاصل ہوئے تو فرمایا کہ جب میں دربار الہی میں حاضر کیا گیا تو اللہ نے فرشتوں کو فرمایا کہ اس کے گناہوں کو شمار کرو جس کی تعمیل میں فرشتوں نے میرے چھوٹے اور بڑے سب گناہ شمار کر کے بارگاہ ایزدی میں پیش کر دئے۔ پھر فرمان الہی ہوا کہ اس بندے نے اپنی زندگی میں میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو درود شریف بھیجا ہے اسے بھی شمار کرو۔ فرشتوں نے اسے بھی شمار کیا تو گناہوں کے مقابلہ میں درود شریف کی تعداد زیادہ نکلی۔ اس پر مولیٰ تعالیٰ نے فرمایا کہ فرشتو! میں نے اس کا حساب بھی معاف کر دیا ہے لہذا اس کو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں لے جاؤ۔“

(قول البدیع - سعادۃ الدارین)

۳۰ حضور نے اپنا سلام بول بھیجا: ابوالفضل قرمسانی علیہ الرحمہ نے فرمایا میرے پاس ایک شخص خراساں سے آیا اور کہا کہ ”مجھے خواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا ہے میں نے دیکھا کہ آپ مسجد نبوی میں جلوہ افروز ہیں اور مجھے حکم فرمایا کہ جب تو ہمدان میں جائے تو فضل بن زریک کو میرا سلام کہہ دینا۔“ تو میں نے عرض کیا ”حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر اتنا کرم کس وجہ سے ہے۔“ تو فرمایا ”وہ روزانہ سو بار مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے۔ جب اس آنے والے نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام مبارک پہنچا دیا تو پھر مجھ سے پوچھا کہ وہ درود شریف مجھے بھی بتا دیجئے تو فرمایا میں روزانہ سو ۱۰۰ بار یا اس سے زیادہ یہی درود شریف پڑھتا ہوں۔“

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ  
جَزَى اللَّهُ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَا هُوَ أَهْلُهُ  
ترجمہ! اے اللہ ہمارے آقا نبی امی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور ہمارے آقا محمد

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل پر درود صحیح۔ ہماری عرض ہے کہ اللہ ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ایسی چیز عطا فرمائے جو آپ کے شایان شان ہو) قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں آپ کو نہیں جانتا تھا اور نہ ہی آپ کا نام جانتا تھا مجھے آپ کا نام اور پتہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی بتایا ہے۔

(سعادة الدارين)

(۳۱) شیخ یحییٰ کرمانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ایک دن ابو علی بن شاذان کے پاس تھا کہ ایک اجنبی نوجوان آیا اور سلام کے بعد ابو علی بن شاذان کو پوچھنے لگا۔ ہم نے جب اشارہ سے بتادیا تو اس نے کہا اے شیخ! میں خواب میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ آپ نے حکم فرمایا ہے کہ ابو علی بن شاذان کی مسجد پوچھ کر وہاں جانا اور جب تیری ان سے ملاقات ہو تو ان کو میرا سلام کہنا۔

یہ کہہ کر وہ نوجوان چلا گیا۔ حضرت ابو علی کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمانے لگے مجھے تو کوئی ایسا عمل نظر نہیں آتا کہ جس سے میں اس نوازش و عطا کا مستحق ہو جاؤں۔ ہاں البتہ حدیث شریف ضرور پڑھتا ہوں اور اس کے دوران جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی یاد کر پاک آتا ہے تو میں درود شریف پڑھتا ہوں۔ (سعادة الدارين)

(۳۲) درود نہ ہو تو ساری نیکیاں منہ پر مار دی جائیں گی: ایک بزرگ نماز کے قعدہ آخر میں تشہد کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا بھول گئے۔ خواب میں زیارت مصطفیٰ سے مشرف ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اے میرے امتی! تو نے مجھ پر درود پاک کیوں نہیں پڑھا۔“ عرض کی کہ ”یا رسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں ایسا محو رہا کہ درود شریف پڑھنا یاد نہیں رہا۔“ یہ سن کر آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ”کیا تو نے میری یہ حدیث نہیں سنی کہ نیکیاں اور سب عبادتیں اور تمام دعائیں روک دی جاتی ہیں جب تک مجھ پر درود شریف نہ پڑھا جائے۔ سن لے! اگر کوئی بندہ قیامت کے دن دربار الہی میں سارے جہاں والوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور ان نیکیوں میں مجھ پر

درود شریف شامل نہ ہو تو ساری کی ساری نیکیاں اس کے منہ پر بارہ بیجا بیگنی اور ان میں سے ایک نیکی بھی قبول نہ ہوگی۔“ (درۃ الناصحین)

(۳۳) موئے مبارک کی خیر و برکت: بلخ میں ایک امیر کبیر سوداگر تھا جس کے دو بیٹے تھے۔ اس خوش نصیب کے پاس دنیاوی دولت کے علاوہ ایک نعمت عظمیٰ یہ بھی تھی کہ اس کے پاس سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین موئے مبارک بھی تھے۔ اسکی وفات کے بعد دونوں بیٹوں نے باپ کی جائداد آپس میں تقسیم کر لی اور جب موئے مبارک کی باری آئی تو بڑے بیٹے نے ایک موئے مبارک خود لے لیا اور ایک اپنے چھوٹے بھائی کو دے دیا اور تیسرے موئے مبارک کے متعلق بڑے بھائی نے کہا کہ ہم اس کو آدھا آدھا کر لیں گے۔ چھوٹے نے کہا ”خدا کی قسم میں ایسا ہونے نہ دوں گا۔ کون ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک کو توڑے۔“

بڑے بھائی نے جب چھوٹے بھائی کی عقیدت اور ایمانی تقاضے کو دیکھا تو یو لاکہ اگر تجھے اس موئے مبارک کے ساتھ اتنی ہی محبت ہے تو یوں کر کہ یہ تینوں موئے مبارک تو ہی لے لئے اور باپ کی جائداد کا تیرا اپنا حصہ مجھے دیدے۔ چھوٹے بھائی نے کہا واہ رے قسمت مجھے اور کیا چاہئے۔ چنانچہ بڑے بھائی نے دنیا کی دولت لے لی اور چھوٹے نے تینوں موئے مبارک لے لئے اور انھیں بڑے ادب و احترام سے رکھ لیا۔ جب بھی شوق غالب ہوتا تو ان موئے مبارک کی زیارت کرتا اور درود شریف پڑھتا جاتا۔

اللہ کی قدرت کا تماشا دیکھئے کہ چند دنوں میں بڑے بھائی کا مال ختم ہو گیا۔ اور وہ فقیر و مفلس بن گیا۔ مگر حق تعالیٰ نے چھوٹے بھائی کے مال میں برکت دی اور اس کا مال بہت زیادہ ہو گیا۔ جب اس جانثار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوٹے بھائی کی وفات ہو گئی تو کسی بزرگ نے خواب میں اس کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دیکھا۔

خواب میں حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے کہ اے میرے امتی! تو

لوگوں میں اعلان کر دے کہ جس کسی کو کوئی حاجت یا مشکل درپیش ہو تو وہ اس کی قبر پر حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے۔ “بیدار ہونے کے بعد انہوں نے یہ اعلان کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس شیدائے رسول کی قبر کو ایسی مقبولیت نصیب ہوئی کہ لوگ جوق درجوق اس کی قبر پر حاضر ہو کر برکات حاصل کرنے لگے حتیٰ کہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ اگر کوئی سوار ہو کر اس مزار کے پاس سے گزرتا تو ادب و احترام سے وہ سواری سے اتر جاتا اور پیدل چلنے لگتا۔ (سعادة الدارين۔ قول البدیع)

(۳۴) بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کی بدولت بخشش: ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میرا ایک پڑوسی نہایت اوباش ذہن کا تھا۔ اور فق و فجور میں مبتلا رہتا تھا۔ میں اسے توبہ کی تلقین کیا کرتا تھا لیکن وہ اس طرف نہیں آتا تھا جب وہ مر گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے۔ پوچھنے پر اس نے جواب دیا کہ میں ایک محدث کے درس حدیث میں شریک ہوا تو ان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ جو کوئی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بلند آواز کے ساتھ درود شریف پڑھے گا تو اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ سن کر میں نے اور حاضرین نے بلند آواز سے درود شریف پڑھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو بخش دیا اور جنت عطا کر دی۔ (زہد الجالس)

آخر میں علامہ صفوری رقمطراز ہیں کہ میں نے ”المورد العذاب“ میں یہ حدیث شریف دیکھی ہے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں مجھ پر درود شریف پڑھتے وقت آواز بلند کرتا ہے آسمانوں میں فرشتے اس پر درود کے لئے آواز بلند کرتے ہیں۔

(۳۵) موت کی تلخی محسوس نہیں ہوتی: ایک اہل اللہ علیہ الرحمہ بجز خدا ہر شے سے جدا اللہ عزوجل کی رضامندی اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کی خاطر ایک ایسے بیمار کی عیادت و مزاج پر سی کو گئے جس پر نزع کی حالت طاری تھی۔ بزرگ موصوف نے پوچھا کہ موت کی تلخی کی کیا کیفیت ہے؟ مریض نے جواب دیا کہ مجھے تو کوئی تکلیف محسوس

نہیں ہو رہی ہے کیوں کہ میں نے ایک عالم ربانی سے سُن رکھا ہے کہ جو حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کی کثرت کرتا ہے، موت کی تلخی سے وہ امن پالیتا ہے۔  
(فضائل درود شریف)

۳۶) ظالم بادشاہ کے ظلم سے نجات : علامہ صفوری علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اللہ والے بزرگ ایک ظالم بادشاہ کے ظلم و ستم کا شکار تھے۔ مظلوم بن کر اپنی جان کی حفاظت میں جنگل کی طرف نکل گئے، اس اندیشہ سے کہ وہ جابر بادشاہ اپنی قوت اور جاسوسی میں مہارت کے ذریعہ کہیں جنگل میں بھی اس درویش با خدا تک نہ رسائی حاصل کر لے۔ انہوں نے سنان جنگل میں بطور احتیاط زمین پر ایک دائرہ کھینچ لیا اور اس کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ مبارک تصور کرتے ہوئے اس کے کنارے بیٹھ گئے اور ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد قاضی الحاجات کے بارگاہ میں اپنے یکس ہاتھوں کو پھیلاتے ہوئے عرض کرنے لگے کہ اے ربِّ اعلیٰ! بندہ عاجز نے اس روضہ والے سرکار کو اپنا شفیع بنا لیا ہے۔ انھیں کی حرمت سے مجھے اس ظالم بادشاہ کے خوف سے امن و اطمینان عطا فرما۔ فوراً ایک غیبی آواز آئی کہ تم نے بہترین شفیع کا دامن تھام لیا ہے۔ اگرچہ وہ بہت دور فاصلہ پر ہیں۔ لیکن کرامت اور رتبہ میں مجھ سے بہت قریب ہیں۔ جاؤ ہم نے تیرے دشمن کو ہلاکت کا جام پلا دیا ہے۔ جب وہ بزرگ شہر کے دروازے پر پہنچے تو لوگوں کی زبانی سن کر کہ ظالم بادشاہ کی وفات ہو چکی ہے، شکر الہی بجالائے (نہیہ المجالس)

یہ اس ارشاد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توثیق ہے کہ اے میرے امتیو! جب کوئی بھاری مصیبت اور مشکل تمہارے سامنے آئے تو مجھ پر درودوں کی کثرت کر دو کیوں کہ میرا درود ”مشکل کشا اور دافع البلاء“ یعنی مشکلات کو حل کرنے والا اور بلاؤں کو دفع کرنے والا ہے۔

۳۷) پیشاب کی ہمدش میں شفا ہو گئی : ایک شخص کو پیشاب بند ہو جانے کی شکایت ہوئی۔ جب سب علاج معالجہ سے وہ عاجز آگیا۔ ایک شب اس نے عارف باللہ شیخ شہاب



الدین ارسلان علیہ الرحمہ کو خواب میں دیکھا تو اپنی تکلیف کی شکایت بیان کی۔ آپ نے فرمایا ”ارے بندہ خدا! تو تریاق مجرب کو چھوڑ کر کہاں کہاں بھاگا پھر تا ہے۔ لے یہ درود شریف پڑھ :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ (ترجمہ :

اے اللہ تمام روحوں میں ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پر درود و سلام بھیج۔ اور تمام دلوں میں ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل پر درود و سلام بھیج اور تمام جسموں میں ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم پر درود و سلام بھیج اور تمام قبروں میں ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر درود و سلام بھیج بیدار ہوا تو وہ شخص یہ درود شریف پڑھنا شروع کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دے دی۔ (نزہۃ المجالس)

(۳۸) امام شافعی کی بخشش کا سبب : علامہ جوزی علیہ الرحمہ حوالہ ابن ابی شیبہ کی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے چچا کی اولاد میں محمد بن اور لیس (امام شافعی علیہ الرحمہ) کا انتقال ہو گیا ہے۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے کوئی اکرام فرمایا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ”ہاں میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ محمد بن اور لیس شافعی کو روز قیامت بغیر حساب کتاب کے بخش دے۔“ اس کی وجہ دریافت کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”شافعی مجھ پر ایسا درود پڑھا کرتا تھا۔ جو آج تک کسی نے نہیں پڑھا۔“ میں نے عرض کی وہ درود کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَصَلِّ عَلٰی (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ“ (ترجمہ : اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج جبکہ آپ کو یاد کرنے والے یاد کریں اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج جب کہ آپ کی یاد سے غافل رہنے والے

غافل رہیں۔ (سعادة الدارين)

(۳۹) عبد اللہ بن حکمؓ فرماتے ہیں ”میں نے خواب میں امام شافعی علیہ الرحمہ کو دیکھا تو پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ فرمایا مجھ پر رحم فرمایا اور بخشنا اور میرے لئے جنت یوں سجائی جیسے کہ دلہن کو سجایا جاتا ہے اور مجھ پر نعمتیں یوں بچھاور کی گئیں جیسے کہ دولہا پر بچھاور کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا کس عمل کے سبب تو فرمایا ”رسالہ میں میں نے جو درود شریف لکھا ہے اس کے سبب میں نے پوچھا وہ کیا ہے تو فرمایا اس طرح ہے۔ : صَلَّى اللَّهُ عَلَى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ۔ (ترجمہ : ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ کا درود ہو جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد کرنے والوں کی تعداد اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد سے غافل رہنے والوں کی تعداد کے برابر ہو) صبح میں بیدار ہو اور دیکھا تو رسالہ میں وہی لکھا ہے جو انہوں نے خواب میں

فرمایا تھا۔ (سعادة الدارين)

(۴۰) امام شافعی علیہ الرحمہ کو ان کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ جب پوچھا گیا کس عمل کے سبب تو فرمایا ان پانچ کلموں کے سبب جن کے ساتھ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا کرتا تھا۔ جو اس طرح ہیں۔ ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ وَصَلَّ عَلَى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَ أَنْ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَصَلَّ عَلَى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ أَنْ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَصَلَّ عَلَى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ كَمَا تَنْبَغِي أَنْ تُصَلَّى عَلَيْهِ (سعادة الدارين) (ترجمہ : اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان لوگوں کی تعداد کے برابر درود بھیج جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان لوگوں کی تعداد کے برابر درود بھیج جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں بھیجا اور ہمارے سردار محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پہنچ جس طرح تو نے آپ پر درود بھیجنے کا ستم دیا اور ہمارے اہل کسے سردار محمد جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا تھے پسند ہے اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پہنچ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا چاہئے۔)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری طرف سے یہ بدلہ دیا گیا ہے کہ وہ حساب کے واسطے نہ کھڑا کیا جائیگا۔ (مذاق العارفین)

(۴۱) طاعون کی وباء سے محفوظ : مولانا شمس الدین کیشی علیہ الرحمہ کے زمانہ میں جب طاعون کی وباء پھیلی تو آپ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جسکی برکت سے طاعون کی وباء سے محفوظ رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”جو کوئی یہ درود مجھ پر بھیجے گا طاعون اور دیگر وباؤں سے محفوظ رہیگا۔“

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ دَاءٍ وَ دَوَاءٍ ۝ (ترجمہ : اے اللہ ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر تمام بیماریوں اور دواؤں کی تعداد کے برابر درود پہنچ۔)

(سیرت النبی بعد از وصال النبی)

نوٹ : اس درود شریف میں ان الفاظ کا اضافہ بھی بزرگوں سے منقول ہے ”وَبِعَدَدِ كُلِّ عِلَّةٍ وَ شِفَاءٍ“ یعنی اور تمام امراض اور شفاء کی تعداد کے برابر۔“

(۴۲) فتق (ہرنیہ) کا مرض دفع ہو گیا : حاجی محمد ممتاز علی خان ولد غلام سرور خاں مشہور و معروف شخص تھے میرٹھ وطن اور اثاودہ مسکن تھا اور یہی مدفن بنا۔ ایک مرتبہ ان کو فتق (HERNIA) یعنی آنت اترنے کا عارضہ لاحق ہو گیا۔ جس سے سخت تکلیف ہوتی تھی۔ بہت علاج کئے مگر سب بیکار ثابت ہوئے۔ ریاست بھرت پور میں ایک درویش رہتے تھے جن کا نام تھامیاں ہید ارشاہ، انہوں نے طہارت، پاک رزق اور پکانے والے کے بھی طاہر

ہونے کی شرائط کے ساتھ ہر روز پانچ ہزار بار ایک درود شریف پڑھنے کی ہدایت کی تھی۔ ابھی چالیس دن بھی نہ گزرے تھے کہ خان صاحب نے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور نماز عشاء آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہی ادا کی۔ صبح میاں صاحب نے کہا تمھاری مراد حاصل ہو گئی۔ چنانچہ وہ موذی مرض جاتا رہا اور دوبارہ کبھی نہیں ہوا۔ وہ درود شریف حسب ذیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّكَ (ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر، تجھے معلوم تمام چیزوں کی تعداد کے برابر درود پہنچ۔)

(سیرت انبی بعد از وصال النبی)

(۴۳) جہاز ڈوبنے سے بچ گیا: ابن فاکانیؒ کی کتاب ”فجر منیر“ میں نقل ہے کہ ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ علیہ الرحمہ تھے جنہوں نے اپنا واقعہ مجھ سے یوں بیان کیا کہ ایک بار میں سمندری جہاز میں سفر کر رہا تھا کہ جہاز ڈوبنے لگا اور تمام مسافر مضطرب ہو گئے۔ یکایک مجھ کو غنودگی آئی اور مجھے خواب میں حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت حاصل ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو درود تحینا تعلیم فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ جہاز کے مسافروں سے کہ اس درود شریف کو ایک ہزار بار پڑھیں۔ چنانچہ میں نے بیدار ہوتے ہی سب کو اس درود شریف کے پڑھنے کی تاکید کی۔ ابھی (۳۰۰) درود پڑھا تھا کہ موافق سمت میں تیز ہوا چلنے لگی اور جہاز ڈوبنے سے بچ گیا۔ درود تحینا حسب ذیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَ اَصْحَابِهِ صَلَوةً تُنَجِّنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَفَاتِ وَ تَقْضِيْ لَنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْحَاجَاتِ وَ تَطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَ تَرْفَعُنَا بِهَا (عِنْدَكَ) اَعْلٰی الدَّرَجَاتِ وَ تَبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصٰی الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ (اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ

شَفِّی قَدِیْرٌ) (سیرت النبی بعد از وصال النبی۔ جذب القلوب۔ مطالع السرات۔ تفسیر روح البیان)

(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل و اصحاب پر درود بھیج، ایسا درود کہ اس کے وسیلے سے تو ہمیں تمام خطرات اور آفات سے بچا اور اس کے وسیلہ سے ہماری جملہ حاجتیں پوری کر اور اس کے وسیلے سے تو ہمیں گناہوں سے پاک کر دے اور اس کے ذریعہ سے تو (اپنی جناب میں) ہمیں بلند درجات سے سرفراز فرما اور اس کے سبب سے ہمیں انتہائی خواہشات زندگی اور موت کے بعد کی ہر قسم کی بھلائیوں تک پہنچا دے) (بے شک ہر چیز پر تو قدرت رکھتا ہے)

(۴۴) آسمانوں میں منبر سجایا جائیگا: منصور بن عمار کو موت کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا ”اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔؟ جواب دیا کہ مجھے میرے مولیٰ نے کھڑا کیا اور فرمایا کہ تو منصور بن عمار ہے؟ تو ہی منصور بن عمار ہے؟ میں نے عرض کی اے رب العالمین! میں ہی منصور بن عمار ہوں۔ پھر فرمایا۔ تو ہی ہے جو لوگوں کو دنیا سے نفرت دلاتا تھا۔ اور خود دنیا میں راغب تھا۔ میں نے عرض کی، ”یا اللہ! یوں ہی ہے لیکن جب بھی میں نے کسی مجلس میں وعظ شروع کیا تو پہلے تیری حمد و ثناء کی اس کے بعد تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا۔ اس کے بعد لوگوں کو وعظ و نصیحت کی۔ اس عرض پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”تو نے سچ کہا ہے اور حکم دیا اے فرشتو! اس کیلئے آسمانوں میں بھی منبر رکھو تاکہ جیسے دنیا میں بندوں کے سامنے یہ میری بزرگی بیان کرتا تھا اسی طرح آسمانوں میں بھی یہ فرشتوں کے سامنے میری بزرگی اور عظمت بیان کرے۔ (سعادت الدین)

(۴۵) ہر درود پڑھنے والے کے حال سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باخبر: بانی جامعہ نظامیہ حید آباد حضرت شیخ الاسلام حافظ انوار اللہ فاروقی علیہ الرحمہ ایک مرتبہ نصف شب گزر جانے کے بعد اچانک اپنے مکان سے جامعہ نظامیہ پہنچ گئے۔ اس کی اطلاع پاتے ہی وہاں موجود عملہ حاضر خدمت ہو کر بیوقت اس غیر متوقع دورہ کا سبب معلوم کرنے کی کوشش میں تھا کہ شیخ الاسلام

نے خصوصی طور پر ایک طالب علم کا نام لے کر اسکے بارے میں استفسار فرمایا اور اس کے کمرہ تک جا پہنچے جو اس دن شام کا کھانا نہ دئے جانے کے سبب بھوک کی شدت سے بے قرار اپنے بستر پر کروٹیں بدلتا جاگ رہا تھا۔ شیخ الاسلام نے پہلے اس طالب علم کے کھانے کا بندوبست کر کے اسے کھانا کھلویا اور جانے سے قبل دریافت فرمایا کہ ”بابا تعلیمی سرگرمیوں کے علاوہ روزانہ تمہارا کیا معمول ہے۔“ اس نے پہلے تو ظاہر نہ کیا لیکن اصرار کئے جانے پر بتایا کہ ”جب بھی فرصت کا وقت ملتا ہے تو میں ہجرت درود شریف پڑھا کرتا ہوں۔ شیخ الاسلام نے فرمایا ”یہی وجہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پر اس قدر مہربان و کرم فرما رہے ہیں۔ اور تمہاری نام و شناخت کے ساتھ نہ صرف تمہارے بھوکے رہنے کے بارے میں مجھے واقف فرمایا بلکہ تمہیں کھانا کھلا کر سنانے کی خصوصی ہدایت بھی فرمائی۔ اسی باعث مجھے اتنی رات دیر گئے اچانک جامعہ آنا پڑا۔“ (حالات شیخ الاسلام)

(۴۶) اسم نبوی کے ساتھ درود لکھنے کی بدولت اخروی نعمتیں: حضرت سفیان بن عیینہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ خلف نے بیان کیا ہے کہ ان کا ایک دوست حدیث کا طالب علم تھا جو فوت ہو گیا۔ میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ سبز پوشاک پہنے خوش و خرم گھوم رہا ہے۔ میں نے کہا کہ تم ہی تو میرے ہم مکتب نہیں ہو؟ اس نے کہا ہاں میں ہی ہوں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا حال بنا رکھا ہے۔ اس نے کہا میری عادت تھی کہ میں جہاں بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی لکھتا تو وہاں درود شریف بھی لکھا کرتا۔ یہ جو کچھ دکھ رہا ہے میرے رب نے مجھے اس عمل کا بدلہ دیا ہے۔ (غیاء القرآن)

# پانچواں باب

## درود شریف پڑھنے کے اوقات اور مقامات

قرآن مجید اور حدیث شریف سے ثابت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا حق تعالیٰ کے حکم کی تکمیل نیز اسکے اور اسکے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب و خوشنودی کا ذریعہ اور طرح طرح کے خیر و برکت، درجات اور مرادات کے حصول کا وسیلہ ہے۔ لہذا حالات اجازت دیں تو ہر مومن کا فریضہ ہے کہ جب بھی اور جہاں بھی ممکن ہو درود و سلام کا وظیفہ بخیرت پڑھتا رہے۔

یہاں اس بات کا تذکرہ مناسب ہو گا کہ وقت، مقام اور حال کے لحاظ سے درود شریف پڑھنا فرض بھی ہے، واجب بھی، سنت بھی، حرام بھی، مکروہ اور ممنوع بھی جس کی حسب ذیل تفصیل در مختار جلد اول کتاب الصلوٰۃ وغیرہ دیگر فقہی کتب میں موجود ہے:

**فرض:** عمر بھر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے۔

**واجب:** جس مجلس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی بار بار لیا جائے تو صاحبِ دِیختار کے نزدیک جب بھی نام پاک سنے تو نام لینے والے اور سننے والے دونوں پر ہر بار درود شریف پڑھنا واجب ہے مگر جمہور کے نزدیک ایک مجلس میں نام پاک پر صرف ایک بار درود شریف پڑھنا واجب ہے اور بعد میں ہر بار پڑھنا مستحب ہے۔

**سنت :** (۱) فرض اور واجب (یعنی وتر) نماز کے آخری قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے۔

(۲) تین یا چار رکعت نفل نماز پڑھنے کے دوران پہلے قعدہ اور دوسرے قعدہ یعنی دونوں بار التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے۔

**مستحب :** عموماً روزانہ صبح و شام اور خصوصاً شب جمعہ اور جمعہ ہفتہ، اتوار اور پیر کے دن، مسجد آتے وقت، اذان کے بعد، ہر دعا کے اول و آخر، وضو کے وقت، جب کان میں کوئی غیبی آواز آنے لگے، کوئی چیز بھول جائے، وعظ کے وقت، پڑھاتے وقت، فتویٰ لکھتے وقت، نکاح کے وقت اور ہر کوئی مشکل پڑنے وغیرہ کے مواقع پر درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

**حرام :** (۱) کسی تاجر کا اپنی کوئی چیز کسی خریدار کو دکھاتے وقت اس کی عہدگی بتانے کے لئے درود شریف پڑھنا۔ نیز

(۲) کسی مجلس میں کوئی بوا آدمی آتے وقت اس کی آمد کی خبر دینے کے لئے درود شریف پڑھنا حرام ہے۔

**مکروہ :** (۱) اپنی زوجہ سے مباشرت کے وقت۔

(۲) فطری ضروریات (پیشاب، یا پاخانہ) سے فارغ ہوتے وقت۔

(۳) تجارت کے سامان کو شہرت دینے کے لئے

(۴) کسی جگہ سے بھسلتے وقت

(۵) کسی بات پر تعجب کے موقع پر

(۶) جانور ذبح کرتے وقت

(۷) چھینک کے موقع پر، درود پڑھنا مکروہ ہے۔



ممنوع (۱): قرآن کریم کی تلاوت کرتے وقت کسی آیت میں اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی

آجائے تو درود شریف کا نہ پڑھنا افضل ہے تاکہ تلاوت قرآن کی روانی میں فرق نہ آئے۔

(۲) نماز باجماعت کی جہری قراءت کے دوران امام اگر ”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ

عَلَى النَّبِيِّ“ والی سورہ احزاب کی آیت تلاوت کرے یا کسی دوسری آیت کے اندر

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف پڑھے تو مقتدی کو درود شریف پڑھنا منع ہے۔

(۳) جمعہ یا عیدین کے خطبہ میں خطیب و امام منبر سے اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

مبارک نام لے تو وہاں موجود سننے والے مصلیوں کو زبان سے درود شریف پڑھنا

منع ہے۔ ہاں البتہ اس موقع پر دل سے درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔

(۴) فرض نماز کی التحیات میں جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم پاک آئے تو درود

شریف پڑھنا ناجائز ہے۔

(۵) فرض و واجب (وتر) نماز کے پہلے قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا منع

ہے۔ البتہ صرف نفل نمازوں میں (چاہے تین رکعت ہوں کہ چار) التحیات کے بعد

ہر دو قعدوں میں درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔

(۶) کسی نجس مقام پر درود شریف پڑھنا ممنوع ہے۔

اوقات و مقامات : مستند کتب سعادت الدارین، افضل الصلوٰۃ، جلاء الافہام اور فضائل درود و

سلام میں دئے گئے ”اوقات و مقامات درود شریف“ کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

۱۔ نماز کے آخری قعدہ میں التحیات کے بعد

۲۔ نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد

۳۔ جمعہ کے دونوں خطبوں میں

۴۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں میں

۵۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے خطبوں میں

۶۔ نماز استسقاء (بارش طلب کرنے) کے خطبہ میں

۷۔ سورج اور چاند گہن کے وقت

۸۔ روزانہ پانچوں وقت کی نمازوں کے بعد

۹۔ اذان کے بعد

۱۰۔ اقامت نماز کے وقت

۱۱۔ مسجد میں داخل ہونے کے وقت

۱۲۔ مسجد سے باہر نکلتے وقت

۱۳۔ مساجد کے اندر

۱۴۔ وضو کرتے وقت اور وضو کے بعد

۱۵۔ تیمم کرنے کے بعد

۱۶۔ غسل جنابت کے بعد

۱۷۔ عورت غسل حیض کے بعد

۱۸۔ دعا کے اول دعا کے درمیان اور دعا کے بعد

۱۹۔ حاجی کے لئے تلبیہ کے بعد

۲۰۔ عرفات میں قیام کے دوران

۲۱۔ مسجد خیف میں

۲۲۔ صفا کی پہاڑی پر

۲۳۔ مروہ کی پہاڑی پر

۲۴۔ حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت

۲۵۔ طوافِ وداع سے فارغ ہونے پر

۲۶۔ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے وقت

۲۷۔ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے وقت

۲۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار متبرکہ کی زیارت کے وقت

۲۹۔ مقام بدر و احد کی زیارت کے وقت

۳۰۔ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کثرت سے صلوٰۃ و سلام

۳۱۔ جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد (۸۰) بار

۳۲۔ صبح اور شام کے وقت ۳۳۔ ہفتہ اور اتوار کے دن

۳۴۔ پیر اور منگل کی رات کے وقت ۳۵۔ نماز فجر اور مغرب کے بعد

۳۶۔ ماہ شعبان میں ہر روز ۷۰۰ سات سو بار ۳۷۔ شب برات میں

۳۸۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک یا صفت اقدس کہتے اور لکھتے وقت۔

۳۹۔ قوم کے اجتماع میں ۴۰۔ مجلس سے اٹھے وقت

۴۱۔ بازار کو جاتے وقت ۴۲۔ دعوت کی طرف جاتے وقت

۴۳۔ بستر پر سونے کے وقت

۴۴۔ سو کر بیدار ہوتے وقت ۴۵۔ نماز تہجد کیلئے اٹھتے وقت

۴۶۔ اگر نیند نہ آئے تو اس وقت ۴۷۔ ہر مجلس ذکر میں

۴۸۔ ختم قرآن کے وقت نیز حفظ قرآن کے لئے

۴۹۔ وعظ اور دینی تقریر کے وقت ۵۰۔ درس اور دینی تعلیم دیتے وقت

۵۱۔ گناہ کے بعد توبہ کرتے وقت ۵۲۔ گھر میں داخل ہوتے وقت

۵۳۔ کسی بات کو بھول جانے کے وقت ۵۴۔ عقد نکاح کے وقت

۵۵۔ محتاجی کے وقت

۵۶۔ مفلس کے پاس مال نہ ہو تو صدقہ ادا کرنے کے لئے۔

۵۷۔ مصیبت اور سختی کے وقت ۵۸۔ حاجت روائی کے وقت

۵۹۔ کلام کرنے سے پہلے ۶۰۔ احباب سے ملاقات کے وقت

۶۱۔ سفر کے ارادے کے وقت ۶۲۔ کسی سواری پر سوار ہوتے وقت

۶۳۔ پاؤں سُن ہو جانے پر

۶۴۔ فتویٰ لکھتے وقت

۶۵۔ فیصلہ سناتے وقت

۶۶۔ الزام سے بری ہونے کیلئے

۶۷۔ طاعون واقع ہو جانے پر

۶۸۔ بیماری سے شفا طلب کرتے وقت

۶۹۔ کان کے درد کے وقت

۷۰۔ وصیت لکھتے وقت

With Best Compliments From

**HILAL PEN STORE**

Gulzar Houz, Hyderabad.

Phone: 4566277

Branch at

Talabkatta, Hyderabad

# چھٹا باب

## درود شریف پڑھنے اور لکھنے کے آداب

درود شریف پڑھنے کے آداب: رب تبارک و تعالیٰ نے سورہ احزاب کی آیت (۵۶) میں جہاں صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا ہے تو سورہ فتح کی آیت (۹) میں ”وَتُعَزِّدُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ“ کے ذریعہ اپنے محبوب کی تعظیم و توقیر کرنے کا بھی حکم فرمایا۔ صاحب لولاک کے اسم گرامی ”محمد“ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی درود شریف میں بار بار تکرار اور ادائی کے وقت ہر بار دونوں لب باہم چوم کر بھی تعظیم مصطفیٰ کا خود عملی مظاہرہ کرتے ہیں۔ درود و سلام پڑھنے کے وقت ادب و احترام کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ جگہ بھی پاک ہو اور موقع محل مناسب ہو۔ اگرچہ کہ وضو کے بغیر بھی درود شریف پڑھا جاسکتا ہے لیکن عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں درود شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک زبان پر لانے سے قبل اپنے میں پاکی اور طہارت کا پورا اہتمام لازمی ہے۔ بقول شاعر

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب

ہنوز نام تو گھن کمال بے ادلی ست

یعنی میں اگر ہزاروں بار مشک و گلاب کی کلیاں کر کے اپنا منہ پاک و صاف کر لوں تو پھر بھی میرا یہ منہ اس قابل نہیں ہو سکتا کہ آپ کی تعریف تو کجا ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی بھی اپنی زبان پر لاسکوں۔ لہذا درود شریف کے وظیفہ یاورد کی تلاوت کے وقت اس کا خصوصی لحاظ رہے کہ جسم و لباس اور جگہ پاک و مطہر رہے۔ مسواک کر کے دہن کو خوب صاف کر لیں اور با وضو ہو کر حیا سے اپنی آنکھیں جھکائے ہوئے یہ تصور کریں کہ میں اپنے آقا تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اخلاص کے ساتھ درود شریف پیش کرنے کی عزت حاصل کر رہا ہوں جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا واسطہ سماعت فرما رہے ہیں۔ وظیفہ درود شریف ختم کرنے تک درمیان میں کسی سے کوئی بات چیت نہ کریں بلکہ درود شریف کی عربی عبارت کے ساتھ ساتھ ترجمہ ہو تو معنی بھی سمجھنے کی کوشش کریں تاکہ توجہ بٹنے نہ پائے دل میں رقت پیدا ہو اور حُب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جذبہ نکھرتا جائے۔

بعض عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کیفیت اور ماحول کو مزید نورانی بنانے کیلئے اپنے آزمودہ تجربات بیان کئے ہیں اور اپنی کتابوں میں لکھا بھی ہے جو ادب و احترام کے تقاضے کے عین مطابق ہیں۔ مثلاً یہ کہ درود شریف پڑھتے وقت دوزانو قبلہ رو بیٹھیں۔ عود، لوبان یا اگر بتی سلگائیں اور خود عطریا خوشبو لگائیں۔ پڑھنے کے دوران جہاں کہیں رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ گرامی آئے تو اس سے بالکل پہلے ”سیدنا“ کے لفظ کا اضافہ کریں۔ اگرچہ عبادت میں ایسا لکھا ہوا نہ ہو۔

اسمِ پاک کے پہلے سیدنا: ”دلائل الخیرات“ درود شریف کے مجموعہ پر مشتمل ایک مشہور و مقبول ترین کتاب ہے جس کے مولف حضرت شیخ الدلائل شیخ محمد بن سلیمان جزولی قدس سرہ کی خدمت میں ایک ترکی نوجوان حاضر ہوا اور ”دلائل الخیرات“ پڑھتے وقت جہاں کہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ پاک آتا تو ”سیدنا“ نہیں کہتا تھا جس پر حضرت شیخ قدس سرہ نے ہدایت فرمائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک سے پہلے ”سیدنا“ بھی کہہ۔ اس نے جواب دیا کہ جب کتاب میں ”سیدنا“ کا لفظ نہیں لکھا ہے تو میں کیوں کہوں۔ آپ نے اسے ہر طرح سمجھایا مگر وہ نہ مانا۔ وہ ترکی نوجوان رات میں سو گیا تو دیکھا کہ خواب میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ترکی نوجوان کے پیٹ پر خنجر رکھ کر پوچھنے لگے ”بتا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام اقدس کے ساتھ ”سیدنا“ کہے گا یا نہیں وہ تو سید العالمین ہیں تو کس گنتی و شمار میں ہے۔“

اسمِ پاک کے بعد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بعض درود شریف کے مجموعوں پر مشتمل کتابوں مثلاً

”دلائل الخیرات“ ”اوراد قادریہ“ کے شروع میں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اور حضور سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء گرامی کی فرست دی جاتی ہے جنہیں ورد کرنا بھی وظیفہ میں شامل ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں جس طرح حق تعالیٰ کے ہر نام کے آگے ”جل جلالہ“ پڑھا جاتا ہے کتاب میں لکھا ہو کہ نہ ہو۔ اسی طرح حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر اسم پاک کے پہلے ”سیدنا“ اور نام پاک کے فوراً بعد ”صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ پڑھنا چاہئے۔ البتہ مختلف مقامات پر ”سیدنا“ کے دال پر عربی قواعد کے مطابق کبھی زیر اور کبھی زبر اور کبھی کبھی پیش آسکتا ہے۔ اسکا عام قاعدہ یوں یاد رکھا جاسکتا ہے کہ درود شریف میں اسم گرامی ”محمد“ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں واقع حرف ”د“ پر جو حرکت یا تنوین ہوگی وہی حرکت سیدنا کے حرف ”د“ پر بھی ہوگی۔ جیسا کہ قبل ازیں لکھا جا چکا ہے علامہ ابن حجر اپنی کتاب ”الزواجر عن اقتراف الكبائر“ میں لکھتے ہیں کہ کبیرہ گناہ ساٹھ ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی سن کر درود شریف نہ پڑھنا بھی ان میں سے ایک کبیرہ گناہ ہے۔

جب درود شریف کا وظیفہ پڑھ کر فارغ ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم از کم اتنا کہ لیس و سلامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

آل رسول پر درود شریف ضروری : مخفی نہ رہے کہ درود شریف پڑھتے وقت جہاں ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا جاتا ہے وہیں آپ کے ساتھ آپ کی آل پر بھی درود بھیجا جائے جو قرآن کریم اور ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کے سورہ شوریٰ کی آیت ۲۳ میں ہے ”قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ“ (اے محبوب ! تم فرما دو کہ میں تم سے اس پر (یعنی تبلیغ و ہدایت پر) کچھ اجر نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت) یعنی میں تم سے قرابت کی محبت کا مطالبہ کرتا ہوں۔ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے در منثور میں اور دیگر مفسرین نے اسی آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے

وہ کون قربت داریا رشتہ دار ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے تو آپ نے فرمایا ”علی“  
”فاطمہ“ اور انکی اولاد (یعنی امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

اسی طرح مشکوٰۃ کی ایک حدیث شریف میں ارشاد نبوی ہے ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُمَا  
فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يَحِبُّهُمَا“ یعنی اے اللہ میں ان دونوں (حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما)  
کو محبوب رکھتا ہوں تو بھی ان کو محبوب رکھ اور جو ان کو بھی محبوب رکھ۔  
گویا جس نے آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھی وہ اس مقبول دعا کی بدولت اللہ اور اسکے  
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں کا محبوب بندہ بن جاتا ہے۔ علمائے جمہور کے نزدیک آل سے مراد وہ  
ہیں جن کو زکوٰۃ لینا حرام ہے۔ یعنی بنو ہاشم اور بنو مطلب کے مسلمان گویا علی، عباس  
جعفر، عقیل، حمزہ رضی اللہ عنہم اور ان کی اولاد مراد ہے اور یہ بھی روایت ہے کہ آل سے ازواج  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولاد فاطمہ مراد ہے۔

بہر حال جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ کی آل پر صلوٰۃ و برکات  
پر مشتمل درود ابراہیمی جب تک نہ پڑھا جائے نماز مکمل نہیں ہوتی۔ اسی طرح عام طور پر درود  
شریف میں بھی آل رسول پاک کا ذکر جمیل بھی ناگزیر ہے لیکن درود شریف پڑھنے میں پابندی  
کرنے بڑے فوائد اور بہت منافع ہیں ورنہ ہمارے آقا کہیں ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔

(۱) معارج النبوہ میں ہے کہ ایک شخص نیک و پرہیزگار اور پابند نماز و روزہ ہونے کے  
باوجود درود شریف پڑھنے میں سستی اور کوتاہی کرتا تھا ایک رات جب خواب میں زیارت نبوی  
نصیب ہوئی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی وہ بار بار آپ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آنے کی کوشش کرتا مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر بار اس سے منہ پھیر لیتے۔  
بالآخر اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیوں آپ مجھ پر نظر عنایت نہیں فرما رہے  
ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تجھے پہچانتا ہی نہیں کیوں کہ تو مجھ پر درود شریف کا تحفہ



ہی نہیں بھجتا۔ میری نظر عنایت و شفقت اس امتی پر ہوتی ہے جو مجھ پر درود شریف پڑھا کرتا ہے۔ وہ شخص بیدار ہوتے ہی اس روز سے پابندی کے ساتھ روزانہ نہایت شوق و محبت کے ساتھ درود شریف پڑھنے لگا۔ چند دن پھر خواب میں زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوا تو دیکھا کہ سرکار بڑے خوش خوش ہیں کہ ”اب میں تجھے خوب پہچانتا ہوں اور قیامت کے دن میں تیری شفاعت کا ضامن ہوں لیکن درود شریف پڑھنا ہر گز نہ چھوڑنا“

(۲) اسی طرح سعادت الدارین میں ہے کہ ایک شخص جب کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک سنا تو وہ درود شریف پڑھنے میں خالت سے کام لیتا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی زبان گوئی ہو گئی اور آنکھوں سے اس کی بینائی جاتی رہی پھر وہ حمام کی نالی میں گر گیا اور پیاس کی حالت میں مر گیا۔ نعوذ باللہ! اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے نام یاد کر پر درود نہ پڑھنے والا سب سے بڑا خلیل شخص ہے جو قیامت میں میرے دیدار سے محروم رہیگا۔

درود شریف لکھنے کے آداب: حافظ ابن صلاح نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی لکھتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صلوٰۃ و سلام لکھنے پر اصرار کرے اور اس کے بار بار آنے سے آزر دہ نہ ہو کیوں کہ یہ سب سے بڑا فائدہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ صلوٰۃ لکھنے والے کے شرف سے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی ارشاد کافی ہے کہ ”جس شخص نے کتاب میں مجھ پر درود شریف لکھا تو جب تک اس کتاب میں میرا نام لکھا باقی ہے اس شخص کیلئے فرشتے بخشش طلب کرتے رہیں گے۔“

درود کی جگہ مخفف لکھنے کا انجام: واضح ہو کہ جہاں درود شریف لکھنے کے اس قدر زیادہ برکات اور منافع ہیں اسم پاک نبوی کے ساتھ درود نہ لکھیں یا پورا درود لکھنے کے بجائے تھف علامات درود لکھیں تو اس کا نقصان بلکہ اس کی سزا بھی اسی قدر سخت ہے۔

(۱) شیخ ابو طاہر علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ میں ابتداء میں جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

نام پاک لکھتا تو ساتھ درود شریف نہیں لکھتا تھا۔ ایک دن خواب میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ بابرکت سے مشرف ہوا تو میں نے سلام عرض کیا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چہرہ انور کو دوسری طرف پھیر لیا میں نے دوسری طرف ہو کر پھر سلام عرض کیا تو میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری بار بھی اپنا چہرہ مبارک پھیر لیا۔ اس کی وجہ دریافت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو کتاب میں میرا ذکر کرتا ہے مگر مجھ پر درود پاک نہیں لکھتا۔ اس دن سے شیخ ابو طاہر علیہ الرحمہ نے ہر بار سرور کو نین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ یہ لکھنا شروع کر دیا۔

”صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا“ (سعادة الدارين)

(۲) ایک رئیس حدیث کی مشہور کتاب ”موطا شریف“ سے بڑی محبت کرتا تھا اس کے لئے ایک عالمِ دین نے موطا شریف کا ایک نسخہ تحریر کیا جو نہایت خوبصورتی کے ساتھ لکھا گیا تھا، لیکن اس نے جہاں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی آیا وہاں درود پاک کو حذف کر کے اس کی جگہ صرف (۴) کی علامت لکھ دی۔ رئیس اس عالمِ دین کی خوبصورت تحریر پر بہت خوش ہوا اور اسے انعام و اکرام دینے کا ارادہ کیا۔ لیکن جب اس نے کتاب کے اندر دیکھا کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم پاک کے ساتھ درود شریف لکھنے میں مخالفت اور خیانت سے کام لیا ہے تو انعام دینے کے بجائے اسے دھکے دے دے کر نکال دیا جس کے بعد وہ عالمِ دین کنگال ہو گیا اور ذلت کی موت مر گیا۔ (سعادة الدارين)

(۳) اسی طرح ایک کاتب اپنی کتاب کے دوران جہاں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ گرامی کے ساتھ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بجائے صرف ”صلعم“ لکھتا تھا اس کے مرنے سے پہلے اس کا وہ ہاتھ کٹ گیا۔ (شفاء الاسقام)

(۴) ایک دوسرا ایسا ہی شخص جو ”صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ کی جگہ ”صلعم“ لکھتا تھا اسکی موت سے پہلے اس کی زبان کاٹ دی گئی۔ (سعادة الدارين)

(۵) ایسا ہی ایک شخص نام نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صرف ”علیہم“ لکھا کرتا تھا تو وہ مفلوج ہو کر مر گیا۔ دوسرا ایسا ہی شخص آنکھوں کا اندھا ہو گیا حتیٰ کہ وہ بازاروں میں گھومتا آوارہ لوگوں سے مانگتا پھر تا تھا۔ (سعادة الدارين)

ضروری نوٹ : ان واقعات میں یہ کس قدر عبرت انگیز پہلو ہے کہ جب صرف درود شریف سے بے اعتنائی اور ناقدری کی ایسی کڑی سزا ہے تو پھر شانِ نبوت و رسالت میں بے ادبی و گستاخی کرنے والوں کا کیا حشر ہو گا۔ العیاذ باللہ!

غیر نبی پر درود سلام منع : شیخ ابو محمد الجوبینی علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ سلام دراصل صلوٰۃ کے معنی میں ہے۔ لہذا انبیاء علیہم السلام کے علاوہ تمام دوسروں پر سلام استعمال نہیں کیا جائے گا لہذا آدم علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام درست ہے مگر علی علیہ السلام یا حسین علیہ السلام یا پھر امام حسین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں کہا جا ہیگا۔ اس حکم میں زندہ اور فوت شدہ برابر ہیں، ہاں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام مبارک کے تابع کر کے غیر نبی پر درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔ جس سے مقصود تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود یا سلام ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ میں اور کا بھی نام آجائے۔ مثلاً۔ ”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَصْحَابِهِ وَاَزْوَاجِهِ وَاَوْلِيَائِهِ اُمَمَتِهِ وَعُلَمَائِهِ اَجْمَعِينَ خُصُوصًا عَلٰی غَوْثِ الصَّمَدَانِي“ وغیرہ کہہ سکتے ہیں کیونکہ اس درود شریف میں آل پاک، صحابہ کرام، اولیاء علماء اور حضرت غوثِ صمدانی کا ذکر آگیا مگر ان سب کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے تابع ہے۔

لہذا سلام کو غائب میں استعمال نہیں کیا جائے گا۔ لیکن حاضر کے لئے سلام کے ساتھ خطاب کیا جائے گا، یعنی یوں کہا جائیگا۔ سلام علیک یا سلام علیکم، یا السلام علیک یا السلام علیکم، اس پر اجماع ہے (افضل الصلوٰۃ)

رضی اللہ عنہ کا استعمال: صحابہ تابعین اور ان کے بعد کے تمام علماء اور اخبار کیلئے ”رضی اللہ عنہ“ اور ”رحمۃ اللہ علیہ“ کا استعمال متحب ہے بعض حضرات نے ”رضی اللہ عنہ“ کو صحابہ کے ساتھ اور ”رحمۃ اللہ علیہ“ کو صحابہ کے علاوہ دوسروں کے ساتھ مختص کر دیا ہے جس سے اتفاق نہیں کیا جاسکتا، کیوں کہ قرآن مجید میں ”رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ وَرَضُوا عَنْہُ“

(یعنی اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں) کے الفاظ چار جگہ آئے ہیں

(۱) سورۃ توبہ کی آیت نمبر (۱۰۰) میں مہاجرین و انصار صحابہ اور ان کے

پیروی کرنے والوں کی شان میں۔

(۲) سورۃ مائدہ کی آیت نمبر (۱۱۹) میں صادقین کی شان میں

(۳) سورۃ مجادلہ کی آیت نمبر (۲۲) میں مخلص مومنین کی شان میں

(۴) سورۃ پینہ کی آیت نمبر (۸) میں خوف خدا کرنے والے مومنوں کی شان میں۔

جس سے بخوبی واضح ہو گیا کہ رضائے الہی کی یہ خوشخبری، قرآن پاک میں صرف

صحابہ کرام ہی کے لئے خاص نہیں بلکہ یہ بشارت سچے، مخلص خدا کا خوف کرنے

والے اور ان مومنوں کے لئے بھی ہے جو صحابہ کرام کے پیروکار ہیں

لہذا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے الفاظ صحابہ کے علاوہ سچے مخلص متقی مومن یعنی اولیاء

اللہ علماء حق، صالحین، مشائخ کرام اور بزرگان دین کے ناموں کے ساتھ بھی لکھے جاسکتے ہیں۔

سورۃ پینہ میں تو ”رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ وَرَضُوا عَنْہُ“ کے الفاظ کے آگے لکھا ہے ”ذَٰلَکَ

لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ“ جس میں الفاظ ”من خشی“ عام ہیں۔ اس لئے ہر ولی بزرگ کے ساتھ

رضی اللہ عنہ کہا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ بزرگان دین کے ناموں کے ساتھ ”رَحِمَہُ اللہُ“ یا

”رَحِمَہُ اللہُ عَلَیْہِ“ یا ”عَلِیْہِ الرَّحْمَہُ“ یا ”قَدِیْسَ سِرَّہُ“ وغیرہ کے الفاظ بھی لکھے جاسکتے

ہیں۔ البتہ کسی صحابیہ یا متقیہ خاتون کیلئے ان الفاظ میں عربی قواعد کے مطابق مذکر ضمیر ”ہ“ کے

جائے مونث ضمیر ”ہا“ لکھی جائیگی جیسے رَضِیَ اللہُ عَنْہَا یا رَحِمَہُ اللہُ عَلَیْہَا وغیرہ۔

# ساتواں باب

## درود شریف کے مشہور و معروف صیغے

جیسا کہ پہلے باب کے ختم پر ذکر کیا گیا تھا کہ احادیث شریفہ میں حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مختلف الفاظ میں درود و سلام کے متعدد صیغے مروی ہیں۔ انکے علاوہ صحابہ کرام، صالحین، مفسرین و محدثین اور مشائخ و اولیائے کاملین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے درود و سلام کے مختلف صیغے مستند کتابوں میں درج ہیں جو شریعت مطہرہ کے عین مطابق ہیں۔ ان میں سے اکثر صیغے القول البدیع، اوراد قادر یہ، بشار الخیرات اور دلائل الخیرات میں جمع کئے گئے ہیں۔ ان میں سے کوئی (۱۸) درودوں کا تذکرہ کتاب ہذا کے پچھلے ایواب میں بیان کردہ واقعات کے دوران بھی آچکا ہے۔ جو بعض بزرگان دین سے منسوب ہیں۔ اور جنہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب یا بیداری میں زیارت کے وقت ارشاد فرمائے تھے یا پھر ان عاشقان رسول بزرگان دین اپنے دلی اشتیاق یا الہامی بصیرت سے درود و سلام کے یہ کلمات تالیف کئے اور پھر دربار نبوی میں بوقت زیارت پیش کئے گئے تو آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو نہایت مسرت سے پسند فرمایا لیا۔ درود شریف کے ان صیغوں میں بعض طویل بھی ہیں اور بعض مختصر کلمات پر مشتمل ہیں۔ ذیل میں چند مشہور و معروف مگر مختصر درود شریف مع تاثیرات و خواص درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) شفاعت واجب ہے: شفاء شریف میں جس درود شریف کو حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ اس طرح ہے۔

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَ أَنْزِلْهُ الْمُنْزَلَ الْمُقَرَّبَ مِنْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ (ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج اور قیامت کے دن آپ کو ایسی منزل سے ہمکنار فرمادے جو تجھ سے قریب ہو۔)

طبرانی، احمد، بزاز اور ابن ابی عاصم نے اس درود شریف کی روایت حضرت روفیع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے کرتے ہوئے لکھا ہے حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”اس کے پڑھنے والے شخص کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی“ (افضل الصلوٰۃ)

خواب و قیامت میں دیدار نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ وَعَلَى جَسَدِهِ فِي الْأَجْسَادِ وَعَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ“ (ترجمہ: اے اللہ! روحوں میں ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پر اور جسموں میں ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم پر اور قبروں میں ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر درود بھیج۔)

بقول امام شعرانی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”اس درود کا پڑھنے والا مجھے خواب میں دیکھے گا اور قیامت کے روز بھی مجھے دیکھے گا۔ اور جس نے قیامت کے روز مجھے دیکھا میں اس کی شفاعت کروں گا۔ اور جس کی میں نے شفاعت کی وہ میرے حوض سے پئے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر حرام کر دیگا۔“ (افضل الصلوٰۃ)

(۳) تمام مخلوقات کے برابر درود شریف: ”صَلَوَاتُ اللَّهِ وَ مَلَائِكَتِهِ وَ أَنْبِيَآئِهِ وَ رُسُلِهِ وَ جَمِيعِ خَلْقِهِ عَلَى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِهِ وَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ“ (ترجمہ: ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر اللہ کا اور اس کے فرشتوں اس کے نبیوں اور اس کے رسولوں کا اور اسکی سب مخلوق کا درود ہو اور ان سب پر اللہ

کا سلام، رحمت اور برکت نازل ہو)

علامہ حسین کاشفی علیہ الرحمہ کتاب ”تحفہ الصلوٰۃ“ اور کتاب ”ریاض المذاکرین“ میں اس طرح نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ہر روز تین بار اور ہر جمعہ ایک سو بار یہ درود پڑھے تو گویا سنے تمام مخلوقات کے برابر درود بھیجا اور کل قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمرہ خاص میں اٹھے گا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے جنت میں تشریف لے جائیں گے۔ (گنجینہ درود شریف)

(۴) دلائل الخیرات ختم کرنے کا ثواب: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ (سَيِّدِنَا) آدَمَ وَ (سَيِّدِنَا) نُوحٍ وَ (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ وَ (سَيِّدِنَا) مُوسٰی وَ (سَيِّدِنَا) عِيسٰی وَ مَا بَيْنَهُمْ مِنَ النَّبِيِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ (ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدنا آدم (علیہ السلام) اور سیدنا نوح (علیہ السلام) اور سیدنا ابراہیم (علیہ السلام) اور سیدنا موسیٰ (علیہ السلام) اور سیدنا عیسیٰ (علیہ السلام) پر اور ان کے درمیان جو جو انبیاء اور رسول ہوئے ان پر درود و سلام بھیج اور برکت نازل فرما۔ ان سب پر اللہ کے درود ہوں اور اس کا سلام ہو۔)

جو اس درود شریف کو تین بار پڑھے گا گویا اس نے پوری کتاب ”دلائل الخیرات“ ختم کر لی۔ اسے اس کے مولف حضرت ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان جزولی علیہ الرحمہ سے اس کے شارحین نے نقل کیا ہے۔ (افضل الصلوٰۃ)

(۵) چھ لاکھ درود شریف کے برابر: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ ۝ (ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس تعداد کے مطابق درود بھیج جو اللہ کے علم میں ہے ایسا درود جو اللہ تعالیٰ کے دائمی ملک کے ساتھ دوا می ہو۔) (افضل الصلوٰۃ)

علامہ احمد صاوی علیہ الرحمہ نے بعض مشائخ کرام سے نقل کیا ہے۔ نیز امام سیوطی بھی فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف (۶) لاکھ درود شریف کے برابر ہے۔ بعض عارفین نے ذکر کیا ہے کہ جو شخص اسے روزانہ خصوصاً ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھیگا دونوں جہاں کے سعادت مند لوگوں میں سے ہوگا اسکو ”صلوۃ السعادة“ بھی کہا جاتا ہے۔ (افضل الصلوۃ)

(۶) ایک لاکھ درود کے برابر: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِيْ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَفِي الْمَلَأِ الْاَعْلٰی اِلٰی يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ (ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر سب اگلوں اور پچھلوں میں اور فرشتوں کی اعلیٰ جماعت میں اور روز قیامت تک درود بھیج۔) بقول امام شعرانی ایک شخص مسجد نبوی میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو اپنے اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے درمیان بٹھایا۔ جس پر حاضرین کو تعجب ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ شخص مجھ پر وہ درود پڑھتا ہے جو کسی نے بھی مجھ پر اس سے پہلے نہیں بھیجا۔“ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دریافت کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی درود شریف کے یہی الفاظ ارشاد فرمائے۔ (افضل الصلوۃ)

ترجمہ الحجاز میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ ”جس شخص نے اس درود شریف کو ہر نماز کے بعد ایک بار پڑھ لیا تو گویا اس نے ایک لاکھ درود پڑھا اور اس کا اس قدر ثواب بھی پائے گا۔ اور ساتھ ساتھ بے حد مسرور اور خوش و خرم رہیگا۔“

(۷) ایک لاکھ درود کے برابر ثواب: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّوْرِ الَّذِي السَّارِي فِيْ جَمِيْعِ الْاَنْثَارِ وَالْاَسْمَاءِ وَالْصِّفَاتِ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ ۝



ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج جو نور ذاتی ہیں تمام اسماء و آثار و صفات کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر درود و سلام بھیج) اسکو ”صَلَوَةُ النُّورِ الذَّاتِي“ کہتے ہیں۔ جس کو ایک بار پڑھا جائے تو ایک لاکھ بار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔  
(فضائل درود و سلام)

(۸) ستر ہزار درود کے برابر، نسیان دور: ”اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْكَامِلِ وَعَلَىٰ آلِهِ كَمَا لَانْهَاءُ لِكَمَالِكَ وَعَدَدُ كَمَالِهِ“  
(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی کامل پر اور آپ کی آل پر درود و سلام اور برکتیں بھیج، ایسی جیسی تیرے کمال کی انتہاء میں نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمال کا شمار نہیں) اس کو ”صلوة کمالیہ“ بھی کہتے ہیں جس کو ایک بار پڑھنے سے (۷۰) ہزار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ اگر کسی کو نسیان یعنی بھول جانے کی عادت ہو تو وہ نماز مغرب اور عشاء کے درمیان بلا تعداد اس درود شریف کو پڑھا کرے انشاء اللہ یہ شکایت دور ہو جائیگی اور حافظہ بڑھ جائے گا۔ (فضائل درود و سلام)

(۹) پچاس ہزار درود کے برابر، تسخیر و محبت کیلئے: ”اللَّهُمَّ اجْعَلْ فَضَائِلَ صَلَوَاتِكَ وَسَرَائِفَ زَكَوَاتِكَ وَنَوَامِي بَرَكَاتِكَ وَعَوَاطِفَ رَأْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَتَحِيَّتِكَ وَفَضَائِلَ الْآئِكَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَرَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَائِدِ الْخَيْرِ وَفَاتِحِ الْبَرِّ وَنَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَ سَيِّدِ الْأُمَمَةِ“ (ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تیرے درودوں کی فضیلتیں اور تیری خوبیوں کی شرافتیں اور تیری برکتوں کی زیادتیاں اور تیری عطا کاش تیری رحمت اور تیری تحیت کی عنایتیں اور تیری نعمتوں کی فضیلتیں نازل فرما کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسولوں کے سردار اور رب العالمین کے رسول اور نیکی کی طرف

راغب کرنے والے اور بھلائی کھولنے والے اور نبی رحمت اور سردار امت ہیں)

جس نے اس درود شریف کو ایک بار پڑھا تو گویا پچاس ہزار درود شریف پڑھا۔ برکتیں حاصل کرنے اور مخلوق کی تسخیر اور محبت کے لئے نہایت کارآمد ہے۔ روزانہ اکیس مرتبہ ورد رکھیں۔ (گنجینہ درود شریف)

(۱۰) بیس ہزار درود کے برابر زانی و شرابی کی اصلاح: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِكَ الْمُتَرَضٰی وَوَلِيِّكَ الْمُجْتَبٰی وَامِيْنِكَ عَلٰی وَحْيِ السَّمَآءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَكْرَمِ الْاَسْلَافِ الْقَائِمِ بِالْعَدْلِ وَالْاِنْصَافِ الْمَنْعُوْتِ فِيْ سُوْرَةِ الْاَعْرَافِ الْمُنتَخَبِ مِنْ اَصْلَابِ الشَّرَافِ وَ الْبُطُوْنِ الْظُرَافِ الْمُصَفٰی مِنْ مُّصَاصِ عَبْدِ الْمُطَلِّبِ بْنِ عَبْدِ مَنْفٰنٍ الَّذِيْ هَدَيْتَ بِهٖ مِنَ الْخِلَافِ وَبَيَّنَّنْتَ بِهٖ سَبِيْلَ الْعَفَافِ ۝ (ترجمہ: اے اللہ! تیرے پسندیدہ نبی اور تیرے برگزیدہ رسول اور تیرے منتخب دوست اور آسمانی وحی کے تیرے امین پر درود بھیج۔ اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج جو سب اگلوں میں بزرگ ترین ہیں۔ عدل و انصاف قائم فرمانے والے ہیں۔ سورہ اعراف میں جنکی تعریف فرمائی گئی۔ ان بزرگوں کی پشتوں اور صاف و پاکیزہ شکموں سے چنے ہوئے ہیں۔ عبد المطلب بن عبد مناف کے خاندان کا ایسا خلاصہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت تو نے ہم پچھلوں کی رہنمائی فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے وسیلے سے تو نے پائی کا طریقہ بیان فرمایا۔)

یہ درود شریف شیخ محی الدین المعروف بہ جنید یمنی علیہ الرحمہ سے منقول ہے جو کوئی (۱۰) بار صبح اور (۱۰) بار شام میں اس درود شریف کو پڑھے اس سے خدا راضی اور خوش ہوتا ہے اور اس پر رحمت بھیجتا ہے۔ اسکو ایک مرتبہ پڑھنے سے بیس (۲۰) ہزار مرتبہ ورد کرنے کے برابر ثواب حاصل ہوگا، یہ درود شریف دراصل اخلاق کریمانہ کا مخزن اور فضائل حمیدہ کا منبع

ہے۔ اگر حاملہ عورت کو روزانہ اکیس (۲۱) مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلایا جائے تو اولاد صالح پیدا ہوتی ہے۔ بد اخلاق، زانی، اور شرابی کی اصلاح کے لئے یہ درود معظم اکسیر اعظم ہے وہ فوراً نیک عادات اختیار کریگا۔ (گنجینہ درود شریف)

(۱۱) گیارہ ہزار درود شریف کے برابر: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهِ صَلَٰةً اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ وَّ هُوَ لَهَا اَهْلٌ ۝

(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی اولاد پر درود بھیج ایسا درود جو تیری شان کے شایاں اور آپ کی شان کے شایاں ہو)

حافظ سخاوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ”القول البدیع“ میں اس درود شریف کو شیخ ابو طاہر احمد الجندی حنفی مدنی کی طرف منسوب کیا ہے۔ حافظ سیوطی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اس کا ایک مرتبہ پڑھنا گیارہ ہزار درود شریف کے برابر ہے۔ (افضل الصلوٰۃ)

(۱۲) دس ۱۰ ہزار درودوں کے برابر: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِثْنِ اَلْفٍ صَلَوةٍ وَّ رَحْمَةٍ وَّ بَرَكَاتٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ ۝

(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر میری طرف سے ہزاروں ہزار بار درود رحمت اور برکتیں بھیج اور برکت و سلام فرما۔)

جس نے اس درود شریف کو ایک بار پڑھا تو اس نے گویا دس ہزار بار درود شریف

پڑھا۔ (گنجینہ درود شریف)

(۱۳) پانچ ہزار درود کے برابر، مقہوری اعداء: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ خَتَمْتَ بِهٖ الرِّسَالَةَ وَاَيَّدْتَهُ بِالنَّصْرِ وَ الْكُوْنُتِ وَ الشَّفَاعَةِ ۝

(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود و سلام بھیج جو نبی امی اور پاک و پاکیزہ ہیں۔ اے اللہ اس ہستی پر درود بھیج جس پر تو نے رسالت ختم کر دی اور جس کو تو نے مدد کوثر اور شفاعت کے ساتھ قوت عطا فرمائی)

یہ درود شریف ایک ولی کامل نے بتایا ہے جس کا ایک مرتبہ پڑھنا گویا پانچ ہزار درود شریف پڑھنے کے برابر ہے۔ فتح و نصرت اور مقہوری اعداء کے لئے چار مرتبہ اس درود شریف کا ہمیشہ درود رکھنا نہایت مفید ہے (گنجینہ درود شریف)

۱۴) پانچ ہزار درود کے برابر دشمن کی زبان بندی: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي قُوْنَتِ الْبَرَكَهٗ بِذَاتِهِ وَمُحْيَاہٗ وَتَعَطَّرَتْ اَلْعَوَالِمُ بِطِيْبِ ذِكْرِہٖ وَرَيَاہٗ ۝

(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ نبی امی ہیں اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج کہ برکت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ سے قریب کر دی گئی ہے اور سارے عالم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد کی مہک اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو سے معطر ہو گئے ہیں۔) یہ درود مکرم حضرت سید شاہ عظمت سلطان سربقا قادری علیہ الرحمہ سے منقول ہے اس درود شریف کا ایک مرتبہ پڑھنا پانچ ہزار درودوں کے پڑھنے کے مماثل ہے۔ فرماتے ہیں کہ کثرت سے اس کا ورد رکھنے سے دشمن کی زبان بندی ہو جائیگی اور فتح و نصرت حاصل ہوگی۔ (گنجینہ درود شریف)

۱۵) رات دن کے برابر درود: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِيْ اَوَّلِ کَلَامِنَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِيْ اَوْسَطِ کَلَامِنَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِيْ اٰخِرِ کَلَامِنَا ۝

(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمارے کلام سے پہلے درود بھیج۔ اے اللہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمارے کلام کے درمیان درود بھیج اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمارے کلام کے آخر میں درود بھیج)

حضرت حسین کا شفی علیہ الرحمہ نے کہا کہ حضرت شیخ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمہ نے مناجح میں اس درود شریف کا ذکر کیا ہے اور حضرت شیخ ابو العباس بری علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ جس شخص نے ہر روز اس درود شریف کو تین (۳) بار بعد نماز عشاء ورد کیا تو گویا اس نے رات دن کے برابر درود بھیجا۔

(۱۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ وَّ سَلِّمْ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ وَّ سَلِّمْ زَنَةَ مَا عَلِمْتَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ وَّ سَلِّمْ مِلْءَ مَا عَلِمْتَ ۝ (ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر اس شمار میں درود و سلام بھیج جسے تو ہی جانتا ہے۔ اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر اس مقدار میں درود و سلام بھیج جسے تو ہی جانتا ہے۔ اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر اس اندازہ میں درود و سلام بھیج جسے تو ہی جانتا ہے)

اس درود شریف کو بھی جو شخص ہر روز صبح تین بار اور شام میں تین بار پڑھے گا تو گویا اس نے رات دن میں مشغول ہونے کا ثواب حاصل کیا۔ حضرت حسین کا شفی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہ درود شریف حضرت خضر علیہ السلام سے امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض اولیاء اللہ کو پہنچا ہے فرغانی میں یہی لکھا ہے۔ اس درود شریف کے بڑے فوائد ہیں (گنجینہ درود شریف)

(۱۷) ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھیں: "جَزَى اللّٰهُ عَنَّا (سَيِّدَنَا)"

مُحَمَّدًا (ﷺ) مَا هُوَ أَهْلُهُ ۝

(ترجمہ: ہماری عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی چیز عطا فرمائے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شایان شان ہو۔) اس درود شریف کی یہ فضیلت ہے کہ اسے پڑھنے والے کیلئے ستر (۷۰) فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے لکھتے تھک جاتے ہیں۔ (طبرانی) ۱۸ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَهُ ۝

(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر ایسا درود بھیج جو تجھے محبوب ہو اور جس سے تو راضی ہو) اس درود شریف کی بھی خاصیت یہ ہے کہ جو کوئی ایک مرتبہ اس کو پڑھ لے تو ستر (۷۰) فرشتے ایک ہزار دن تک اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھتے ہی رہتے ہیں۔ (مزرع الحنات) ۱۹ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَ اَعْطِ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدَ بْنَ الدَّرَجَةِ وَ الْوَسِيْلَةَ فِي الْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ جَزِ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ أَهْلُهُ ۝

(ترجمہ: اے اللہ! اے ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کے رب! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنت میں درجہ اور وسیلہ عطا فرمائے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کے رب! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی جزا عطا فرما جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شایان شان ہو)

امام سجائی نے بقول شیخ الملوی لکھا ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے جس امتی نے صبح و شام یہ درود بھیجا تو ستر فرشتے ہزار دنوں تک نیکیاں لکھتے لکھتے تھک جائیں گے اور اسے اور اس کے والدین کو بخش دیا جائیگا۔ (افضل الصلوٰۃ)

(۲۰) بیٹھنے سے پہلے مغفرت: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ  
(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپکی آل پر درود و سلام بھیج۔)

شرح دلائل میں ہے استاد ابو بکر محمد جبر علیہ الرحمہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے یہ درود پڑھا اور وہ کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور اگر بیٹھا ہوا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔

(۲۲) ایک سو چالیس پوری: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰهْلِ بَيْتِهِ  
(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت پر درود بھیج)

ابن حجر نے ”کتاب الصواعق“ میں لکھا ہے کہ جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جس نے یہ درود شریف سو (۱۰۰) بار بھیجا تو اللہ تعالیٰ اسکی سو چالیس پوری فرمائیگا، جن میں (۷۰) آخرت کی ہوں گی۔ (افضل الصلوٰۃ)

(۲۲) پریشانیاں دور اور حاجتیں پوری: اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًا عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرْبُ وَتَقْضٰی بِهِ الْحَوَائِجُ وَتَنَالُ بِهِ الرِّغَائِبُ وَحَسَنُ الْخَوَاتِمِ وَيَسْتَسْقٰی الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَعَلٰی اٰلِهِ

وَصَحْبِهِ فِي كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفْسٍ بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ ۝ (ترجمہ: اے اللہ! کامل درود شریف اور پورا سلام بھیج ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ اس کے وسیلہ سے مشکلات حل ہو جائیں اور اس کے ذریعہ پریشانیاں کھل جائیں اور اس کے وسیلہ سے حاجات پوری ہو جائیں اور اس کے توسل سے تمنائیں برآئیں اور انجام اچھے ہو جائیں اور بادل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک کی برکت سے برستا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اور اصحاب پر بھی ہر لمحہ میں ہر سانس میں اپنی تمام کی تمام معلومات کی تعداد کے مطابق درود و سلام بھیج)

یہ تفریحیہ: درود شریف ہے۔ شیخ عارف محمد حقی آفندی اے "خزینۃ الاسرار" میں امام قرطبی سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص روزانہ اکتالیس (۴۱) یا ایک سو یا زیادہ بار اس کی مداومت کریگا اللہ تعالیٰ اس کے غم و صدمہ دکھ اور بے چینی کو دور فرمادے گا۔ اور اس کے معاملے کو آسان کر دے گا۔ اس کے سینہ کو منور کر دے گا۔ اس کا مرتبہ بلند حالت اچھی رزق کشادہ اور اس پر حسنت و خیرات کے دروازے کھول دے گا۔ اور اس کی بات کو سلطانوں میں نافذ کریگا۔ زمانہ کے حوادث سے اسے محفوظ رکھیں گے۔ بھوک اور فقر کی ہلاکتوں سے بچائیں گے۔ اور لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیگا۔ اور وہ خدا تعالیٰ سے جو دعائیں گے گا وہ قبول ہوگی۔ یہ درود شریف بھی اللہ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ اس کا ذکر خزانوں کی کنجی ہے۔ اللہ اسی پر انھیں کھولتا ہے۔ جو اس پر ہمیشہ پابندی کرتے ہیں۔ (افضل الصلوٰۃ)

(۲۳) منہ کی بدبو دور: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی النَّبِيِّ الطَّاهِرِ ۝ (ترجمہ: اے اللہ! پاک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیج)

شیخ عبد الکریم شربانی حلبی کی کتاب سے نقل ہے کہ یہ درود شریف اس بدبو کو زائل کرنے کی دوا ہے جو بدبو دار چیزیں وغیرہ کھانے سے ہو جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شرط یہ ہے کہ ایک ہی سانس میں گیارہ بار پڑھے۔ دوسروں نے کئی مرتبہ اسے آزمایا ہے اور یہ



صبح طلوع ہو نیکی طرح سچا ثابت ہو گا۔ (افضل الصلوٰۃ)

(۲۴) مشکلات حل ہو جائیں : اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حَيْلَتِيْ اَدْرِ كُنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ (ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام اور برکتیں بھیج۔ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دشگیری کیجئے میرا حیلہ اور کوشش تنگ آچکے ہیں۔)

یہ صلوٰۃ حل مشکلات ہے۔ مفتی دمشق حامد آفندی علیہ الرحمہ ایک دفعہ سخت مشکلات میں گرفتار ہو گئے، وہاں کا وزیران کا سخت دشمن ہو گیا۔ وہ رات کو نہایت درجہ تڑپ اور اضطراب میں تھے کہ آنکھ لگ گئی۔ خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تسلی دی اور یہ درود شریف سکھایا کہ جب تو اس درود شریف کو پڑھے گا تو اللہ کریم تیری مشکل کو حل کر دے گا۔ آنکھ کھل گئی۔ اس درود شریف کو پڑھنے کے بعد وہ مشکل حل ہو گئی۔

فتاویٰ شامی کے مولف علامہ سید ابن عابدین علیہ الرحمہ کے ثبت میں اس کی باضابطہ سند موجود ہے اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھے بعد سورہ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھے۔ فارغ ہونے پر قبلہ رو ایسی جگہ بیٹھے جہاں سو جا سکیں اور صدق دل سے توبہ کرتے ہوئے ایک ہزار بار "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ" پڑھے اس کے بعد دو زانو بادب بیٹھ کر یہ تصور باندھ لے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوں اور عرض کر رہا ہوں۔ سوبار۔ دو سوبار۔ تین سوبار غرضیکہ پڑھتا جائے۔ جب نیند کا غلبہ ہو تو اسی جگہ دائیں کروٹ قبلہ کی طرف منہ کر کے سو جائے۔ پچھلی رات پھر جاگے اور اسی جگہ بادب بیٹھ کر صبح کی نماز تک درود شریف پڑھتا رہے پڑھتے وقت اپنی حاجت یا حل مشکلات کا تصور رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک رات میں یا تین راتوں میں مراد پوری ہوگی۔ آخری رات جمعہ کی

ہو تو بہتر ہے۔ (فضائل درود و سلام)

(۲۵) قلبی و جسمانی امراض سے شفا: ”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوبِ وَدَوَائِهَا وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِهَا وَنُورِ الْاَبْصَارِ وَضِيَاءِهَا وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ“ (ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ پر درود و سلام بھیج کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دلوں کیلئے علاج اور ان کی دوا ہیں۔ اور جسم کی عافیت اور ان کی شفا ہیں اور آنکھوں کا نور اور ان کی روشنی ہیں۔)

اس درود شریف کا نام ”صلوۃ الصفا“ ہے۔ قلبی اور جسمانی امراض سے صحت یابی اور شفاء کے لئے نیز آنکھوں کی بینائی میں اضافہ کے لئے اس کا کثرت سے پڑھنا بہ حد مفید ہے۔ (فضائل درود و سلام)

(۲۶) بیماریوں سے صحت۔ مصیبتوں سے نجات: ”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْحَبِيبِ الْمَحْبُوْبِ شَافِي الْعِلَلِ وَمُفْرِجِ الْكُرُوْبِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ“ (ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل و اصحاب پر درود و سلام بھیج جو حبیب ہیں، محبوب ہیں، بیماریوں سے شفا دینے والے اور غموں کو دور کرنے والے ہیں۔)

یہ درود شریف بیماریوں سے صحت اور مصیبتوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے مفید ہے۔ (تذات البرکات)

(۲۷) بدی سے محفوظ۔ دشمن مغلوب: ”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةَ الرِّضٰی وَارِضَ عَنْ اَصْحَابِهِ رِضًا رِضًا“

(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج ایسا درود کہ جو تیری رضا کا باعث ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے نہایت خوشنودی کے ساتھ تو راضی ہو جا) بعض اکابر اولیاء سے منقول ہے کہ جو شخص صبح و شام اس درود شریف کو پڑھے گا حق تعالیٰ اس سے راضی ہو گا۔ اور ہر کام آسان کر دیگا۔ اور بدی سے محفوظ رکھے گا اور دشمنوں کو مغلوب کر دیگا۔ اور فتح حاصل ہوگی۔ اکسیر اعظم ہے۔ (مطالع المسرات)

(۲۸) مدینہ منورہ میں حاضری: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ وَ هُوَ لَهَا اَهْلٌ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ۝

(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود اور برکت اور سلام بھیج۔ ایسا درود کہ جو تیرے بھی شبانیاں شان ہو اور وہ آپ کے بھی شبانیاں شان ہو۔)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس درود شریف کو قبول و منظور فرمایا ہے۔ جس شخص نے اس درود شریف کو پڑھا تو کچھ دنوں بعد وہ مدینہ منورہ پہنچا اور یہ بارہا آزمایا گیا ہے۔ حافظ سخاوی علیہ رحمہ نے اپنی تاریخ میں یہ ظاہر فرمایا ہے کہ جب علامہ جنودی علیہ الرحمہ نے مدینہ منورہ سے نکلنے کا ارادہ فرمایا تو وہاں کے اکابر سے ایک مرد نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ فرماتے ہیں فلاں سے کہہ دے کہ وہ سفر نہ کرے (یعنی مدینہ منورہ سے واپس نہ جائے) کیوں کہ وہ ایک بہترین درود شریف (اوپر درج کیا ہوا) پڑھتا ہے (گنجینہ درود شریف)

(۲۹) زیارت نبوی: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَ اٰذِقْنَا بِالصَّلَوةِ عَلَيْهِ كَذَّةٍ وَ صَلَّهِ ۝

(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود و سلام

اور برکتیں بھیج اور درود کے وسیلہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کی لذت چکھادے۔

اس درود شریف کی پابندی کرنے والے کو زیارت نبوی کی برکتیں حاصل ہوں گی۔

(جو اہل البحار۔ فضائل درود و سلام)

(۳۰) نَزَعَ مِنْ قَبْرِ مِیْلِ دِید اَرْنَبِی: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ  
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِ  
وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ (ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر درود و سلام اور برکت بھیج

کہ آپ نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، حبیب ہیں، عالی قدر ہیں، عظیم شان والے ہیں)

بزرگوں سے منقول ہے کہ جو شخص ہر شب جمعہ اس درود شریف کو پابندی سے کم  
از کم ایک مرتبہ پڑھیں گا تو موت کے وقت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی  
اور قبر میں اسکو اتارتے وقت وہ دیکھے گا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رحمت بھرے  
ہاتھوں سے اسکو قبر میں اتار رہے ہیں۔ (افضل السلوۃ)

(۳۱) جَنَّتْ یَقِیْنِ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ  
وَالْخَاتَمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِیْ اِلٰی صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِیْمِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ وَمِقْدَارِہٖ الْعَظِیْمِ

(ترجمہ: اے اللہ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور سلام اور برکت بھیج جو ہمہ ہوا  
اس کے کھولنے والے ہیں اور جو گزرا اس کے بند کرنے والے ہیں اور جو دین حق کی حق کے ساتھ  
مدد کرنے والے ہیں اور تیری سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان  
پر اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر ان کی قدر و منزلت عظیمہ کے حق کے مطابق درود بھیج۔

یہ ”صَلَوَةُ الْفَاتِحَةِ“ ہے۔ جو اہر المعانی میں اس درود شریف کے ایسے بہت زیادہ فضائل درج ہیں جو عقلوں کو حیران کر دیں۔ عارف تجانی علیہ الرحمہ کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوقت زیارت ارشاد فرماتے ہیں کہ جو اس درود شریف کو ایک بار ہی پڑھ لے تو اسکو اتنا ثواب مل جائیگا جتنا کہ س دن درود شریف اور وظائف پڑھنے والوں کو ملے گا۔

غوث زمانہ حضرت محمد البکری کبیر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جو مسلمان اس درود شریف کو عمر میں ایک بار پڑھ لے گا اگر بفرض محال وہ دوزخ میں داخل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے حضور وہ میرا دامن پکڑ لے۔ (فضائل درود و سلام)

(۳۲) حوض کوثر سے لبالب سیراب : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَوْلَادِهِ وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَاَصْهَارِهِ وَاَنْصَارِهِ وَاَشْيَاعِهِ وَمُحِبِّيهِ وَاُمَّتِهِ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِينَ يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ ۝ (ترجمہ : اے اللہ! سب سے زیادہ رحم فرمانے والے ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرسالی رشتہ داروں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مددگاروں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروؤں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاہنے والوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر اور ان سب کے ساتھ ہم سب لوگوں پر درود بھیج)

یہ درود شریف حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمہ سے بیان کیا گیا ہے جو فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے لبالب پیالہ پئے اسے چاہئے کہ اسے پڑھے (شفاء شریف)

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا درود بہت بڑے پیمانے سے ناپا جائے تو وہ ہم اہل بیت پر یہ درود پڑھے۔

۳۳) دربار رسالت سے منظور کردہ درود تاج: مولانا قاری سلیمان پھلواری علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ”صلوٰۃ وسلام“ میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ سید ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شرف زیارت کے وقت بارگاہ نبوی میں درود تاج پیش کرتے ہوئے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس درود شریف کے لئے منظوری عطا فرمائیے تاکہ ایصال ثواب کے وقت اسکو ختم میں پڑھا جایا کرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود تاج کو شرف منظوری عطا فرمادی جسکی بڑی فضیلت ہے۔ چنانچہ اس درود کے یہ فضائل بیان کئے گئے ہیں کہ اس کی تلاوت سے قلب کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔ سحر و آسیب جن و شیاطین کے دفع کرنے میں بہت مفید ہے۔ وباء و فساد چپک سے حفاظت ہوتی ہے۔ بانجھ عورت کو خالق کردگار اولاد سے نوازتا ہے۔ رزق و روزی میں برکت و وسعت عطا ہوتی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جمال مصطفیٰ کی زیارت بابرکت کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ درود تاج حب ذیل ہے۔

”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ  
وَالْبُرَاقِ وَالْعِلْمِ ۚ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ ۚ وَالْفَقْطِ وَالْمَرَضِ وَالْأَلَمِ ۚ اِسْمُهُ مَكْتُوبٌ  
مَنْ فَوَّعَ مَشْفُوعٌ مَّنْفُوشٌ فِي اللّٰوْحِ وَالْقَلَمِ ۚ سَيِّدِ الْعَرَبِ ۚ وَالْعَجَمِ ۚ جِسْمُهُ  
مَقْدَسٌ مُّعَظَرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ۚ شَمْسِ الصُّحٰى بِدْرِ الدُّجٰى  
صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرٍ اَلْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى مَصْبٰحِ الظُّلَمِ ۚ جَمِيْلِ الشَّيْمِ ۚ شَفِيْعِ الْاُمَمِ  
ۚ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ۚ وَاللّٰهُ عَاصِمُهُ وَجَبْرِیْلُ خَادِمُهُ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهُ  
وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهُ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهُ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهُ وَالْمَطْلُوْبُ

مَقْصُودُهُ وَالْمَقْصُودُ مَوْجُودُهُ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ خَاتِمُ النَّبِيِّينَ شَفِيعُ الْمُذْنِبِينَ  
 أَنِيسُ الْغَرِيبِينَ رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ رَاحَةُ الْعَاشِقِينَ مُرَادُ الْمُشْتَاقِينَ شَمْسُ  
 الْعَارِفِينَ سِرَاجُ السَّالِكِينَ مُصْبِحُ الْمُقَرَّبِينَ مُحِبُّ الْفُقَرَاءِ وَ الْغُرَبَاءِ  
 وَالْمَسْكِينِ سَيِّدُ الثَّقَلَيْنِ نَبِيُّ الْحَرَمَيْنِ إِمَامُ الْقِبْلَتَيْنِ وَسَيِّدُنَا فِي الدَّارَيْنِ  
 صَاحِبُ قَابِ قَوْسَيْنِ مَحْبُوبُ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ جَدُّ الْحَسَنِ  
 وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نُورٍ مِّنْ نُورِ اللَّهِ  
 يَأْيَاهَا الْمُشْتَاقُونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (مسئودہ سلام)

(ترجمہ: یا اللہ! ہمارے سردار اور آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج جو تاج والے

معراج والے براق والے اور علم والے ہیں۔ بلا، وباء، قحط، مرض اور دکھ دور کرنے والے  
 ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک لکھا ہوا، بلند کیا ہوا، شفاعت کیلئے مقبول کیا ہوا اور لوح و  
 قلم میں منتقل کیا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب و عجم کے سردار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا  
 جسم نہایت مقدس، خوشبودار، پاکیزہ اور خانہ کعبہ اور حرم پاک میں منور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 چاشت کے آفتاب اندھیرے کو دور کرنے والے چودھویں کے ماہتاب، بلندی کے صدر،  
 ہدایت کے نور، مخلوق کو پناہ دینے والے اور اندھیروں کے چراغ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نیک اطوار کے حامل۔ تمام امتوں کی شفاعت کرنے والے اور بخشش و کرم والے ہیں۔ اور اللہ  
 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نگہبان اور جبرئیل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت گزار، براق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کی سواری معراج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سفر، سدرة المنتھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام اور  
 قاب قوسین (قرب الہی) کا مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطلوب ہے اور مطلوب ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کا مقصود ہے۔ اور مقصود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام رسولوں کے

سردار تمام نبیوں میں سب سے آخر میں آئیوالے گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے، غریبوں سے انس رکھنے والے، تمام جہانوں کے لئے رحمت، عاشقوں کی راحت، مشتاقوں کی مراد، عارفوں کے آفتاب اللہ کی راہ میں چلنے والوں کے لئے چراغ، مقربین کے لئے شمع، فروزاں، فقیروں، غریبوں اور مسکینوں سے محبت رکھنے والے، جن وانس کے سردار، حرمین کے نبی، دونوں قبلوں (بیت المقدس و کعبہ) کے امام، دونوں جہاں (دنیا و آخرت) میں ہمارے وسیلہ، قاب قوسین کے مرتبہ پر فائز، دو مشرقوں اور دو مغربوں کے رب کے محبوب، امام حسن اور امام حسین (رضی اللہ عنہما) کے نانا، ہمارے آقا اور جن وانس کے آقا ہیں۔ یعنی ابو القاسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبد اللہ جو اللہ کے نور سے ایک نور ہیں۔ اے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال کے نور کا اشتیاق رکھنے والو! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر درود بھیجو اور سلام عرض کرو جیسا کہ سلام عرض کر نیکا حق ہے۔)

درود شریف کے ان مقبول و معروف صیغوں کے علاوہ دیگر کئی درود شریف ہیں جو حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ، شیخ ابو الحسن کرخی، امام محمد غزالی، سیدنا احمد کبیر رفاعی، شیخ احمد البدوی، شیخ اکبر محی الدین ابن عربی، امام فخر الدین رازی، اور شیخ شاذلی رحمہم اللہ، وغیرہ جیسے ممتاز و نامور علمائے کرام و مشائخ عظام سے منسوب ہیں۔ لیکن یہ سب یا تو کتناہی شکل میں ہیں یا طویل عبارت پر مشتمل ہیں لہذا یہاں ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔



## سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت غیر مسلم دنیا کی نظر میں

گزشتہ چودہ صدیوں سے غیر مسلم اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ کی بے شمار ممتاز اور اہم شخصیتوں نے حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت کو اپنا گراں قدر خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ ان میں پنڈت بھی ہیں پادری بھی، سادھو بھی ہیں سنت بھی، ادیب بھی ہے خطیب بھی، شاعر ہیں دانشور بھی، صحافی بھی ہیں اور سیاست داں بھی۔ نثر و نظم کی شکل میں محفوظ یہ ادبی سرمایہ دنیا کی کئی زبانوں جیسے عربی، فارسی، اردو، ہندی، انگریزی، فرانسیسی، روسی، چینی، جاپانی، جرمن، ملائشی، انڈونیشیائی، سنسکرت، ملیالی، ٹامل، تیلگ، کنڑی، مرہٹی، اور بنگالی وغیرہ میں دستیاب ہے۔

عظمت رسول کو یہ آفاقیت اور عالمگیریت کیوں نہ حاصل ہوگی جبکہ رب العالمین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اقدس پر ”وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ“ (انبیاء۔ ۱۰۷) (ترجمہ: اے محبوب! ہم نے تمہیں سارے جہانوں کیلئے رحمت بنی بنا کر بھیجا ہے) کا نورانی تاج سجایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ”وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ“ (سب۔ ۲۸) (ترجمہ: اے محبوب! ہم نے تمہیں تمام لوگوں کیلئے بھیجا ہے) کی سند فضیلت عطا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی زبان حق ترجمان سے ”قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا“ (اعراف۔ ۱۵۸) (ترجمہ: اے محبوب! تم کہہ دو کہ اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں) کا اعلان عام کروایا اس لئے مسلم ہی نہیں غیر مسلموں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں پورے ادب و احترام کے ساتھ اپنا اپنا خراج تحسین پیش کیا ہے۔

غرض سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں غیر مسلموں کی جانب سے پیش کردہ تمام گل ہائے عقیدت کو یکجا جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے گی۔ لہذا ان کے منجملہ چند اہم اور نایاب نمونے ذیل میں ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔ جن میں ”جادو وہ ہے جو سر چڑھ کر یولے“ کے

مصدق اسلام کے سخت مخالف و متعصب مورخین و مستشرقین کے تبصرے بھی شامل ہیں۔  
(۱) جارج برنارڈ شاہ: عالمی شہرت کا حامل انگریز ادیب جارج برنارڈ شاہ لکھتا ہے:

”بہ غور مطالعہ و مشاہدہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عظیم ہستی اور انسانیت کے نجات دہندہ ہیں۔ اگر کوئی مذہب اگلے سو سال میں انگلستان اور یورپ میں حکمرانی کر سکتا ہے تو وہ اسلام ہی ہے۔“

پروفیسر بیون: پروفیسر بیون کا اس بات میں یقین ہے کہ ”انیسویں صدی سے قبل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کے خلاف جو کچھ لکھا گیا اس کو زیادہ سے زیادہ ادلی تجسس کا نام ہی دیا جاسکتا ہے کیوں کہ ان تحریروں کا تاریخی حقائق سے ذرا بھی تعلق نہیں رہا۔ یہ نظریہ بھی اب فرسودہ ثابت ہو تا جا رہا ہے کہ اسلام تلوار سے پھیلا قرآن مجید کی رو سے دین کے بارے میں کوئی زور و زبردستی نہیں ہے چنانچہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام کی کامیابی اخلاقی قوت پر تھی نہ کہ تلوار کی ضرب پر“

(۳) سر چارلس ایڈورڈ ہملٹن: سر چارلس ایڈورڈ ہملٹن کا تاثر ہے کہ ”اسلام کی جمہوری روح کی بدولت ہی عورت کو مرد کی غلامی سے آزادی ملی ہے اور اسلام بتاتا ہے کہ انسان فطری طور پر معصوم ہے مرد اور عورت دونوں ایک ہی منبع سے نکلے ہیں دونوں کے اندر ایک ہی طرح کی روح ہوتی ہے اور دونوں کو ذہنی و اخلاقی اور روحانی صلاحیتیں یکساں طور پر دی گئی ہیں۔ اسلام صنف نازک کی مدافعت کرتا ہے۔ وراثت میں عورتوں کو ان کا حصہ دلاتا ہے۔ اسی کی برکت ہے کہ اسلام کی آمد کے بارہ سو سال بعد یعنی ۱۸۸۱ء میں انگلستان میں جسے جمہوریت کا گوارہ کہا جاتا ہے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک قانون مدون کیا گیا ہے جسے شادی شدہ خواتین کا قانون کہا گیا ہے۔“

(۴) گوئٹے: حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید کے ذریعہ مغرور ترین عربوں کے ذہن و فکر میں جو انقلاب برپا کیا ہے اس کے بارے میں جرمنی کے مشہور شاعر گوئٹے

لکھتا ہے۔

”یہ کتاب ہر زمانے میں لوگوں پر بڑے زبردست اثرات برپا کرتی رہیگی۔“

(۵) سرولیم میور: سرولیم میور قطر از ہے کہ ”پیغمبر اسلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی تاریخ شخصیت ہیں جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ نہایت احتیاط سے ریکارڈ کیا گیا ہے اور جن کے کارناموں کی ایک فرد بھی تاریخ کی نگاہوں سے اوجھل ہونے نہیں پاتی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چال چلن کی عصمت اور ان کے اطوار کی پاکیزگی پر جو اہل مکہ میں کیا اب تھی اہل تصنیف متفق ہیں۔ قرآن مجید دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جو صدیوں بعد بھی حرف بہ حرف محفوظ ہے۔“

(۶) پرفیسر ہرگونج: پرفیسر ہرگونج کا تبصرہ ہے کہ ”پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کے ذریعہ اقوام عالم کے ادارہ کی جو بنیاد ڈالی ہے اور جس طرح کہ اتحاد اور عالمی برداری کا جو اصول پیش کیا ہے وہ دیگر اقوام کے لئے مشعل ہدایت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی کوئی دوسری قوم ایسا نادر دنیا ب نمونہ پیش کرنے سے قاصر ہے۔“

(۷) پروفیسر مٹلکن: پروفیسر مٹلکن کا تبصرہ ہے کہ ”اسلام افراط و تفریط کے بجائے اعتدال کی راہ دکھاتا ہے اس کے پیش نظر ہمیشہ کردار سازی ہی رہتی ہے جسے ارتقائے تمدن میں کلیدی اہمیت حاصل ہے۔ اسلام ایک طرف قانون وراثت، زکوٰۃ، صدقات وغیرہ کا حکم دیتا ہے تو دوسری طرف ذخیرہ اندوزی، ناجائز کمائی، جوا، سٹہ اور اجارہ داری جیسی چیزوں کی سختی سے ممانعت کرتا ہے۔ مدارس، مساجد، دو خانوں اور یتیم خانوں کا قیام پانی کے لئے کنوؤں کی کھدوائی ایسے ہی دوسرے رفاہ عام کے کام اسلام میں اعلیٰ درجہ کی نیکیاں ہیں۔ یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ یتیم خانوں کا آغاز اسلام کا ہی مرہون منت ہے۔“

(۸) سر تھامس کارلائل: سر تھامس کارلائل قطر از ہے کہ ”عرب بڑے لڑاکو قسم کے لوگ تھے ذرا اسی بات پر لڑائی جھگڑوں پر آمادہ ہو جاتے تھے۔ ایسے جنگجو عربوں نے آخر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیا دیکھا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کا رسول ماننے پر تیار

ہو گئے۔ اس کا سبب صرف یہی تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا ایک ایک گوشہ لوگوں کے سامنے بالکل نمایاں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اطراف کسی قسم کے راز کے پردے نہیں ڈال رکھے تھے اپنے عمامہ اور اپنے جبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت کا آئینہ بالکل بے داغ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادگی کی انتہا یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا جوتا سی لینے میں بھی کبھی عار نہ محسوس کرتے تھے۔ دوسری طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت کا منصب اتنا بلند تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو بھی حکم دیتے اسے فوراً پایہ تکمیل کو پہنچایا جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صلاح و مشورہ کو ہر و چشم قبول کر لیا جاتا۔ جتنے بھی غزوات ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پیروؤں کے ساتھ شریک رہے۔ ان عربوں نے اچھی طرح جان لیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس قسم کے انسان ہیں۔ ”کار لائل آگے لکھتا ہے۔“ طہارت و پاکیزگی اور اخوت و مساوت اور رحم و مروت جیسی عظیم انسانی ستودہ صفات اس فرزند صحرا کے دل کی عطا ہے۔“ آگے وہ رقمطراز ہے۔ ”حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ فطرت کے الفاظ ہیں۔ ابن آدم کو چاہئے کہ وہ ان الفاظ کو بغور سنیں۔ اس کے سوا کچھ نہ سنیں۔ کیوں کہ اس کے سوا جو کچھ دوسری آوازیں ہیں وہ سب بے بنیاد ہیں۔ کسی بادشاہ کی بھی اتنی مکمل اطاعت نہیں کی گئی جتنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی جا رہی ہے۔“

(۹) باسور تھہ اسمتھہ : مشہور عیسائی ادیب باسور تھہ اسمتھہ لکھتا ہے۔ ”صدر ریاست اور سربراہ مذہب کی حیثیت سے وہ (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بادشاہ بھی تھے اور مذہبی رہنما بھی مگر وہاں نہ تو شاہانہ شان و شوکت تھی اور نہ روایتی قسم کی مذہبی فضا تھی وہاں نہ کوئی فوجی دستے تھے اور نہ کوئی باڈی گارڈ بلکہ وہاں تو کوئی مستقل ذریعہ آمدنی بھی نہ تھا۔ اگر کسی کو یہ حق مل سکتا ہے کہ اس نے محض حق و صداقت کی بنیاد پر حکمرانی کی ہے تو وہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات ہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر طرح کا اقتدار حاصل تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اقتدار کو نہیں برتا۔ وہاں تو خانگی زندگی ہو یا عوامی زندگی دونوں جگہ مکمل یکسانیت تھی۔“

باسور تھ اسمتھ یہ بھی لکھتا ہے کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحراء میں گلہ بان تھے‘

شام میں تاجر تھے، مدینہ میں مہاجر تھے، غار حرا میں معتمد تھے، بت پرستوں کے پورے جہاں کے مقابلہ میں واحد داعی توحید تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاتح اقلیم تھے۔ دنیا کی تاریخ میں صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اس شان کے انسان نظر آتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیک وقت ایک امت، ایک سلطنت اور ایک مذہب کے بانی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں اکئی انقلاب آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارکہ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رہن سہن کے طریق میں یکسانیت ہی نظر آئی۔ حالات بدل گئے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ بدلے۔“

(۱۰) نپولین بوناپارٹ: فرانس کا عظیم جنرل یعنی نپولین بوناپارٹ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حیرت انگیز معلم قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم سے یہ سب کچھ صرف پندرہ ۱۵ سال ہی میں ہو گیا۔ جبکہ پندرہ سو سال میں بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی امتوں کو صحیح راہ پر لانے میں کامیاب نہ ہوئے تھے۔ دراصل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الشان شخصیت کے حامل تھے۔“

(۱۱) الفریٹ ڈی ملرٹائم: مشہور فرانسیسی ادیب الفریٹ ڈی ملرٹائم لکھتے ہیں کہ: ”عالم الہیات، فصاحت و بلاغت میں یکتائے روزگار، بانی مذہب آئین ساز، سپہ سالار، اصول وضع کرنے والے اور دینی حکومت کے بانی، یہ ہیں محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جنکے سامنے پوری انسانیت کی عظمت ہے۔“

(۱۲) ڈاکٹر لین پول: ڈاکٹر لین پول لکھتے ہیں کہ ”اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے نبی نہ تھے تو پھر دنیا میں کوئی سچا اور برحق شخص آیا ہی نہیں۔“

(۱۳) ڈاکٹر بر منگھم: ڈاکٹر بر منگھم لکھتا ہے کہ ”پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات میں رہنمائی فرمائی جو انسانی زندگی میں سب سے اہم ہے یعنی خدا اور بندے کے تعلقات۔“

(۱۴) ڈاکٹر مسر اینی بسنٹ: ممتاز دانشور ڈاکٹر مسر اینی بسنٹ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی حیات طیبہ پر اپنے تاثرات کا ان الفاظ میں اظہار کیا ہے کہ ”بعثت سے قبل بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندھیرے میں روشنی کے مینار کی طرح چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اس قدر شریفانہ اور سچی نظر آتی ہے کہ ہم فوراً جان لیتے ہیں کہ کس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گرد و پیش کے لوگوں تک اپنے خدا کا پیغام پہنچانے کیلئے منتخب کیا گیا تھا۔ وہ کونسا نام تھا جس سے مکہ کے تمام مرد، عورتیں اور بچے آپ ﷺ کو پکارا کرتے تھے؟ وہ نام تھا امین اور صادق“

(۱۵) ایم ایم پکھتال : ایک انگریزی ادیب مسٹر پکھتال جنہوں نے بعد میں اس اسلام قبول کر لیا اور ممتاز مترجم و مفسر قرآن بن گئے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے بارے میں یوں تذکرہ کرتے ہیں۔

”دوسرے پیغمبروں کے برخلاف جن کی اصلی تصویر، عقیدت مندی کے دھندلکے کے باعث ہم سے چھپی ہوئی ہے، حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روشن اور تاریخی کردار ہیں جن کے طرز عمل اور طریق زندگی کی پوری تفصیلات خود ان کے ہم عصروں نے ہمارے لئے جمع کر دی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلم اعظم تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات چند چیزوں کے ساتھ مخصوص نہ تھیں۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دائرہ انتہائی وسیع اور جامع تھا۔ خواہ اس کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے۔ وہ انفرادی زندگی سے متعلق ہو یا اجتماعی سے۔ قانون سے متعلق ہو یا اخلاق سے۔ انسانی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جس کے متعلق ہدایات موجود نہ ہوں۔“

(۱۶) کونٹ ٹالسٹائی : کونٹ ٹالسٹائی رقمطراز ہے کہ ”حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانی خوریزی سے منع فرمایا۔ اسکے لئے حقیقی تمدن و ترقی کی راہوں کو کھول دیا۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان کارنامہ ہے جو اسی شخص سے انجام پاسکتا ہے جس کے ساتھ کوئی مخفی طاقت ہو اور ایسی شخصیت عام اکرام و احترام کی مستحق ہے۔“

(۱۴) میجر آر تھر گلن مورنڈ: میجر آر تھر گلن مورنڈ کا تاثر ہے کہ ”حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف ممتاز رہنما ہی نہیں تھے بلکہ دنیا کی تخلیق سے اس وقت تک جتنے بھی صادق سے صادق اور مخلص سے مخلص پیغمبر آئے ان سے سب میں ممتاز رہتے کے مالک تھے۔“

(۱۸) ڈاکٹروی رائٹ: ڈاکٹروی رائٹ بیان کرتا ہے کہ ”حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ذات اور قوم کیلئے ہی نہیں بلکہ دنیائے ارض کیلئے رحمت تھے۔ تاریخ میں کسی ایسے شخص کی مثال موجود نہیں جس نے خدائے تعالیٰ کے احکام کو کو اس مستحسن طریقہ سے انجام دیا ہو۔“

(۱۹) موہن داس کرم چند گاندھی جی: ملک ہندوستان کے بابائے قوم اور آزادی کے علمبردار مسٹر گاندھی لکھتے ہیں کہ ”مغرب جبکہ قعر جہالت میں پڑا ہوا تھا تو مشرق کے آسمان سے ایک درخشاں ستارہ طلوع ہوا اور تمام مضطرب دنیا کو راحت اور روشنی بخشی۔ میں پورے یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نے تلوار کے بل بوتے پر سرفرازی و سر بلندی حاصل نہیں کی بلکہ اس کی بنیاد نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلوص، خودی پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلبہ، وعدوں کا پاس، غلام اور دوست احباب کے ساتھ یکساں محبت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جرات، بے خوفی اور اللہ پر اور خود پر یقین جیسے اوصاف ہیں۔“

جنوبی آفریقہ کے گورے اسلام کی آمد سے گھبرانے لگے ہیں کیوں کہ اسلام نے تہذیب و تمدن کا درس دیا۔ اسلام جس نے مراقش تک روشنی کا سفر کیا اور جس نے ساری دنیا کو بھائی چارگی اور اخوت کا سبق پڑھایا۔ جنوبی آفریقہ کے اصلی باشندے گورے اور کالے نسل کے باشندوں میں مساوات کے خواہاں تھے۔“

(۲۰) مسنر سروجنی نائیڈو: بلبلی ہند کھلانے والی انگریزی زبان کی مشہور ہندوستانی شاعرہ مسنر سروجنی نائیڈو لکھتی ہیں کہ ”میرے مذہب کی بنیاد الہامی کتاب پر نہیں ہے تاہم میں خود کو اس قابل پاتی ہوں کہ اس عالم گیر اخوت کا اعتراف کروں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک و پاکیزہ تعلیمات کا نتیجہ ہے۔“

یہی اسلام ایک پہلا مذہب ہے جس نے جمہوریت کی تعلیم دی اور اس پر عمل کر کے دکھلایا۔ اذان کے بعد مسجد میں پانچ مرتبہ اسلام کی جمہوریت کا علمی مظاہرہ ہوتا ہے جبکہ امیر و غریب، گور او کا لایز او چھوٹا کندھے سے کندھے ملائے اعلان کرتا ہے ”اللہ اکبر“ یعنی اللہ بہت بڑا ہے۔ یہ چیز میں نے بار بار محسوس کی ہے۔ اسلام کی ناقابل شکست قوت اتحاد آدمی کو جبلی طور پر ایک دوسرے کا بھائی بنادیتی ہے۔“

(۲۱) ماسٹر تارا سنگھ : سکھ لیگ کے صد نشین لکھتے ہیں کہ ”جب کوئی مجھ سے یہ کہتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلوار کے زور سے اسلام پھیلایا تو مجھے اس کی کم فہمی پر ہنسی آتی ہے۔“

(۲۲) لالہ لاجپت رائے : لالہ لاجپت رائے رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کا اعتراف کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ”جس وقت بھارت ورش میں مذہبی کمزوری اپنا پاؤں جمار ہی تھی اس وقت سے عرب کے ریگستانوں میں ایک مہمان پرش عجیب و غریب وحدانیت کی تعلیم دے رہا ہے۔“

(۲۳) سوامی وویکانند : سوامی وویکانند لکھتے ہیں کہ ”پیغمبر مساوات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ تم پوچھتے ہو کیا ان کا مذہب اچھا ہے؟ اگر ان کا مذہب نہ ہوتا تو پتھر وہ زندہ کیسے رہتے۔ صرف اچھے اور نیک انسان ہی کو حیات دوام ملتی ہے۔ برے انسان کی زندگی کبھی طویل نہیں ہوتی۔ نیک انسان لاٹانی اس لئے ہے کہ اس میں تقدس اور صداقت کا جوہر پوشیدہ ہوتا ہے۔ اسلام میں اگر اچھائی نہ ہوتی تو وہ ایک دن بھی قائم نہ رہتا۔ اس مذہب میں بے شمار خوبیاں ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مساوات اور انسانی اخوت کے علمبردار ہیں حقیقت خود کو منوالیتی ہے۔ مانی نہیں جاتی۔“

(۲۴) لالہ امیر چند کھنہ : جو نامنڈی دہلی کے جرنلسٹ اور ماہر انکم ٹیکس لالہ امیر چند کھنہ ہیں کہ ”شری کرشن نے گیتا میں ایثور کی طرف سے ایک مشہور وعدے کا ذکر کیا ہے کہ ”جب دین کی دیوار و بنیاد بہت کمزور ہونے لگتی ہے تو ہم اپنے کو کسی روپ میں ظاہر کر دیتے



ہیں۔ اس وعدے کا ایفا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود سے کیا گیا ہے۔“

(۲۵) ڈاکٹر رابند ناتھ ٹیگور: بنگالی زبان کے عظیم شاعر اور شرہ آفاق اعزاز نوبل پر اتر حاصل کرنے والے سب سے پہلے ہندوستانی ڈاکٹر سر رابند ناتھ ٹیگور قطر از ہیں۔

”اسلام دنیا کے مذاہب میں سب سے بڑا مذہب ہے۔ نبی اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام

ساری دنیا کیلئے سراسر رحمت ہے۔ دنیا کو اسی پیغام سے امن و سکون مل سکتا ہے۔“

(۲۶) کملا دیوی ممبئی: ممبئی کی اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون کمال دیوی لکھتی ہیں۔

”عرب کے مہاراش وہ ہیں جن کی شکشا سے مورتی پوجا مٹ گئی اور ایثور بھگتی

کا دھیان پیدا ہوا۔“

(۲۷) مانگ تو انک: بدھ مت کے پیشوا نے اعظم مانگ تو انک کا بیان ہے کہ ”حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور نبی نوع انسان پر ایک رحمت تھا۔ ہم بدھی لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے محبت کرتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں۔“

(۲۸) جان ولیم ڈر پیرا: یورپ کا ممتاز دانشور جان ولیم ڈر پیرا قطر از ہے کہ ”حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ نسل انسانی پر جتنا اثر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈالا اتنا

کسی اور نے نہیں ڈالا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندر وہ اوصاف موجود تھے جن سے سلطنتوں

کی تقدیریں بدل جاتی ہیں۔ انہوں نے اپنے پیروؤں کی معاشی حالت اور ذہنی کیفیت کو تزکیہ

نفس، صبر و استقامت، روزہ اور نماز کے ذریعہ سنوارا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے زکوٰۃ کا نظام قائم کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کردار کی عظمت پر زور دیا۔ اور واضح کیا کہ

شرافت کا معیار کردار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کئی اقالیم کے پیشوا ہیں اور واقعی رسول خدا ہیں۔“

آگے ر قطر از ہے کہ ”ہادی برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس میں انسانی زندگی

کی تمام حیثیتیں جمع تھیں۔ ایک انسان ایک باپ، ایک شوہر، ایک دوست، ایک خانہ دار، ایک

تاجر، ایک مدر، ایک حاکم، ایک منصف، ایک سپہ سالار، غرضیکہ انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے مثال موصوفے ہر معیار اور ہر پیمانہ کی رو سے عظیم ترین ہیں۔ اکرم ہیں۔ اعظم ہیں۔“

(۲۹) سادھوٹی۔ ایل و سوانی : سادھوٹی۔ ایل و سوانی نے ان تاثرات کا ظہار کیا ہے کہ ”اور ہندو کیوں یہ اعتراف نہ کرتے جبکہ ہندوؤں کی مشہور کتاب کلگی پران کے بارہویں باب میں درج ہے کہ جگت گرو۔ وشنو بھگت اور سومتی سے پیدا ہوگا، اس کی پیدائش ۱۲ ایساکھ پیر کے دن سورج نکلنے سے دو گھنٹہ بعد ہوگی۔ اس کا پتا اس کے پیدا ہونے سے پہلے پر لوک سدھار جائے گا۔ اس کی ماما بھی بعد میں فوت ہو جائے گی۔ جگت گرو کی شامل و سیپ (سنسکرت میں مکہ معظمہ کو کہتے ہیں) کی شہزادی سے شادی ہوگی۔ شادی کے موقع پر اس کا ایک چچا اور تین بھائی موجود ہونگے ایک غار میں پرس رام (جبریل علیہ السلام) اسے تعلیم دے گا۔ اور جس وقت وہ بستی میں آکر تبلیغ کرے گا تو لوگ تکلیف دیں گے۔ شمالی پہاڑوں میں ہجرت کرے گا۔ وہاں سے پھر تلوار لے کر اٹھے گا۔ ملک فتح ہوگا۔ جگت گرو (سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ایک گھوڑا ہوگا جو برق سے تیز چلے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتوں آسمانوں کی سیر کریں گے۔“ (۳۰) بابا گرو نانک : سکھوں کے بڑے گرو نانک جی فی شان رسالت کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے دوہے میں یوں خراج عقیدت پیش کیا ہے،

”پہلا نام خدا کا دو جان نام رسول تیجا کلمہ پڑھنا نکادر گہ پویں قبول

ڈھٹانور محمدی ڈھٹانبی رسول نانک قدرت دیکھکر خودی گئی سب بھول“

سر در گرو دت سنگھ دارا : سکھ مذہب کے ایک مشہور دانشور سردار گرو دت سنگھ دارا نے ”رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس کی ایک ایک سطر اور ایک ایک لفظ سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی عقیدت و محبت جھلکتی ہے۔ اسی کتاب میں وہ رقمطراز ہیں۔

”یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سنتے ہیں کہ جس بوڑھے تمہیں نظر سے دیکھا اس کا سل

تمھاری نذر ہو رہا۔ جس آنکھ نے تمھیں ایک دفعہ نگاہ شوق سے دیکھا وہ پھر مشتاق نگاہ غیر نہ رہی۔ کہتے ہیں کہ تمھاری چھب بڑی موہنی تھی اور تمھارا روپ انوپ تھا۔ تمھاری آنکھ جادو تھی اور تمھارا کلام کلام قرآن تھا۔ اے عرب کے دلدار! سنتے ہیں تمھاری پریت کی جوت جس من میں جگی پھر وہ بجھائے نہ بجھی۔ اے خسرو خواں! ایک نظر ادھر بھی کرنا بھلا دیکھو تو تمھارے در پر کھڑا دست دراز کیا ہوا ہے۔ اسے بھی عشق کے نام پر حسن کی کچھ زکوٰۃ دینا۔ مانا کی تیرا مداح خود کبریا ہے۔ مانا کی تو حبیب خدا ہے مگر۔

یہ تو میں کیوں کیوں تیرے خریداروں میں ہوں

تو سراپا ناز ہے میں ناز برداروں میں ہوں

(۳۲) سردار دیوان سنگھ مفتون: ایک اور سکھ دانشور سردار دیوان سنگھ مفتون اپنے ایک مضمون ”غریبی اور کلمۃ الحق“ میں رقمطراز ہیں کہ ”میں سکھ خاندان میں پیدا ہوا اور نسل کے اعتبار سے مجھے سکھ ہی سمجھا جانا چاہئے مگر ذاتی خیالات کے اعتبار سے میں حضرت مسیح اور پیغمبر اسلام کا اتنا ہی معتقد اور بھگت ہوں جتنا کوئی عیسائی یا مسلمان ہو سکتا ہے۔“

(۳۳) سر فلپ گبز: سر فلپ گبز نے لکھا ہے کہ ”حضور نے انسانیت کی ترقی کے لئے عظیم کارنامہ انجام دیا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین اسلام نے انسانی تہذیب اور اخلاقیات کی ترقی اور فروغ کے لئے ان تمام مذاہب سے کہیں زیادہ کام کیا ہے جو انسان کی تخلیق سے لے کر اب تک اس کی روح کو گرمانے کا باعث ہوئے ہیں۔“

(۳۴) انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا: انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا کا مقالہ نگار لکھتا ہے کہ ”حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دنیا میں سب سے بڑے اور دنیا کی ساری مذہبی شخصیتوں اور پیغمبروں میں انتہائی کامیاب شخصیت کے حامل رہے ہیں۔ مگر یہ کامیابی محض حالات کا نتیجہ نہیں تھا۔ اور یہ کامیابی یوں ہی بیٹھے بٹھائے ہاتھ نہیں آئی تھی۔ بلکہ یہ نتیجہ اس بات کا تھا کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے ہم عصروں میں سب سے نمایاں و ممتاز تھے۔ سب سے بلند و بالا معجز نما اور پرکشش تھے۔“

(۳۵) ہٹی : ممتاز مستشرق ہٹی ، پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے

”یہ تاریخ میں پہلی کوشش تھی کہ لوگوں کو خون کے بجائے دین کے نام پر ایک مرکز پر جمع کیا گیا اور ایسی سلطنت کی بنیاد ڈالی گئی جس کا حاکم اعلیٰ رب العلیین ہے۔“

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے روحانی فرائض کے علاوہ ایسے فرائض بھی انجام دئے جیسے سلطنت کا دستور اور انکی امت میں سب لوگ قبائلی رشتوں اور علاقائیت سے بالکل منقطع ہو کر حقیقی معنی میں بھائی بھائی بن گئے۔“

(۳۶) ہرش فیلڈ : ہرش فیلڈ اپنی کتاب ”نئی تحقیق“ میں لکھتا ہے :

”دنیا کی کسی قوم نے اتنی جلدی تہذیب حاصل نہیں کی جیسے کہ عربوں نے واقعی اسلام کی بدولت حاصل کی۔ اس تہذیب کے پیچھے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی وہ مہدویت کار فرما تھی جس نے ان گنت انسانوں کو عارف کامل بنادیا اور ایک شاندار کلچر کی بنیاد رکھی۔“

(۳۷) ولیم میکنیل : عالمی شہرت کا یہ ممتاز مورخ تو حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اپنی بھرپور عقیدت مندی کا اس طرح اظہار کرتا ہے ”آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پہلے یا بعد کسی کو بھی اتنی جلد اور اتنی عظیم کامیابیاں حاصل نہیں ہوئیں۔ نہ ہی کسی ایک انسان کے کاموں سے دنیا کی تاریخ کا رخ اتنی تیز رفتاری سے اور اتنے انقلابی پیمانے پر بدلا۔ اپنے الہامی کلام اپنی مثالی ذاتی زندگی اور انتظامی ڈھانچہ کے قیام سے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک ممتاز نئے طرز زندگی کی بنیاد ڈالی۔ جس نے دو صدیوں کے مختصر عرصہ میں نسل انسانی کی کثیر تعداد کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ آج بھی بنی نوع انسان کا ساتواں حصہ ان کا اطاعت گزار اور نام لیوا ہے۔“

(۳۸) ڈاکٹر اسٹیفن : ڈاکٹر اسٹیفن کا بیان ہے کہ :

”پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس ملک میں پیدا ہوئے جہاں سیاسی تنظیم معقول عقائد اور پاکیزہ اخلاق سے کوئی شناسا نہیں تھا۔ انہوں نے اپنی ذہانت سے بیک وقت سیاسی

حالت مغربی عقائد اور ضابطہ اخلاق کی اصلاح کر دی۔ انہوں نے مختلف قبائل کی جگہ انھیں ایک قوم بنادیا۔ مختلف دیوتاؤں اور آقاؤں کی جگہ ایک خدا پرستی اور ایمان کی تعلیم دی اور بڑی بڑی معیوب اور فبیح رسومات کو جڑ پیڑ سے اکھیڑ دیا۔ جوں جوں اسلام اپنے قدم عرب کی سرزمین سے باہر رکھتا گیا، کئی وحشی قومیں اس کی آغوش میں آتی چلی گئیں۔ اسلام نوع انسانی کیلئے برکات کا موجب اور تاریکی سے نور اور شیطان سے خدا کی طرف لوٹانے کا باعث ہے۔

(۳۹) جوزف شاخٹ نے: ”محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انسان کو پیڈیا آف سوشل سائنس“ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامیابیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے جوزف شاخٹ نے لکھا ہے کہ ”حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنی رسالت کی صداقت پر جو پختہ یقین تھا وہ ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شخصیت کا جو پہلو نہایت شدت سے ابھرا وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا دینی جذبہ تھا۔ جب اس کا امتزاج آپ کی غیر معمولی سیاسی صلاحیتوں سے ہوا تو آپ کی رسالت دنیا میں ہی کامیابیوں سے ہمکنار ہو گئی۔ مکہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا صبر و استقلال اور مدینہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مدبرانہ اعمال اور منصوبے یہ سب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اس نظریاتی جدوجہد کے مظاہر تھے جس کے لئے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ساری عمر انتھک کوشش کرتے رہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی غیر معمولی شخصیت نے جس کے اثر و نفوذ نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی کامیابی کی راہیں ہموار کیں۔ اسلام پر اپنے امنٹ اثرات چھوڑے ہیں۔“

(۴۰) پروفیسر سیڈیو: پروفیسر سیڈیو نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پر شکوہ شخصیت آپ کے خلق عظیم اور بے مثل عدل کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ”انصاف کے معاملہ میں قریب و بعید اپنے اور پرانے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نزدیک برابر تھے وہ کسی کو ضعیفی یا ناداری کی وجہ سے حقیر نہ جانتے تھے اور کسی توانا کو بادشاہ کی بادشاہی کی وجہ سے بڑانہ سمجھتے تھے۔ سب سے محبت فرماتے اور دشمن و دوست سے خندہ پیشانی سے ملتے تھے۔“

(۴۱) جارج ریواری : ممتاز مستشرق جان ریواری آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو پیغمبر انقلاب قرار دیتے ہوئے یوں خراج تحسین پیش کرتا ہے ”حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک عظیم المرتبت پیغمبر ہی نہیں تھے جنہوں نے اس دنیا کی روحانی تسکین کا سامان کیا بلکہ وہ ایک ایسے ہمہ گیر معاشرتی اور بین الاقوامی انقلاب کے بانی اور معلم تھے جن کی نظیر تاریخ نے کبھی نہیں دیکھی۔“

(۴۲) ایم اے جی لیونارڈ : جی لیونارڈ اپنی کتاب ”اسلام اور روحانی اقدار“ میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی عظمت و صداقت کا اعتراف کرتے ہوئے رقمطراز ہے :

”حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غایت درجہ کے مخلص، صادق اور عظیم ترین انسان ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک عظیم قوم کے بانی، ایک عظیم سلطنت کے فاتح و معمار اور سب سے بڑھ کر ایک عظیم مذہب کے رہنمائے اعظم ہیں۔ آپ اپنی امت پر ”رؤف و رحیم“ اپنے آپ پر مہربان اور اپنے پروردگار کے سچے پرستار تھے۔ آپ نے اپنے ماننے والوں کو تاریکیوں کی پستی سے نکال کر نور اور صداقت کی انتہائی اونچی چوٹیوں پر متمکن کیا۔“

(۴۳) ڈاکٹر گستاف : ممتاز دانشور ڈاکٹر گستاف لکھتا ہے ”حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی قوم میں روشن مثال تھے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کردار پاک اور بے دماغ تھے۔ لباس اور غذا میں انوکھی سادگی تھی مزاج میں اتنی سادگی تھی کہ اپنے ساتھیوں سے کوئی خاص تعظیم قبول نہیں کرتے تھے اور اپنے غلام سے جنہیں انہوں نے اپنا بیٹا بنا لیا تھا، کوئی ایسی خدمت نہیں لیتے تھے جو خود انجام دے سکتے تھے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس قدر رحم دل تھے کہ آپ نے ان لوگوں سے انتقام نہیں لیا جنہوں نے آپ پر اس وقت پتھروں کی بارش کی تھی جب آپ انہیں سیدھا راستہ دکھا رہے تھے آپ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے آپ پر گندگی پھینکی جاتی تھی۔ آپ کا کئی سال تک بایکاٹ کیا گیا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے کئی بار آپ کی جان لینے کی کوشش کی۔“

(۴۴) پروفیسر مارگو لیتھ : پروفیسر مارگو لیتھ اپنی کتاب ”محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اینڈ رائزنگ آف اسلام“ میں لکھتے ہیں ”حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سیرت نگاروں کا ایک

طویل سلسلہ ہے جسے ختم کرنا ناممکن ہے لیکن اس میں جگہ پانا باعث شرف ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ آپ کی تعلیم، تدریس، دعوت و تبلیغ سے وہ نتائج برآمد ہوئے جس کا عشر عشیر بھی کسی مفکر، کسی مدبر، کسی مصلح اور کسی مذہبی پیشوا کے حصہ میں نہیں آیا۔“

(۴۵) مائیکل ہارٹ: بیسویں صدی کے اواخر میں سیرت پر لکھی گئی جس کتاب کو عالمی شہرت حاصل ہوئی ہے اس کا نام ہے ”دی ہنڈرڈ“ اور جس کا مصنف ایک غیر مسلم یورپی مستشرق مائیکل ہارٹ ہے۔ اس کتاب نے واقعی دنیا بھر میں ایک تہلکہ مچا دیا جس میں مصنف نے انسانی تاریخ میں سے ایک سو (۱۰۰) ایسی شخصیتوں کی فہرست دی ہے جنہوں نے اپنی صلاحیتوں اور کارناموں کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ انسانیت کو متاثر کیا ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ مصنف نے اپنی منتخب ایک سو معرکہ الآرا شخصیتوں کو ان کے رتبہ اور ان کی عظمت کے مطابق اپنی فہرست میں درجہ اور مقام بھی دیا ہے۔ غیر مسلم ہوتے ہوئے مصنف مائیکل ہارٹ نے کسی تعصب یا امتیاز کے بغیر حضور ختمی مرتبہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی کو سر فہرست یعنی اپنی درجہ بندی کے لحاظ سے ترتیب کردہ فہرست میں پہلے نمبر پر لکھا ہے اور اس طرح رسول برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و رفعت اور برتری اور افضلیت کا برملا اعتراف کیا ہے۔“

نہ صرف غیر مسلم نثر نگار اہل قلم اصحاب نے اپنے مضامین، مقالات اور نگارشات میں حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھرپور خراج عقیدت پیش کیا ہے بلکہ غیر مسلم شعرائے کرام نے بھی کئی زبانوں میں اپنی اپنی عقیدت مندوں کے پر خلوص نذرانے پیش کئے ہیں۔ مثلاً صاحب قاب قوسین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج جسمانی کے بارے میں بھکت کبیر نے کیا ہی اچھوتا اور نادر خیال اپنے اس ایک ہندی شعر میں پیش کیا ہے۔

نب کا در کھلا نہیں نبی گئے اس پار جیسے چھہ، چھہ مان نکل جائے اوہ پار

ترجمہ: یعنی نب (آسمان) کا دروازہ نہیں کھلا مگر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس پار چلے گئے بالکل

اسی طرح جیسے نگاہ شیشہ کے پار ہو جاتی ہے۔

اس طرح سینکڑوں نعت گو غیر مسلم شعراء کی ایک طویل فہرست ہے جن کی معیاری کلام آج بھی گراں قدر ادبی سرمایہ کے طور پر محفوظ ہے ان میں یمن السلطنت حکومت نظام مہاراجہ کشن پرشاد شاد رگھوپتی سہائے فراق گورکھپوری، ستیہ پال اختر رضوانی، پروفیسر تلوک چند محروم، جگن ناتھ آزاد، منشی سکھ دیو پرشاد بسمل، منشی میمن پرشاد سوگ، ٹھاکر بوا سنگھ ایشیم، پنڈت لھورام جوش ملیانی، پنڈت دیال مکند عرش ملیانی، پنڈت آنند موہن گلزار زتنی، منشی بسویشور پرشاد منور لکھنوی، منشی نوبت رائے نظر لکھنوی، منشی پیارے لال روتق میرٹھی، لالہ ہری چند اختر، جسٹس پنڈت آنند نرائن ملا وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

Prepared from selected fresh & pure quality Ginger and Garlic under strict hygienic conditions for excellent taste. No artificial flavours or colours added Transfer the contents into an air-tight container

**EXPORT QUALITY**



**GINGER & GARLIC PASTE**



**SANA**  
Ginger & Garlic Paste adds taste and flavour to your vegetarian and Non-Vegetarian dishes, Biryani, Pulavs etc...





سید محمد الزنجبیل والنوم

Manufactured in India by

**SANJAR INDUSTRIES**

12-B, COT, Chandra Mohd. Tydeg Road, Gurgaon, Haryana-122001

See also 040 760393



**LIST OF THE BOOKS IN ENGLISH**  
**REFERRED TO IN THIS EDITION**

01. Mohammed (PBUH) & Mohammedanism
02. Hero & Hero's Worship
03. History of Turkey
04. Life of Mohammed (PBUH)
05. The Great Teacher of the World
06. Apology for Mohammed (PBUH)
07. The Features of Islam
08. Glories of Islam
09. Mohammed (PBUH) & Rise of Islam
10. Mohammedanism
11. Prophet & Statement
12. The Rise of West
13. Glory of Mohammed (PBUH)
14. Encyclopaedia Britannica
15. Mohammed (PBUH) Encyclopaedia of Social Science
16. Mohammed (PBUH) Encyclopaedia of Islam
17. Mohammed (PBUH)
18. Heroes & Hero's Worship
19. The Hundred

# مآخذ

کتاب ہدایں قرآن حکیم کی آیات شریفہ کے علاوہ حدیث، تفسیر، فقہ، تصوف، اور ادو وظائف اور سیرت و تاریخ کی جن عربی، فارسی، اردو اور انگریزی کتابوں کے حوالہ جات دئے گئے اور جن کے مضامین و اقتباسات شامل کئے گئے ہیں ان کے ناموں کی فہرست حسب ذیل ہے :

بخاری	بزاز	معارج النبوه
مسلم	حبہ اللہ علی العلین	نسیم الریاض
نسائی	الترغیب والترہیب	زاد السعید
ترمذی	روح البیان	کتاب البریز
ابوداؤد	نوی	فجر منیر
مشکوٰۃ	تفسیر قرطبی	لؤلؤ الا انوار
دارمی	در منثور	قول الجلیل
طبرانی	در مختار	ذکر خیر
جامع صغیر	اشرف التفسیر	شفاء الاسقام
دارقطنی	مواعظ لدنیہ	تاریخ ابن عساکر
فتح الباری	فتح ربانی	جمع الجوامع
شعب الایمان	جواہر البحار	انوار المحسنین
ابن نجار	جلال الافہام	خیر الموائس
ابن ابی عاصم	کشف الغمہ	مقاصد السالکین
خصائص الکبریٰ	مدارج النبوه	نزمۃ الناظرین
شرح زروق	دلائل الخیرات	تنبیہ الغافلین
اخبار الاخیار	مطالع المسرات	موطاء امام احمد

محبوب القلوب	مزرع الحسنات	مصباح الکلام
التذکرہ امام قرطبی	سعادة الدارين	المورد العذاب
شامی	درة الناصحين	شرح دلائل
زهرة الرياض	الملاذو الاعصام	حدائق الانوار
تذکرۃ الاولیاء	ضیاء القرآن	حالات شیخ الاسلام
سیرت ائمہ اربعہ	فضائل درود شریف	صلوٰۃ و سلام
انوار العارفين	گنجینہ درود شریف	احیاء علوم الدین
مذاق العارفين	رسالہ وظائف	جواہر المعانی
رواق المجالس	مثنوی مولانا روم	رسالہ اذکار
نزہۃ المجالس	رسول عربی	جذب القلوب الی دیار المحبوب
راحت القلوب	عربی اور کلمۃ الحق	الزواجر عن اقتراف الجبائر
خزان البرکات	مسلمانوں کے نبی	سیرت النبی بعد از وصال النبی
خزینۃ الاسرار	اسلام کے تاریخی کارنامے	افضل الصلوٰۃ علی سید السادات
جواہر النظم	نئی تحقیق	ملفوظات شیخ فرید الدین شکر گنج
مناہج	ارتقاء یورپ	اسلام اور روحانی اقدار
تحفہ الصلوٰۃ	فضائل درود و سلام	محمد ﷺ (عربی نمبر)
کتاب الصواعق	اوراد قاریہ	محمد ﷺ بیغیر دین اسلام
ریاض المذاکرین	بشار الخیرات	
القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبيب الشفیع	اسلام، قرآن اور صاحب قرآن نظر غیر مسلم میں	

## سَلَام

يَا بَنِي سَلَامٍ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ سَلَامٍ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ سَلَامٍ عَلَيْكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ

آپ ختم المرسلین ہیں

سبز گنبد کے مکین ہیں

یا حَبِیبِ سَلَامٍ عَلَيْكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ

وقت تھا کتنا سہانا

ہو کے خوش سارا زمانہ

یا حَبِیبِ سَلَامٍ عَلَيْكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ

آئے وہ دن وہ مہینہ

چل پڑے سوئے مدینہ

یا حَبِیبِ سَلَامٍ عَلَيْكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ

پوری یارب یہ دعا ہو

بادب یہ سر جھکا ہو

یا حَبِیبِ سَلَامٍ عَلَيْكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ

نزع ہو جس وقت طاری

دیکھتے ہی شکل پیاری

یا حَبِیبِ سَلَامٍ عَلَيْكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ

صوفی اعظم حامی و مدد

ہے کوئی توصیف کی مدد

یا حَبِیبِ سَلَامٍ عَلَيْكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ

یا حَبِیبِ سَلَامٍ عَلَيْكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ

یا حَبِیبِ سَلَامٍ عَلَيْكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ